BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224284
UNIVERSAL
LIBRARY

لال کپتان

Checked 1978

ایک نہایت دلچسپ انگریزی ناول ہے جسمین
والی جبل اسود اور اسمعیل بے ترکی پاشا کی جنگ کے
حیرت انگیز واقعات کے ساتھ عشق کی راز و نیاز
کی تصویرین نظر آتی ہین

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنہین بعض کتب ناول مرغوب دل اُردو کی درج کرتے ہین تا کہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو —

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب ناول مرغوب دل اُردو		روح زیبا -	۱۲ر
		کارزار صلیبیہ -	۸/۲ر
جام زہر -	عہ/۱۲ر	ملک العزیز ورجنا -	عہ/۱۲ر
تسخیر	۸ر	غلط فہمی -	عہ
عیارون کا عیار	۷ر	شام جوانی -	عہ/۱۲ر
مارگریٹ -	عہ/۱۲ر	عقل کے کرشمے -	۶ر
وقائع نادری -	۱۲ر	رخسار حسینہ -	۱۰ر
خوش نصیب -	عہ/	شاہراہ کامیابی -	۷ر
ناشاد -	عہ/۱۲ر	دلچسپ - حصۂ اول -	
ہم خرما و ہم ثواب -	۱۲ر	ایضاً - حصۂ دوم -	۸ر
نئی نویلی -	۶ر	بہشت برین -	۱۲ر
حرمان خانم -	۶ر	دربار اودھ - کامل	للعہ/۸ر
طویلہ کی بلا بندر کے سر	۶ر	اسرار حسن -	عہ/
فریب نیرنگ -	۱۰ر	احمق الذین -	۸ر
طلسم تاریخ -	۱۲ر	نئی دلھن -	۸ر

Checked 1965

لال کپتان

یعنی

Checked 1969.

مصنف صاحب کتاب کا قصہ

پہلا باب

ایک راستباز قوم کی چھوٹی اولاد بحیرۂ آڈریاٹک کے کنارے پر ڈلسگنو کے نام سے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے قصبہ تو چھوٹا ہے لیکن اسکا قلعہ ایسا مستحکم ہے کہ اینا سے او ترنٹو سے خلیج وینس تک اپنا ثانی نہین رکھتا یہ قصبہ چونکہ جبل اسود اور البانیہ کی سرحد پر واقع ہے اس وجہ سے ۱۸۷۶ء کے موسم گرما مین (جس زمانہ سے کہ ہمارے ناول کو تعلق ہے) اس قصبہ مین ہلچل مچی ہوئی ہے۔

جبل اسود برائے نام سلطنت روم کا ماتحت ہے کیونکہ دراصل یہ تمام پہاڑی فرقے اپنے تئین کسی کا تابع فرمان نہین سمجھتے بلکہ آزادی کا دم بھرتے ہین۔

یہی وجہ ہے کہ ان تغیرات کا اثر جو سلطنت عثمانیہ مین ایک سلطان کے ہلاک کئے جانے اور دوسرے سلطان کے تخت پر بیٹھنے سے ہوئے جبل اسود پر نہین پڑا۔ سلطان وقت نے زبان سے تو اصلاح کا وعدہ کیا اور کہا کہ ہماری نظر مین کل رعایا کے حقوق برابر ہین۔ عام اس سے کہ مسلمان ہون یا عیسائی لیکن اور عیسائی صوبہ جات پر فوج جمع کرنا شروع کیا تو ان پہاڑیون کی طرف سے بغاوت کی علامتین ظاہر ہونے لگین ترکون نے ڈلسگنو کو چھاؤنی قرار دینے کے قصد کیا کہ یہان سے دار السلطنت جبل اسود پر حملہ کرین۔ قصبہ کے شمالی جانب کوئی آدھ میل کے فاصلہ پر ایک قلعہ واقع ہے جو برج ڈلسگنو کے نام سے مشہور ہے قصبہ اور برج کے وسط مین ایک کاروان سرائے ہے جسکے دروازہ پر ایک ریچھ کا چوبی بطور نشان کے بنا ہوا ہے کل مسافر جو ڈلسگنو جاتے

انٹی ویری اور کیٹمبرو آیا جایا کرتے ہین اس
سرا سے بخوبی واقف ہین۔
اسوقت جبکہ رات کی سیاہی دن کی روشنی
پر غالب آتی جاتی ہے۔ اس سرائے کے
دروازہ کے سامنے ایک درخت کے
سایہ مین ایک میز لگی ہوئی ہے جسکے گرد
تین شخص بیٹھے ہوئے ہین۔ انمین سے
ایک شخص جسکا لمبا قد اور خونخوار آنکھین
ہین۔ بظاہر ترکی وردی پہنے معلوم ہوتا ہے
لیکن سموری چوغہ اوپر سے پہنے ہے
اسلیئے اسکے کپڑے بالکل نہین دکھائی دیتے
دوسرا شخص پستہ قد ہے پوشاک فرانسیسی
کی وردی سے مشابہ لال لال لمبے لمبے
لال گیچھے چھوٹے کال آنکھین چھوٹی
اور پتلی بالکل نیلی۔ یہ شخص باشی بزوقون
کا افسر ہے اور عثمان آغا کہلاتا ہے اس
شخص کا اصلی نام او فلینیگن ہے۔ اور
عیسائی ہے جس زمانہ مین کریمیا مین لڑائی
ہو رہی تھی اور ترکون نے یہ خواہش
کی تھی کہ اہل یورپ آکی فوج مین بھرتی
ہون اس زمانہ مین یہ شخص اپنے وطن عزیز
آئرلینڈ سے آیا اور فوج روم مین بھرتی
ہوگیا کچھ عرصہ بعد اسنے اپنا مذہب بھی
تبدیل کردیا اور اب کٹر مسلمان ہے۔
تیسرا شخص پستہ قد اور ترکی وردی پہنے
ہوئے ہے جسپر تمغے ظاہر کرتے ہین کہ
یہ شخص فوج مین کرنیل کے عہدے پر سرفراز
ہے۔ اسکا نام حسن المولا ہے۔
میز پر ایک بوتل شراب اسوری اور
چند گلاس رکھے ہوئے ہین۔ گو کہ یہ لوگ
مسلمان اور پیرو پیغمبر آخر الزمان ہین لیکن
بظاہر عاشق دختر رز معلوم ہوتے
اور اسوقت اس شیشہ کی پری کو عجیب
عجیب میٹھی میٹھی للچائی نظرون سے
دیکھ رہے ہین۔
دور شراب شروع ہوا۔ چار چار جام
پینے کے بعد کشیدہ قامت شخص نے
جو بظاہر ان سب کا افسر معلوم ہوتا تھا۔
اور جسکا نام ہمنے ابھی ناظرین کو نہین بتایا
ہے۔ پوچھا کہو کیا حال ہے۔
حسن۔ حضور کے احکام کی تعمیل کردی
گئی فوج برج مین موجود ہے اور
استحکام کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے کہ
اگر دو ہزار دشمن بھی آجائین اور حملہ کرین
تو بعنایت الٰہی ہمارا وہ لوگ کچھ نہین
بنا سکتے۔
عثمان آغا۔ حکم کی تعمیل تو اس خادم نے
بھی کی ہے۔ میری فوج درہ دہنا
کے پاس پڑی ہوئی ہے اور خوش قسمتی
سے ایک راستہ کا بھی پتہ لگ گیا

پس - اگر وہ بلا عین درہ مین
ہمارے مزاحم ہونگے تو ہم اس راستہ
سے پہاڑ اتر کے انکی قلب فوج پر حملہ
کر دینگے -

حسن - بہت بہتر - جس تیزی سے مجھے
خواہش تھی پوری ہوگئی - اس کشیدہ قامت
شخص نے کہا اب تدبیر کامل ہوگئی
ان دونون ساتھیون نے نگاہ
استفسار سے اس سردار کے چہرہ کی
طرف دیکھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ
اس تدبیر خاص مین اسکے رازدار نہین
ہین انکی اس حرکت سے وہ
سمجھ کے کہنے لگا قبل اسکے کہ نصف
گذرے تمکو اس تدبیر سے بخوبی
ہو جائیگی - حسن برج مین وہ دو
کمرے ٹھیک ہوگئے؟

حسن - جی ہان - ذرا اور رات گذر جا
تو وہ آسنے کی - اسوقت بھی وہ چوکی
بڑا ہی حیلہ ساز کی گئی ہون گی کہ تمھارا
پروانہ راہداری درست نہین ہے مین
جانتا ہون کہ انکو یہ نہ معلوم ہونے پائے ہو
کہ ہم کہان جارہے ہین اور اگر معلوم
بھی ہو تو ایسے وقت کہ پلٹ نہ سکین

عثمان آغا - بہت ہی مسکین - بچکے
بچاؤ مین کوئی مضائقہ تو نہو گا اگر مین
یہ پوچھون کہ آپ کسکی بابت فرما رہے ہین
کیتھرائن بیگم اسقوطری کی بابت - ''

عثمان آغا - بیشک بہت اہم کام ہے
ٹھہرا رہا اور کیا ورنہ مین آتی دوسری
کیون کرتا - ہمارے اور جبل اسود کے
مابین یہی اسقوطری ہے - اور اسقوطری کے
لوگ نہایت جری اور بہادر ہین - اب
اس امر کا اندیشہ کہ وہ ہمسے مل رہینگے
یا شاہزادہ نیکولس والی جبل اسود سے
شریک ہو جائینگے - میری تدبیر کے پورے
ہونے پر ہے - اگر مین کامیاب ہوا تو گویا

یہ تینون آدمی کچھ ہی دور ہو گئے ہونگے
کہ قصبہ کی طرف سے ایک سوار اور آیا
یہ نوجوان بھی کشیدہ قامت ہے لیکن
خوبصورت ہاتھ پانون نہایت مناسب
اور سڈول سرخ مخمل کا ویسٹ اور کوٹ
البینیہ والون کی وضع کا گلے مین جسکے
گرد نہایت عمدہ فیتون لگا ہوا ہے
اسی رنگ کی برجس پانون مین - کمر مین
ایک خوشنما ڈاب جسمین ایک جوڑی
اعلیٰ درجہ کی پستول لگی ہوئی ہے سر پر
جبل اسود والون کی قومی ٹوپی ہے
گو

اور نظر برج پر جمی ہوئی تھی - یکایک
اُسنے خود بخود کہا یہ اس سامان جنگ سے
کیا مطلب ہے - اور ان لوگون نے اس
پرانے برج کو اسقدر آراستہ کیون کیا
ہے ؟ اسمٰعیل بیگ خود بھی یہان موجود
ہے - اس ظالم کا یہان ہونا خالی از علت
نہین اس راز کو دریافت کرنا چاہئیے
نوجوان گھوڑے سے اُترا اور اس میز
کے پاس بیٹھا جو شاہ بلوط کے درخت
کے نیچے بچھی ہوئی تھی - اُسنے گھنٹی بجائی
جسمین دوشیزہ لڑکی سرائے مین سے

س لڑکی سے کہا ایک
ہ اور کچھ زرد سرخ سبز
لڑکی نے مسکرا کر کہا بہت
ر اٹھلاتی ہوئی سرا مین واپس
نادمہ کی اس حرکت پر ہمارا نوجوان
ختیار ہنس پڑا اور کہنے لگا کیا عجب
لڑکی سے کچھ پتہ چل جائے
اتنا مین اُس لڑکی نے شراب کی بوتل
ور گلاس لاکر میز پر رکھا -
وجوان کیون یہ سامنے کی عمارت
ل سنگنو ہے نا ؟
ڑکی (ایسے طرز سے گویا گھل مل کے
باتین کرنا چاہتی ہے) جی ہان -

نوجوان - شاید آجکل یہین رومی فوج
پڑی ہوئی ہے ؟
خادمہ - جی ہان حسن المولا کے باشی
بزوق برج مین ہین - یہ لوگ بڑے ہی
خونخوار ہین - مگر عثمان آغا کے رسالہ والون
سے کم ہی کم -
اتنے مین ایک شخص سرا کے دروازہ
سے نکلا - یہ شخص نہ تو ترک تھا نہ اہل الحبشہ
سے - قطع سے انگریز یا اسکاچ معلوم ہوتا تھا
سفری پوشاک پہنے ہوئے پاؤن مین
ایک لمبا بوٹ جسمین مہمیز لگا ہوا تھا
مین ایک جوڑی پستول کی اور
پس پشت ایک رفل - وہ سیدھا
نوجوان کے پاس آیا اور ہاتھ بڑھا
مین نے تو دور ہی سے پہچان لیا
سے ملنے کی مجھے امید تھی لیکن نہ ایسی
[illegible] نوجوان نے کسیقدر گھبرا کے کہا
تم تو مجھے بھولے نہین - "
نووارد - جی نہین - اسم شریف "؟
نوجوان - کپتان جب ہم آپ ملک پیرس
مین ملے تھے اسکے بعد ترقی ہوئی -
نووارد - ہان تو یہ کہئیے خوشی کی بات ہے
لڑکی یہ دیکھکر کہ اب میری ہمجولی
کی ضرورت نہین ہے - ان دونون دوستون
کو آپس مین باتین کرتے ہوئے چھوڑ کر
چلی گئی -
نووارد کا نام رابرٹ لاڈ ڈیل تھا اور
اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا ایک زمانہ
مین یہ انگلستان کی فوج مین ایک معزز
عہدے پر معمور تھا اور کریمیا ہندوستان
[illegible] افریقہ کے معرکہ سر کر چکا
تھا لیکن [illegible] افسر بالا دست سے
کچھ تکرار [illegible] استعفیٰ [illegible] نوکری سے علحدہ [illegible]
اختیار کی [illegible] ترکش [illegible]
سے نکلا [illegible] زمانہ [illegible]

تو
کیا
لاڈ
نوجو
والا سے

لاڈر ڈبل - تو بھی اچھے وقت ہو بچے
نوجوان - کیا اس جنگ میں نہ یک ہونا
چاہتے ہو؟
لاڈر ڈبل - کیا میں سپاہی پیشہ نہیں ہوں
میں نے اسی امید پر تو گھر چھوڑا ہے کہ نام
اور دولت پیدا کروں -
نوجوان - ترک معقول تنخواہ دیتے
ہیں - اور تجربہ کار افسروں کی آنکھیں

نوار ترکوں کے
کے

لاڈر ڈبل - بہتر - لیکن لفظ کپتان کے
ساتھ اور کوئی لفظ بھی ہونا چاہیے فرض
کیجئے کہ کوئی شخص مجھسے آپ کا نام پوچھے
تو صرف کپتان تو نام ہو نہیں سکتا۔
نوجوان - اچھا تو مجھے لال کپتان کہا کرو - ہمارے
نوجوان نے مسکرا کر جواب دیا اور اپنی
پوشاک کی طرف دیکھا جسمیں سرخ رنگ
سب پر غالب تھا -
پھر ہمارے نوجوان نے شراب کی بوتل -
اٹھائی اور شغل شروع ہوا -
لاڈر ڈبل - سامنے والی عمارت بھی برج

ہاں -
آدھی رات کے گذرنے
بھی اس برج میں دو نہایت
جواہرات بھی پہنچ جائینگے -
ان - اسکے کیا معنی ؟
رڈبل - ایک مہینہ ہوا شہر کو آتا
تھا - میں نے میں ایک کمسن
لڑکی کو دیکھا تھا اسکا نام ایلزبتھ برج
ہے - اور وہ کیتھرائن بلینا یعنے بیگم
اسقوطری کی لڑکی ہے - آج زمانہ میں بیگم
بیگم صاحبہ سے میں ملا - بیگم صاحبہ نہایت
حسین وخوبصورت ہیں - لیکن انکی متانت
سن وسال سے بڑھی ہوئی ہے - میری

آبائی جائداد پر اسقدر بار ہے۔ کہ اسکا عدم وجود دونون برابر ہین۔ اب اگر میرے پاس کوئی جائداد ہے۔ تو میری تلوار ایلکزینیہ تیمیہ ہے۔ اور اسکے پاس بھی کوئی جائداد سوائے دلکش صورت اور باطنی حسن کے نہین ہے اسطرح ہم دونو خوب نبے گی۔ مین نے شادی کا پیغام دیا ہی تھا۔ کہ اُسکے والد کے انتقال کی خبر پہونچی جسکی وجہ سے اُنھین اپنے وطن آنا پڑا۔ میرے دل کی مالک ایلکزینیہ بھی بیگم صاحبہ کے ہمراہ ہے اور اسوجہ سے مین یہان چلا آیا۔ اسمین ایک کرشمہ دوکارکا مضمون تھا یعنی معشوقہ کی ہمراہی اور معرکہ جنگ مین شرکت۔

نوجوان۔ لیکن ان دونون کو برج سے کیا تعلق۔ مین سمجھتا ہون تمھاری غرض انھین دونون سے تھی۔

لاڈرڈل۔ جی ہان۔ برج تو اسلئے کہ مین بیگم صاحبہ کو اپنے والد کی جائداد کے منتظمون سے ملنا ہے کسی غلطی سے وہ مع اپنے متعلقین کے بہرہ بردی گئی ہین۔ لیکن وہان کا افسر کہتا تھا کہ جب رات ہو جائیگی تو برج مین داخل ہونگی مجھے بھی اس برج مین کسی طرح جانا چاہئے ایلکزینیہ سے ملنا ہے اسے یہ معلوم نہین کہ مین بھی یہان موجود ہون

نوجوان۔ مین بھی تمھارے ساتھ چلون مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ ان ترکون نے برج کو کیون اسقدر آراستہ کیا ہے

لاڈرڈل۔ بہت بہتر۔ مین بآسانی تمام برج مین داخل ہو سکتا ہون یہان مین نے باغی بڑدقون کے ایک خاص افسر سے ملاقات پیدا کرلی ہے جسکا نام اسکپٹن پادشاہ ہے۔ اور اُسنے مجھے مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

تیسرا باب

ال اسقوطری کا تماشا

برج مین دو کمرے نہایت احتیاط کے ساتھ سجائے گئے تھے انمین بیگم اسقوطری شاانی اور کا ایلکزینیہ کے داخل ہوئی آٹھ بجے رات تک وہ فصیل پر روکی گئین اسکے بعد اس امر کی بابت بہت کچھ عذر کرکے کہ انھین اتنی دیر ٹھہرنا پڑا وہ برج مین بھیجدی گئین۔

چونکہ اپنے والد کی وفات کی خبر سنکر بیگم صاحبہ بہت عجلت کے ساتھ بروسہ کی اسطرف روانہ ہوئی تھین سوائے انکی لڑکی۔ دو خادمہ اور باورچی یونان سے

اور کوئی اُنکے ساتھ نہ تھا۔ جو ہین یہ لوگ
کمرے مین پہونچے میز پر کھانا چنا گیا۔ اور
بیگم صاحبہ سے کہا گیا۔ کہ آپ کھانے
سے فراغت کرین تو آپکے والد کی جائداد
جس شخص کے زیر انتظام ہے وہ آپ سے
ملے کیتھرائن کو اس بات پر بہت سخت
حیرت ہوئی۔ کہ اُس کے باپ کے
جانشینون نے ملاقات کی جگہ برج
ولسکنو کو قرار دیا۔ اور اس زمانہ مین جبکہ
سلطان روم کی فوج اسمین مقیم ہے
کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ
دونون لڑکیان۔ کمرہ مین بیٹھکر پیغامبر
کے آنے کا انتظار کرنے لگین کیتھرائن
بلینا بیگم اسقوطری حسن وجمال مین تمام جبل
اسود مین اپنا مثل نہ رکھتی تھی۔ لانبا قد
گورا رنگ۔ بڑی بڑی آنکھین۔ لمبی لمبی
پلکین۔ ستوان ناک۔ پتلے پتلے ہونٹھ
موتی ایسے دانت چھریرا بدن نازک
نازک اور سڈول ہاتھ پانون یہ تصویر
نقاش ازل نے گو بے عیب و بے مثل
بنائی تھی لیکن بشرہ مین ایک عیب بھی
تھا یعنے اُس سے نخوت و غرور ٹپکتا تھا
چونکہ یورپ کے ایک قدیم خاندان سے
تھین۔ اعزاز خاندانی مین اپنے تئین شاہان
یورپ سے کم نہین سمجھتی تھین۔ معزز معزز
لوگون نے شادی کا پیغام دیا لیکن کسی
کی دعا قبول نہ ہوئی معزز سے معزز
اور حسین سے حسین نوجوان یہ نہین
کہہ سکتا تھا۔ کہ کیتھرائن نے ہماری طرف
نظر التفات سے دیکھا۔

نہ مڑکر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا
تڑپتے رہے نیم جان کیسے کیسے

کیتھرائن کا قول تھا۔ کہ مین اس شخص
کے ساتھ شادی کرونگی جو اپنے وقت
کا رستم اور حاتم ہو۔ معمولی آدمی میرے
قابل نہین ہو سکتا۔" برخلاف اس کے
ایلگزینہ مستعد حلیم الطبع اور خوش مزاج
تھی جسقدر کیتھرائن خشک اور متین تھی
یہ بھی بہت خوبصورت تھی پتلی سیاہ
چہرہ گول۔ قد پستہ اور ہاتھ پانون
گول تھے۔ مزاج مین شرارت اور چلبلاپن
کوٹ کوٹ کے بھرا تھا مسکراہٹ
چہرہ سے کسی وقت جدا ہی نہ ہوتی تھی
پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے۔ اگر
لاڈر ویل اپنا دل اسے دے بیٹھا اور
بھی اس سادہ لوح بہادر نوجوان پر فریفتہ
ہوگئی جسنے صاف صاف کہدیا کہ میرا
جائداد یہ تلوار ہے۔ اور اسی کے
سے مین دولت پیدا کرونگا۔
کیتھرائن نے ملازمون کو رخصت کیا

کہا کہ اب مین ہمیشہ مبر سے ملنے کے لیئے
تیار ہون - ایک کشیدہ قامت آدمی
کمرہ مین داخل ہوا -

اس اجنبی شخص کے کپڑے بہ سبب
پوشہ کے دکھائی نہین دیتے تھے لیکن
سر پر ترکون کی وضع پر عمامہ بندھا تھا
اسکے چہرہ کو کچھ عرصہ تک بیگم صاحبہ
نے حیرت وغور سے دیکھا اور نہایت
حقارت کے لہجے سے کہا - برسون گزرے
جب مین نے تمھاری صورت دیکھی تھی
لیکن اب تک یاد ہے - بلکہ اگر چاہون
تو تمھارا نام بھی بتا سکتی ہون -

اجنبی - شاید -

کیتھرائن - تو وہی اسقوطری کا جان
بلینا ہے جس نے لڑکپن مین اپنے وطن
جبل اسود کو خیرباد کہا اپنے گھر کو چھوڑا
اور جا کے ترکون کا شریک ہوا -

اجنبی - بیشک مین وہی جان بلینا تمھارا
چچازاد بھائی ہون جسے تمھارے
باپ نے اس جرم پر گھر سے نکال دیا تھا
کہ مین تم پر عاشق ہوا اور تمھارے ساتھ
شادی کرنا چاہتا تھا لیکن شکر ہے خدا
کا کہ آن قدح بشکست و آن ساقی نماند
اب زمانہ بدل گیا اور وہی مین جلا وطن
تمھارے پاس اسقوطری کے
باشندون کی طرف سے آیا ہون کہ
تمھین انکی مرضی سے آگاہ کرون

انکی مرضی! کیتھرائن نے غرور سے کہا
مجھے انکی مرضی سے کیا مطلب؟ بلکہ یہ کہو
کہ تم میری مرضی دریافت کرنے آئے
ہو اور جو کچھ میرا حکم ہوگا اُس سے اہل
اسقوطری کو آگاہ کروگے -

جان بلینا - اور کیا جبل اسود کے
رہنے والے ایسے ہین کہ وہ ایک
عورت کے احکام پر کاربند ہون !

یہی جان بلینا وہ طویل القامت شخص
تھا جسے ہمنے پہلے باب مین اپنے
ناظرین کے سامنے باشی بزوقون کے
افسرون سے گفتگو کرتے ہوئے پیش
کیا تھا -

کیتھرائن - (غصہ سے) خیر جو کچھ
کہنا ہو جلد کہیئے

جان بلینا - ایک مہینہ گزرا کہ تمھارے
والد مکائل نواب اسقوطری نے وفات
پائی چونکہ وہ ایک عقلمند آدمی تھے وہ
جانتے تھے کہ عنقریب اُن عیسائی صوبون
مین فساد عظیم ہونے والا ہے جو سلطنت
روم کے ماتحت ہین - ازبسکہ اسقوطری
جبل اسود اور سرزمین روم کے درمیان
واقع ہے اُس کے باشندون کو ام

دونوں سلطنتوں میں سے ایک کا شریک
ہونا پڑے گا ورنہ سلطنت برباد ہو جائیگی
وہ یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ ایسے نازک
وقت میں ایک عورت کی حکومت اسقوطری
کو بربادی سے بچانے کے واسطے کافی
نہیں ہو سکتی۔ لہذا انہوں نے از راہ
پیش بینی برضامندی بزرگانِ قوم
یہ وصیت کی کہ قبل اس کے کہ تمہاری
عمر پوری اکیس برس کی ہو تمہاری شادی
ہو جانا چاہیئے ورنہ یہ سلطنت تمہارے
چچازاد بھائی کو ملے۔ در پردہ اس سے
یہ مطلب تھا کہ اگر تم اس وارث یعنی
اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ شادی کرو تو
سلطنت بھی تمہارے ہاتھ میں رہے
اور اہل اسقوطری کو ایک بہادر سرپرست
اور رہنما بھی ملجائے جو اس اڑی پر انکی
مدد کرے۔

کیتھرائین حیرت کے ساتھ یہ باتیں سنا کی
اور آخر میں بولی۔ میرے چچازاد بھائی
مسٹر مارک ایک لائق شخص ہیں وہ
مجھے خلاف اپنی طبیعت کے شادی
کرنے پر مجبور نہ کرینگے تاہم میری رعایا کے
رہنما ہونگے۔

جان بلینا۔ تمہارے چچازاد بھائی
مارک نے بھی وفات پائی یا یوں کہو
کہ مار ڈالا گیا اور اب میں جان بلینا۔
جلا وطن جو ترکوں کا شریک ہوں اور
جسے لوگ مردہ تصور کرتے تھے تمہاری
اس سلطنت کا وارث ہوں۔ ایک ہفتہ
کے اندر تمہاری عمر اکیس برس کی ہو جائیگی
اس عرصہ میں یا تو تم صاحب شوہر ہو جاؤ
یا سلطنت سے ہاتھ دھو بیٹھو [illegible]
ڈلسگنو میں۔ جو میری فوج کی
میں ہے۔ نظر بند ہو تمہیں میرے ساتھ
شادی کرنا پڑے گی یا اس مقام پر تمہاری
عمر کا اکیسواں برس ختم ہو جائیگا اور سلطنت
سقوطری کا میں مستحق ہونگا۔

کیتھرائین۔ (گھبرا کر) افسوس میں
کیسے جال میں پھنس گئی۔ لیکن میں خیال
کرتی ہوں۔ کہ تم کبھی ایسا نہ کروگے کیونکہ
جب اصل واقعہ معلوم ہوگا تو تمام یورپ
میری طرفداری کریگا۔

جان بلینا۔ میں ایسا نہ کرونگا ہے!
جس وقت سے تمہارے باپ نے مجھے
جلا وطن کیا میں نے بہت سے نام بدلے
ہیں۔ تم مجھکو جان بلینا کے نام سے جانتی
ہو۔ لیکن دنیا میں میں اسمعیل بے ترکی جنرل
اور پاشائے البینیہ کے نام سے مشہور ہوں
یہ کہکر اس نے اپنا چوغہ اتارا جس کے
نیچے اسکا ترکی لباس تھا اور سینہ پر تمغے لگے

ہوئے تھے۔ جو کار ہائے نمایاں کے صلہ میں سے ملے تھے۔ درحقیقت سلطان روم کے یہاں اس شخص سے بہتر کوئی جرنیل نہ تھا کسی نہ کسی طرح سلطنت اسقوطری مجھے ضرور ملے گی اور تب تمہارے ساتھی ترکون کے شریک ہونگے اور ہم بہ آسانی جبل اسود کو برباد کر دینگے یاد رکھو کہ ایک ہفتہ کے اندر یا تو تم میری بیوی ہونا منظور کرو یا ہمیشہ کے لئے اسقوطری سے دستبردار ہو جاؤ یہ کہکے اسمعیل بے پلٹا اور کمرہ سے چلا گیا

چوتھا باب

عقد

افسوس اسوقت میری عقل پر کیا پتھر پڑے تھے کہ مین اس چال کو نہ سمجھی کیتھرائن نے غصہ سے کہا۔

ایلکزینہ۔ اور اس چال کو سمجھ ہی کون سکتا تھا۔

کیتھرائن۔ بیشک بڑی چال کی۔

ایلکزینہ۔ دستفکر ہو کے ہم چھ دن کے اندر یا تو تم شادی کر لو یا اپنی حقیقت سے ہاتھ دھو بیٹھو۔

کیتھرائن۔ ہان اور یہ تو کہو اسنے تدبیر کیا کی ہے۔ مین یہان قید ہون اور وہ اس امر کا انتظام رکھے گا کہ سوائے اسکے مین اور کسی سے شادی نہ کرنے پاؤن۔ خدا جانے میرے والد کو کیا ہو گیا تھا جب انھون نے ایسی وصیت کی

ایلکزینہ۔ لیکن فرض کرو کہ تم رہا ہو جاؤ تو کیا تم بغیر مجھے پوچھے کسی کے ساتھ شادی کر لو گی۔

کیتھرائن۔ بیوقوف کیا مین چال کے جواب مین چال نہین کر سکتی وصیتنامہ مین سوائے اسکے اور کچھ نہین ہے کہ مین شادی کر لون اور صاحب شوہر ہو جاؤن۔ پس یہ کتنی آسان بات ہے۔ کہ مین کسی شخص کو کچھ دے کر اس بات پر راضی کر لون کہ وہ میرے ساتھ بظاہر شادی کر لے لیکن جسوقت عقد ہو چکے اسوقت سے پھر کبھی میرے سامنے نہ آئے اور نہ شوہر ہونے کا دعوی کرے

ایلکزینہ۔ (سوچکر) کیا یہ ہو سکتا ہے

کیتھرائن۔ ہان بیشک اگر مجھے رہائی مل جائے تو اس امر مین مانع کون ہو سکتی ہے۔

ایلکزینہ۔ کیا یہ ممکن نہین کہ محافظون کو دھوکا دے کے ہم نکل جائین۔؟

کیتھرائن۔ یہ امید بیکار ہے اس جعفا کُش نے چیدہ چیدہ لوگ حفاظت

کے واسطے مقرر کئے ہونگے۔
ایلگزینہ۔ (بہت خوش ہو کے اور بچون کی طرح تالیان بجاکر) یہ بہت اچھی تدبیر ہے۔
کیتھرائن۔ کیا۔
ایلگزینہ۔ پادری ایوان ہمارے ہمراہ ہین۔ اور جو کچھ تم انھین حکم دوگی وہ فوراً کرینگے ان محافظون مین سے کسی کو رشوت دے کے اس بات پر راضی کرو کہ وہ تمھارے ساتھ عقد کرلے پادری ایوان عقد پڑھ دینگے تم صاحب شوہر ہوجاؤگی اور تمھاری سلطنت بچ جائیگی۔
کیتھرائن۔ (ہنس کر) مجھے اس تدبیر کے پورے ہونے مین کلام ہے محافظ سب ترک ہین اور وہ لوگ کبھی اس بات کو منظور نہ کرینگے۔
ایلگزینہ۔ اور اگر کوئی شخص راضی ہوجائے تو کیا درحقیقت تم اُسکے ساتھ عقد کرلوگی۔
کیتھرائن۔ ہان اگر وہ میری شرطون کو منظور کرلے۔
ایلگزینہ نے چارون طرف دیکھا تب کیتھرائن کے پاس آگے پیچھے سے کہا ایک صورت ہے اگر تم منظور کرو

کیتھرائن۔ جس ذریعہ سے یہ ننگ خاندان ناکام رہے وہ بات مجھے منظور ہے۔ چاہے کیسی ہی ہو۔
ایلگزینہ۔ تمھین وہ شخص تو یاد ہوگا جو بیدٹن مین ملا تھا اور میری طرف بہت متوجہ تھا۔
کیتھرائن۔ وہ اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا۔
ایلگزینہ۔ ہان رابرٹ لاڈرڈیل۔ وہ یہان موجود ہے۔ اور سامنے والے گوشہ مین پوشیدہ ہے اس گوشہ سے ایک زینہ صحن قلعہ کو گیا ہے۔ لاڈرڈیل نے باشی بزدقون کے ایک افسر سے دوستی پیدا کرلی ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے وہ یہان تک پہونچا۔
کیتھرائن۔ اور کیا یہ ممکن نہین کہ ہم اس زینہ سے نکل چلین۔؟
ایلگزینہ۔ نہین یہ غیر ممکن ہے کیونکہ یہ زینہ صحن کو گیا ہے۔ اور باہر نکلنے کے ہر دروازہ پر پہرا ہے۔ لاڈرڈیل یہان یون کے کپڑے پہنے ہے اور اسوجہ سے سب کو دھوکا دیکے قلعہ مین داخل ہوگیا ہے۔
کیتھرائن۔ اچھا تو جب نکل چلنا غیر ممکن ہے تو تمھاری کیا رائے ہے

ایلکزینیہ۔ تم شوہر چاہتی ہو اور ایسا
جو تمہاری شرطین منظور کرلے۔
کیتھرائن۔ بیشک۔ لیکن کیا آپ
کام کے واسطے تمنے اپنے عاشق
کو تجویز کیا ہے۔
ایلکزینیہ۔ نہین آسے تو مین نے
نے واسطے رکھا ہے۔ گو کہ مین تم سے
بہت محبت کرتی ہون لیکن ایسا نہین
کر سکتی اسکے ساتھ ایک اور شخص
بھی ہے۔
کیتھرائن۔ آہاہ۔ اور کوئی اسکاٹلینڈ
کا رہنے والا بھی ہے۔
ایلکزینیہ۔ یہ مین نہین بتا سکتی۔ مین
نے صرف اسیقدر دیکھا کہ ایک
اور شخص بھی ہے۔ اور خوبصورت
آدمی ہے۔ لیکن چونکہ اسکے ہاتھ
پانون ڈھکے ہین۔
کیتھرائن (چین بر جبین ہو کر بہت
غرور سے) خوبصورت ہو خواہ بدصورت
مجھے اس سے کچھ مطلب نہین بشرطیکہ
وہ میرا کہنا کرے اور شرطون کا
پابند رہے۔
ایلکزینیہ۔ اچھا تو مین جاتی ہون اور
لارڈ رڈیل سے پورا واقعہ بیان
کرتی ہون ایلکزینیہ گوشہ کے پاس

گئی دروازہ کھولا اور دونون
آدمیون کو اشارہ کیا کہ کمرہ مین چلے
آؤ لارڈ رڈیل اور وہ کپتان جس سے
ابھی ہمارے ناظرین ناواقف ہین
کمرہ مین داخل ہوئے۔
ایلکزینیہ نے کل واقعہ بیان کیا لیکن
کیتھرائن۔ سر جھکائے ہوئے میز کے
پاس بیٹھی رہی اور نظر اٹھا کے بھی
اس شخص کو نہ دیکھا جس سے آسے
یہ کام لینا تھا اور جسکے ذریعہ سے وہ
اسمعیل بے کو شکست دینا چاہتی تھی
ایک خاص کیفیت کپتان کے چہرے
پر پیدا ہوئی جب اسکو یہ معلوم ہوا
کہ اس سے کیسی خدمات کی درخواست
کیجاتی ہے۔ اسنے نظر غور بیگم کے
خوبصورت اور مغرور چہرہ کو دیکھا۔
جب ایلکزینیہ نے چپکے چپکے اپنا قصہ
تمام کیا تو اسنے کہا "اگر میرے ذریعہ
سے بیگم صاحبہ کا کوئی کام نکل سکتا ہے
تو مین بخوشی رضامند ہون۔"
آپ جا کر پادری ایوان صاحب
سے کہدو کہ انھین کیا کرنا ہوگا"
بیگم نے کہا اور جب ایلکزینیہ پادری
صاحب کے پاس گئی تو کیتھرائن نے
اجنبی کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"قریب آئیے جناب۔" یہ شخص آگے بڑھا اور یہانتک بڑھا کہ کیتھرائن کے پہلو مین پہونچ گیا چہرہ سے بالکل نہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکے دل پر کچھ بھی اثر اُسکے زاہد کشش حسن کا پڑا ہے جسکی وہ ایسی عجیب خدمت کرنیوالا تھا۔

کیتھرائن۔ آپ سب شرائط تو سمجھ گئے ہونگے۔

اجنبی۔ مین تو یہی سمجھتا ہون۔

کیتھرائن۔ یہ عقد برائے نام ہوگا لیکن بعد رہائی پانے کے مین اس خدمت کا معاوضہ بخوبی کردونگی۔ آیا آپ اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ آپ کبھی شوہر ہونے کا دعوی نہ کرینگے آپ ایک قابل اعتبار شریف آدمی معلوم ہوتے ہین۔

اجنبی۔ امید تو ایسی ہی ہے۔

کیتھرائن۔ آپ کا نام۔

اجنبی۔ کیا اسکے بتانے کی بھی اسوقت ضرورت ہے۔

کیتھرائن۔ جی ہان۔

اجنبی۔ میرا دوست جو یہان موجود ہے۔ اور مجھکو بخوبی جانتا ہے مجھے لال کپتان کے نام سے پکارتا ہے۔

کیتھرائن۔ تو شل اور اہل البینیہ کے آپ بھی ڈاکو ہین۔

اجنبی۔ میرے دشمن مجھے اس نام سے مشہور کرتے ہین۔

کیتھرائن۔ (لاپروائی اور غرور سے) آپ اس کام کے انجام دینے پر موجود ہین جو مین نے آپ سے کہا ہے مجھے اس سے کچھ غرض نہین کہ آپ کون ہین اور کیا ہین۔ البتہ اگر آپ عالی خاندان ہوتے تو مجھے کسیقدر خوشی ہوتی۔

اجنبی (سنجیدگی سے) فوج کے سپاہیون مین سے ایک کی اولاد مین بھی ہون لیکن یہ پتہ نہین لگا کہ کس سپاہی کی اولاد ہون۔

کیتھرائن نے چونک کر اُس شخص کی طرف دیکھا اور اسے خیال ہوا کہ اسکی بات کا جواب بہت معقول ملا اس عرصہ مین ایلکونیہ مع پادری صاحب آگئی اور یہ گفتگو یہین پر ختم ہوگئی پادری ایوان صاحب کو اس بات پر بہت حیرت ہوئی اور انھون نے بہت کوشش کی کہ کیتھرائن کو اس ارادہ سے باز رکھین لیکن اُسنے ایک نہ مانی۔

کیتھرائن - نہین پادری صاحب جسطرح ممکن ہو یہین اس جال سے اپنے تئین ضرور بچا لونگی - یہ ننگ خاندان اپنے تئین چاہے جان پلینا کہے خواہ اسمعیل سے لیکن یہ معلوم ہو جائیگا کہ اگرچہ وہ بہت چالاک ہے لیکن ایک عورت سے اسکی پیش نہ گئی -

پادری صاحب - لیکن یہ شخص - کیا تم اسکو جانتی ہو -

کیتھرائن - نہین - نہ مین جانتی ہون اور نہ مجھے اس بات کی فکر ہے آسے مین اپنے کام کے انجام دینے کا ایک آلہ سمجھتی ہون جس طرح ہو جان پلینا کو زک دونگی -

پادری صاحب آخر خاموش ہو گئے گو انکا جی چاہتا تھا - کہ کیتھرائن کو سمجھا کر اس ارادہ سے باز رکھین لیکن وہ پلینا کے خاندان سے بخوبی واقف تھے کہ اس قوم کا ہر شخص جس بات کے کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے - پھر اس سے کسی طرح باز نہین آتا - پادری صاحب عقد پڑھنے پر مستعد ہوئے اور انھون نے کہا دونو میرے پیچھے آؤ

وہ دونون انکے سامنے جھک گئے رسم شروع ہوا تھوڑی دیر بعد ایلگزینڈرینہ اپنے عاشق کے پہلو مین کھڑی ہوئی تھی اسنے اپنے عاشق سے اجنبی کی طرف اشارہ کر کے پوچھا وہ یہ کون ہین

لارڈ رڈولف - یہ ایک بہادر آدمی ہے اور کیتھرائن - گو ابھی کچھ دنون بعد معلوم ہو جائیگا کہ اس سے بہتر آدمی ہونا بہت مشکل ہے -

صیغہ ختم ہوا اور اب لال کپتان اور کیتھرائن مین زن و شو کا رشتہ قائم ہو گیا یکایک شور ہوا - زینہ کا دروازہ دھڑ سے کھلا اور اسمعیل [illegible] باشی بزوقون کے ایک گروہ کے ساتھ برہنہ خنجر کھینچے ہوئے کمرہ مین داخل ہوا -

پانچوان باب

اسکیپٹن

اب اس امر کے بتانے کے واسطے کہ یہ دونون نوجوان کسطرح قلعہ مین سے نکلے ہمین اسوقت کے قبل کے کچھ واقعات بیان کرنے چاہئین -

جبکہ شام کی سیاہی زمین کے زیادہ حصہ پر طاری ہوتی جاتی تھی اس سرائے بلیک برس [illegible] کے کنارے والے جنگل سے ایک شخص نکلا جو سیاہ رنگ کے لبادہ

مین لپٹا ہوا اور ایک جوڑے کنارہ کی
چھجہ دار ٹوپی سے پہنے تھا - یہ اجنبی اس
میز کے پاس خالی کرسی پر بیٹھ گیا جو شاہ بلوط
کے درخت کے سایہ مین
بچھی ہوئی تھی - لبادہ اُتارا - ٹوپی
کو ماتھے پر سے کھسکایا - اخاہ - یہ تو
وہی باشی بزوقون کا افسر ہے -
یہ ترکی کپتان بہت ہی خوش مزاج
اور جسیم آدمی تھا لیکن اسکے سر کی
قطع گھونگروالے سنہرے بالون اور نیلی
پتلی سے صاف ظاہر ہوتا تھا - کہ یہ مادرزاد
پیرو اسلام نہین ہے - تمام دنیا اس
بات کو جانتی ہے کہ دو ثلث فوج
سلطان روم کی غیر ملک کی رہنے والی
ہے - اور یہ باشی بزوقون کا سردار
اسکیٹن پاشا اپنے وطن یعنی انگلستان
کے قصبہ یارکشائر مین بھی ویسا ہی مشہور
تھا جیسا کہ اب سلطنت عثمانیہ مین مشہور
ہے - اپنے وطن مین وہ ٹام اسکیٹن
کہلاتا تھا اس سے زیادہ کسی شریر لڑکا
کبھی اُستاد کو نہ ملا ہوگا -
وہ ایک روز گھر سے بھاگا اور جا کے
انگریزی فوج مین بھرتی ہوگیا تین چار
سال نوکری کی پھر اپنے ایک افسر
سے لڑا - اُسے خوب مارا وہان سے
بھاگا اور سلطان کی فوج مین بھرتی ہوگیا
یہ وہی حضرت ہین جو اب اسکیٹن پاشا
کہلاتے اور باشی بزوقون کے کپتان
ہین خیریت سے عمر اکیس برس کی ہونے
آئی لیکن مزاج مین ویسی ہی شرارت اب
بھی موجود ہے - جسوقت سے فوج
برج ڈلسگنو کے جوار مین آئی ہے وہ
اس سرا کا بڑا سرپرست ہے اگر اسکے
ایسے چند سرپرست اور سرا والے کو ملجاتے
تو اسوقت تک اسکے پاس بہت کچھ ہوتا
بشرطیکہ وہ لوگ نقد دیتے کیونکہ ہمارے
پاشا صاحب کو شراب پینے پلانے کا
شوق تو بہت تھا لیکن قیمت دینے سے
بالکل نفرت تھی - انکی شاہ خرچی کا تجربہ اسوقت
تک بھٹیاری کو صرف قرض ہی کے پیرایہ
مین ہوا تھا - ہمارے پاشا صاحب کا قول
تھا کہ اس سے زیادہ کوئی بیوقوف نہین
جو قیمت دیکے چیز خریدے اور یہی سبب تھی
کہ اب وہ کولاجان کے بہت قرضدار
ہوگئے ہین
آخر کار کولاجان کو ضبط کا یارا نہ رہا اور

بیغے کاسلے ریچھ کا سر - نام سرا کا ہے
جسکی وجہ تسمیہ بظاہر وہی ریچھ کا منھ ہے
جو اس سرا کے دروازہ پر بطور نشان
کے لگا ہوا ہے -

آج سہ پہر کو جب یہ کپتان مع اپنے ولی
دوستون کے حسب معمول آیا اور شراب
مانگی تو اسنے صاف صاف کہدیا کہ پہلے
روپیہ دلوا دیجئے آسکے بعد شراب کا نام
لیجئے کپتان نے غصے سے کہا کہ تجھے
میرا اعتبار نہین آج شام ہوتے ہوتے
تیرا سب روپیہ تجکو پہونچ جائیگا اتنا کہا
اور چلدیئے اصل یہ ہے کہ بیچارے باشی
بزوق اکثر مفلس رہتے تھے۔ سلطان روم
تنخواہ معقول دیتے تھے لیکن مہینون کے
بعد تقسیم ہوتی تھی رات آئی اور اسکے
ساتھ ہی ساتھ باشی بزوقون کا کپتان
ہونچا۔

سرائی کھڑکی مین کوئی بیٹھا ہوا اس
کپتان کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ اس
سرا مین اسکیٹن کے آنیکی وجہ صرف
شراب ہی نہ تھی۔ کولا کی ایک لڑکی
زلینہ تھی اسکی پیاری پیاری صورت
ہمارے کپتان کو بھا گئی تھی۔ زلینہ
بھی کپتان سے مانوس ہو گئی تھی۔
جونہین اسکیٹن پاشا آکے میز کے پاس
بیٹھا یہ دوشیزہ اسکے پاس پہونچی

اسکیٹن۔ تمہاری ماں کہان ہین

زلینہ۔ اندر مودی خانہ مین۔

اسکیٹن۔ تمہاری ماں کا خیال
سے ہے۔ کہ آج مین اسکا حساب پاک
کردونگا۔

زلینہ۔ نہین یہ تو نہین خیال نہین ہے
بلکہ وہ تو کہتی تھین کہ مین خوب جانتی
ہون کہ ایک حبہ بھی وصول نہ ہوگا۔

اسکیٹن۔ (قہقہہ لگا کے) تعجب کی بات
ہے۔ کہ میرے سب قرضخواہون کو
اسقدر جلد میری طرف بدگمانی ہو
گئی ہے۔

زلینہ۔ وہ تم سے بہت ناراض ہین

اسکیٹن۔ مین سچ کہتا ہون کہ مین نے
بہت کوشش کی کہ کہین سے روپیہ
بہم پہونچاؤن۔ مین اپنے سب ساتھیون
کے پاس گیا۔ اور اپنی حالت بیان کی
مین نے صاف صاف کہدیا کہ مین کولا جان
کی حسین لڑکی سے محبت کرتا ہون۔
اور میری محبت نہین قائم رہسکتی۔
تاوقتیکہ مین یہ قرضہ نہ ادا کردون۔ یہ
کہکے اسکیٹن نے ہاتھ پکڑ کے شرمائی ہوئی
زلینہ کو اپنے زانو پر بیٹھا لیا۔
اور اسکے لب لعلین کے بوسے لینے لگا

زلینہ۔ تو کیا انھون نے تمہین روپیہ دیا

اسکیٹن۔ نہین کسی کے پاس تھا
ہی نہین۔

زلینہ۔ بڑا غضب ہوا۔

اتنی باتین ہونے پائی تھین کہ کواڑ کھل گئے
زلیخا جلدی سے اپنے عاشق کے زانو سے اُٹھی اور بھاگ کے
پچھواڑے والے دروازہ سے سرا مین داخل ہوئی۔ "اخاہ آ گئے"، اس بڑھیا نے کہا۔ بڑھیا کی قطع یہ تھی۔ موٹا جسم بد قطع بدقواہ بدصورت اور اوپر والے ہونٹھ پر اسقدر روئین کہ گویا مونچھین نکلی ہین۔
اسکپٹن باشا۔ (نہایت لجاجت سے) "ہان"۔
ضعیفہ۔ اور روپیہ۔
اسکپٹن۔ صبر کرو صبر کچھ مہلت تو دو کل روپیہ ادا ہو جائیگا
ضعیفہ۔ کل بھی تم یہی جواب دوگے مین تم سب سوارون سے بخوبی واقف ہون۔
اسکپٹن۔ نہین اسقدر بدگمان نہو مین بے ایمان نہین ہون
ضعیفہ۔ اس معاملہ کی تصفیہ کی دو صورتین ہین۔
اسکپٹن۔ دو صورتین؟
ضعیفہ۔ ہان یا تو میرا قرضہ ادا کر دو یا
اسکپٹن۔ یا
ضعیفہ۔ (کپتان کے چہرہ کی طرف دیکھ کے) تم مجھے کیا سمجھتے ہو

اسکپٹن۔ (تعجب سے) یہ سوال تو بہت نازک ہے۔
ضعیفہ۔ ایک زمانہ مین لوگ مجھے خوبصورت سمجھتے تھے۔ مین تین شوہر کر چکی ہون چونکہ میری زندگی انکے ساتھ اچھی طرح بسر ہوئی اسوجہ سے مین پھر چاہتی ہون کہ شوہر کرون۔ جیسے آدمی کی مجھے تلاش تھی ویسے تم نظر آئے ہو میرے پاس دھن دولت سبھی کچھ ہے اور مین تمکو آرام سے رکھ سکتی ہون تمہارے واسطے بہ نسبت زلیخا کے مین زیادہ موزون ہون
اسکپٹن۔ یہ سنکر سناٹے مین آ گیا۔
ضعیفہ۔ بولو۔ دیکھو پھر ایسا موقع نہ ملے گا۔
اسکپٹن۔ (مجبور ہو کے) نہین مجھے معاف ہی رکھیئے۔
ضعیفہ (غصہ سے) اہاہ [illegible] آج سے کبھی اُس لڑکی کے فراق مین ادھر نہ آئیگا ورنہ بری طرح پیش آؤنگی بدمعاش آج سے اگر تو میرے مکان پر آیا تو خوب پٹواؤنگی۔ یہ کہکر بڑھیا سرا کے اندر چلی گئی۔

چھٹا باب

آٹھ شلنگ

افسوس اب کچھ نہین ہو سکتا۔ اسکیٹن
پاشا نے دل مین کہا۔
یکایک گھوڑون کے ٹاپونکی آواز آئی
اور ایک ترکی رسالہ دو خوبصورت حسینون
کو بیچ مین لیئے ہوئے اودھر سے گزرا
ہماری ناظرین سمجھ تو گئے ہونگے
کہ یہ دونون کون ہین۔ انمین سے ایک
کیتھرائن بیگم استوطری اور دوسری
اسکی کوکا ایلگزینہ ہے۔ جو برج ڈلسکنو
کو جا رہی ہین۔ اسکیٹن نے فوراً ان
دونون کو پہچان لیا۔ چند ہی مہینے گزرے
تھے جب اسکیٹن پاشا رخصت پر گیا
تھا تو بیڈن بیڈن مین ایلگزینہ سے
تعارف ہو گیا تھا۔ ہمارا آئرش ترک
حسن پرست تو تھا ہی جہان کوئی اچھی
صورت دیکھتا پھنس جاتا۔

تھا طرحدار آپ بھی لیکن
رہ نہ سکتا تھا اچھی صورت بن

ایلگزینہ نے بھی اسکیٹن پاشا کو پہچانا
اور دور ہی سے صاحب سلامت کی
اسکیٹن پاشا دل اپنے دل مین
یہ لوگ برج ڈلسکنو کو جا رہے ہین
آہا آج سنا تھا کہ رات کو چند عورتین
آنیوالی ہین وہ یہی ہین۔ موقع تو اچھا
ہے۔ چلو چلکے ایلگزینہ کو نسبت پیغام
دین اُسکے پاس دولت بہت ہوگی
برج مین میری رسائی بھی ہے چلو
عثمان آغا کے پاس چلین اُسکا رسالہ
برج کے باہر پڑا ہوا ہے۔ وہ گارد کے
سب حالات جانتا ہوگا۔
جو ہین اسکیٹن نے اس آئرش ترک
یعنے عثمان آغا کا نام لیا ویسے ہی
عثمان آغا گھوڑے پر سوار سامنے آتا
ہوا نظر آیا۔
اسکیٹن کو دیکھکے عثمان آغا گھوڑے
سے اتر پڑا۔ گھوڑے کو ایک درخت
سے باندھا اور خود اسکیٹن کے پاس
آیا دونون پرانے یار تھے۔
عثمان آغا۔ بھئی خوب آئے۔
اسکیٹن۔ یار ہم تو تمہین ڈھونڈتے
تھے۔
عثمان آغا۔ سچ کہو۔
اسکیٹن۔ ہان۔ تمہارا رسالہ تو
برج کے باہر ہے نا؟
عثمان آغا۔ ہان۔
اسکیٹن۔ اچھا اگر برج مین جانا چاہین
تو کیا ہم جا سکتے ہین۔
عثمان آغا۔ برج مین جانے کی
تمہین کیا ضرورت ہے
اسکیٹن۔ (آنکھ سے اشارہ کر کے

وہان ایک لیڈی سے مجھے ملنا ہے
عثمان آغا - اہاہ - شیطان کیون
اسکپٹن - سخت ضرورت ہے -
عثمان آغا کہین یہ لیڈی بیگم اسقوطری
تو نہین -
اسکپٹن - نہین نہین اسکی کوکا ایلگزینیہ
عثمان آغا - اندر جانا تو بہت مشکل ہے
اسکپٹن - کیون -
عثمان آغا - پھاٹک پر ایک سنتری
ہے - اور بغیر پرمٹ کے تم نہین جا سکتے
اسکپٹن - (متوحش ہو کے) اچھا تو
پھر کیا کیا جائے -
عثمان آغا - مین چاہون تو تمکو پرمٹ
بتا سکتا ہون -
اسکپٹن (خوش ہو کے) تم بتا سکتے
ہو -
عثمان آغا - بیشک لیکن ایک شرط
ہے -
اسکپٹن - وہ شرط کیا ہے -
عثمان آغا - سنو تمھین برج مین
معشوقہ سے ملنا ہے اور مجھے حرم مین
معاہاہ،، اسکپٹن نے نہایت آ سے
کہا وہ سمجھ گیا کہ اسکی غرض زلیخا سے ہے
عثمان آغا نے اور اس پر یوسف کو
بھی مجھسے محبت ہے میرا انتظار کر رہی
ہو گی - لیکن وہ کمبخت بڑھیا ،،
اسکپٹن - مین سمجھ گیا - بڑھیا تمہارے
خلاف ہو گی -
عثمان آغا - بس یہی بات ہے اور
وجہ یہ ہے کہ اس بڑھیا کی تحصیل
شراب کے کچھ دام ٹھہر آئے ہین شراب
مین نے صرف اس غرض سے پی تھی
کہ اس مہ جبین سے بات چیت کرنے کا
موقع ملے -
اسکپٹن - ہان ہان ورنہ تم واہیات
شراب کیون پیتے -
عثمان آغا - اور یہ تو دیکھو کہ اس
بڑھیا نے کہا کیا - وہ کہتی ہے کہ اگر اب
مین تمکو یہان دیکھونگی تو کھولتا پانی
تیرے ڈال دونگی -
اسکپٹن - خوب -
عثمان آغا - مجھسے اور اس مہ جبین
سے آج رات کو ملنے کا وعدہ ہے اپنے
گھر سے نکلے تو سرا مین جا نہین سکتے
اسوقت تک اسکپٹن کو یہ خیال تھا
کہ اسکا کوئی رقیب نہین ہے لیکن
عثمان آغا کے اس بیان سے اسے معلوم
ہوا کہ صرف مین ہی زلیخا کا چاہنے والا
نہین ہون اس ہرجائی سے اوروں
سے بھی یارانہ ہے -

ذرا دیر کے بعد اسکیپٹن نے کہا مین
اس بڑھیا سے بخوبی واقف ہون
جو کہا ہے۔ کرے گی۔
عثمان آغا نے غور کرکے کہا کہ
ایک تدبیر ہے۔ یعنی تم اپنا لبادہ اور
ٹوپی مجھے دیدو اور اسکے عوض مین
اپنا تمکو دیتا ہون۔ تم برج مین جیسے
بادہ اوڑھ کے اندر ہو نکلے اگر کوئی تمسے پوچھے
کہ تم کون ہو تو کہدینا کہ مین اسمعیل بے
کے ساتھ آیا ہون۔
اسکیپٹن۔ متحیر ہوکے) اسمعیل بے
عثمان آغا۔ ہان آج رات کو اسمعیل بے
مع اپنے ہمراہیون کے برج مین رہینگے
اسکیپٹن مسکرایا۔ اُسنے خیال کیا کہ اس
سے بہتر موقع عثمان آغا سے بدلہ لینے
کا نہین ملسکتا اُسنے اپنا لبادہ اور ٹوپی
عثمان آغا کو دی اور اُسکی ترکی ٹوپی
لے کے خود پہنی اور بولا اب
عثمان آغا۔ ایلنہ۔
اسکیپٹن۔ مین تمہارا بہت ممنون ہوا
خدا حافظ۔
یہ کہکے اسکیپٹن وہان سے چلا لیکن
تھوڑی دور پہونچکر ایک درخت کے
آڑ مین ٹھہر کر دیکھنے لگا کہ عثمان آغا کیا
کرتا ہے۔

عثمان آغا نے ٹوپی پہنی لبادہ اوڑھا
اور سرا کے دروازہ پر پہونچکر دستک
دی۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس بھیس مین
کوئی مجھکو نہ پہچان سکے گا۔ اور رات
بھر سرائے مین مسافرانہ رہنے کا موقع
ملجائیگا۔
سراوالی نے کھڑکی مین سے دیکھا اور
ٹوپی اور لبادہ پہچانا۔ اُسے عثمان آغا
اسکیپٹن کا دھوکا ہوا اور اُسنے کہا یہ
پھر اسی فراق مین آیا ہے۔
ہمارے ناظرین کو وہ گفتگو تو یاد ہوگی
جو بڑھیا اور اسکیپٹن مین ہوئی تھی اور
جسکی وجہ سے یہ بڑھیا اسکیپٹن سے جلی
ہوئی تھی۔
بڑھیا کے یہان دو مستند سے نوکر
تھے عثمان آغا پر ٹوٹ پڑے۔ کچھ دیر
تک تو عثمان آغا گھبراہٹ مین پٹا کیا
آخر طپنچہ سر کیا۔ وہ لوگ سرا مین بھاگے
عثمان آغا سر جھکائے اپنے رسالہ مین
آیا اور شرم سے اس واقعہ کا کسی سے
ذکر بھی نہ کیا۔
اسکیپٹن نے بریل لاڈرڈیل کو بتادیا
اور اسطرح سے ہمارا نوجوان برج مین
داخل ہوا اور اسمعیل بے کی تدبیر مین
رخنہ پڑا۔

ساتواں باب

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

برج ڈلسکنو کے اس کمرہ کی کیفیت ٭ اُسوقت دیکھنے کے قابل تھی جبکہ رومی افسر اسمعیل بے معہ اپنے ہمراہیون کے شمشیر برہنہ داخل ہوا۔

جس ترک نے کچھ روپیہ لے کے ہماری نوجوان اور اُسکے ساتھی کو یہ زینہ بتایا تھا اسی نے بہ طمع زر آنے کا حال جاکر اسمعیل بے سے بیان کیا۔

جب اسمعیل بے کمرے مین داخل ہوا تو پادری صاحب کو ہاتھ مین کتاب لیے ہوئے کیتھرائن کا ہاتھ ہمارے نوجوان کے ہاتھ مین دیکھکر وہ سمجھ گیا کہ کیا واقعہ ہے۔

کچھ دیر تک وہ حیرت سے چپکا کھڑا رہا پھر غصہ ہوکر کہا "کیا عقد ہوگیا"۔

کیتھرائن ـ د خوش ہوکے ہم ہان عقد ہوگیا۔ ابھی میری عمر کا اکیسوان برس ختم نہین ہونے پایا ہے مین اب صاحب شوہر ہوگئی اور اب اسقوطری کی ریاست سے مجھے لینے کی تم نہین پا سکتے۔

جو مین اسمعیل بے داخل ہوا تھا نوشاہ یعنی ہمارا نوجوان اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ دہنے ہاتھ سے اسنے اپنی تلوار کھینچی اور بائین ہاتھ مین طنبوچہ لیا اسکی ساتھی نے بھی ایسا ہی کیا اُنکے اور زینے کے درمیان مین اسمعیل بے اور اسکے ساتھی تھے۔

اسمعیل بے ـ د بہت غصہ سے اپنے ساتھیون سے مخاطب ہوکر ہان لے بہادران دونون کتون کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو لیکن ان دونون دوستون نے انکے حملہ کا انتظار نہین کیا خود ہی انپر جا پڑے اور تلوار چلنے لگی۔

ہمارے نوجوان یعنی لال کپتان اور اسمعیل بے کا سامنا ہوا۔ لال کپتان نے تلوار چلائی اسمعیل بے نے تلوار پر روکی لیکن تلوار اس زور سے پڑی کہ اسمعیل بے کی تلوار کے دو ٹکڑے ہوگئے اور اسکی ٹکان سے اسمعیل بے گر پڑا۔ اپنے افسر کو گرتے ہوئے دیکھکر ترک سمجھے کہ وہ مارا گیا اور منتشر ہوگئے لال کپتان اور اسکی ساتھی زینہ مین داخل ہوئے اور دوڑتے ہوئے برج مین ہو پہنچے بعجلت انہون نے چارون طرف دیکھا لیکن کوئی راستہ برج سے باہر نکلنے کا نہ پایا دیوار کے روزنون مین سے مشعلون کی

روشنی دکھائی دیتی تھی اور آوازون
سے معلوم ہوتا تھا کہ لوگ جاگتے
جاتے ہین یکایک انکی نظر اس زینہ کے
دروازہ پر پڑی جو برج کی چھت پر گیا تھا
اس مین ایک لمپ ٹمٹما رہا تھا
جسکی دھندلی روشنی مین چوڑی چوڑی
سیڑھیان کسی قدر دکھائی دیتی تھین
لال کپتان - یہلوگ تو گویا جال مین
پھنس گئے ہین کہ جس سے نکلنے کی
کوئی صورت ہی نظر نہین آتی -
لارڈ ڈیل - بیشک وہ لوگ اپنے
افسر کے گرنے سے گھبرا گئے ہین اسکو
ہوش آیا اور وہ لوگ مثل بھڑون کے
ہمارے لپٹ گئے -
لال کپتان - اگر جان بچ گئی تو آج
کا دن بھی تمام عمر یاد رہیگا -
اب ہتھیارون کی جھنکار اور پیرون
کی آہٹ زیادہ زور سے آنے لگی
جس سے معلوم ہوتا تھا کہ لوگ قریب
آتے جاتے ہین -
لارڈ ڈیل - اب وقت نزدیک
آگیا سوائے مارنے اور مرجانے کے کوئی
چارہ نہین -
لال کپتان - افسوس کہ اسوقت
موت آئی جسوقت میرے ملک کو بھی جبکہ اسکو
کو اسقدر میری ضرورت ہے - لیکن
آجکل میرے مرنے سے ملک کو بہت
نقصان پہونچے گا -
لارڈ ڈیل - ان دیوارون کو توڑ
کے نکلجانا تو غیر ممکن ہے اور نہ ہمارے
پر ہین کہ اڑکر نکلجائین آؤ اس سامنے
والے زینہ سے چڑھین - خدا جہان
لے جائے - بہر طور جو حالت ہماری
یہان ہے - اس سے بدتر حالت تو
ہو نہین سکتی -
لال کپتان - رائے تو معقول
ہے - اگر زینہ کے ذریعہ سے ہم قلعہ کے
کوٹھے پر پہونچگئے تو صرف ایکسو فیٹ
کے قریب بلندی سے ہم بحیرہ آڈریاٹک
مین کود جاسکتے ہین -
اتنا کہکے کپتان چھت کے زینہ پر پہونچا
اور لارڈ ڈیل کے ساتھ چڑھنے لگا -
یہ دونون وہی تین سیڑھیان چڑھنے
پائے تھے کہ مسلمان سپاہی صحن مین پہونچے
چونکہ انکے پاس مشعلین اور لالٹینین تھین
انھون نے فوراً دیکھ لیا کہ مفرور
یہان بھی نہین ہے -
حسن - جہانتک سب بند ہین صرف
یہ زینہ کھلا ہوا ہے اسی راستہ سے
وہ لوگ گئے ہونگے یہ کہکے اسمعیل بے

اور حسن المولا سب کو ساتھ لے کے "
سیڑھیون سے کوٹھے کی طرف چلے
اب چاند کسی قدر بلند ہو چکا تھا بھینی
بھینی چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔
جب مسلمان کوٹھے پر پہونچے تو
انہون نے دیکھا کہ کوٹھے کے نیچے اُس
کنارہ پر جسکے نیچے بحیرہ آڈریاٹک موجین
مار رہا ہے۔ دونون دوست کھڑے
ہوئے ہین۔
اسمعیل بے۔ بندوق سر کرو
یکایک بندوق کی آواز آئی اور دونون
نوجوان بحیرہ آڈریاٹک مین گرے۔

آٹھوان باب

کشتی

کیا یہ دونون مر کے گرے ؟ یا اپنے دشمنون
سے بچنے کی غرض سے وہ از خود سمندر
مین کود پڑے بحیرہ آڈریاٹک کے پانی
نے ان دو نوجوان جری بہادرون کو اپنے
کنار عافیت مین لیا یا وہ مجروح مقتولون
کو۔ ایسے ہی سوالات اسوقت ہر ایک
کے دل مین پیدا ہوتے تھے اہل اسلام
دوڑ کے اسی کنارہ قلعہ پر پہونچے اور جھک
کر نیچے دیکھا مگر کچھ دکھائی نہ دیا۔

اسوقت بہت سرد ہوا چل رہی تھی
جنگل کے درختون اور سمندر کے پانی
سے جو اس قلعہ کے پہاڑی دیوار سے ٹکرا
کھاتا تھا عجب ہولناک آواز آرہی تھی
کیا یہ سمندر ہمارے نوجوان اور اسکے
بہادر ساتھی کے حال پر رو رہا ہے۔
جنہون نے اسکے گود مین تڑپ تڑپ
کے جان دی یا اس بات پر نعرہ خوشی
کر رہا ہے۔ کہ دونون بہادرون نے اسکے
دامن مین پناہ لی۔
رات ایسی اندھیری اور چاندنی ایسی
ہلکی تھی کہ نیچے کچھ صاف دکھائی نہ دیتا
تھا۔
حسن۔ دیکھو دیوار مین چھپا ہوا ایک ہاتھ
مین ایک مشعل لیئے ہوئے جھانک رہا تھا
چلو سنو تو یہ کسی کے کراہنے کی آواز ہے
اسمعیل بے۔ اجی یہ دریائی چڑیون
کی آواز ہے۔
حسن۔ مجھے یقین ہے کہ انکے گولی
ضرور پڑی۔
ہمراہی۔ بیشک گولی ضرور پڑی۔
حسین۔ بیشک۔ مین نے اُس کشیدہ
قامت شخص کو جو سرخ کپڑے پہنے تھا دیکھا
تھا۔ وہ کودا نہین وہ قلعہ پر سے گر پڑا
اسمعیل بے۔ اب کسی کو کیا معلوم کہ

اسکے نیچے پہاڑ ہے۔ یا پانی؟
بڈھا مکاندار۔ حضور اسکے نیچے پانی ہے
اور بہت گہرا۔
اسمعیل بے۔ اور اگر یہان سے کوئی شخص کودے تو وہ زندہ رہیگا یا مرجائیگا
مکاندار۔ خدا معلوم کوئی شخص یہان سے پھاندا نہین۔
اسمعیل بے۔ اچھا۔ کتنی دور تیرنے کے بعد کودنے والے کو خشکی مل سکتی ہے؟
مکاندار۔ چاہے جسطرف جائے دوسو فیٹ تیرنا پڑے گا۔
اسمعیل بے۔ ہم وقت برباد کر رہے ہین۔ چلو ساحل پر چلو۔ حسن! تم جنوب کی جانب جاؤ اور مین شمالی جانب جاؤنگا جو اس شخص کا پتہ لگائے اسکو ایکسو اشرفیان انعام ملینگی لوگ مشعلین لیکر ساحل پر پہونچے اور تلاش کرنے لگے مگر کچھ پتہ نہ لگا۔
ایک ترکی افسر۔ کل دونون کی لاشین ابھرینگی۔
یہ سنکے اسمعیل بے کے چہرہ پر شک کے آثار نمایان ہوئے اسے اس بات کا یقین نہین ہوا کہ جو بہادر نوجوان اسکی تدبیر مین خلل انداز ہوا وہ بحیرہ آدریاٹک مین ڈوب مرا۔ اسوقت تک اسمعیل بے کو یہ نہین معلوم تھا کہ شادی کیونکر ہوئی لیکن اسنے خیال کیا کہ یہ نوجوان بھی بیگم اسقوطری کے چاہنے والون مین ہوگا جو وقت پر اسکے کام آیا۔ جبکہ وہ چارون طرف بغور دیکھ رہا تھا اسکو سمندر مین دور پر کوئی سفید سفید چیز نظر پڑی۔
اسمعیل بے۔ یہ سامنے کسی جاتی ہوئی کشتی کے بادبان دکھائی دیتے ہین۔ یا میری نظر کی غلطی ہے۔
ایک افسر۔ حضور یہ شاید کسی ماہی گیر کی کشتی ہے۔ جو اب کنارہ کی طرف آرہی ہے
اسمعیل بے۔ بہت غور کرکے مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کشتی وسط سمندر مین جارہی ہے۔
دوسرا شخص۔ بیشک
اسمعیل بے۔ اب تلاش کی ضرورت نہین ہے۔ جن لوگون کے ہم متلاشی ہین وہ اسی کشتی مین ہین۔ جب وہ دونون قلعہ پر سے کودے تھے تو یہ کشتی قلعہ کے قریب سے جارہی تھی بس وہ اس کشتی پر سوار ہوگئے اور اب بھاگے جاتے ہین
اس مجمع بھر مین کسی کو اس رائے سے اتفاق نہ تھا۔ ہر شخص کو یہی یقین تھا کہ وہ دونون نوجوان ڈوب گئے۔

اس اثنا مین حسن مع اپنے ہمراہیون کے پہونچا۔

اسمعیل بے۔ کہو کیا خبر لائے۔

حسن۔ کہین پتہ نہین لگا۔

اسمعیل بے۔ کسی ماہی گیر کی کشتی ساحل سے سمندر کی طرف جاتے دیکھی تھی؟

حسن۔ جی ہان حضور

اسمعیل بے۔ سو بس وہ تو ہمارے مجرم اس کشتی مین سے خیر صبح کو کم از کم بیس بیس میل ساحل پر دونون جانب تلاش کروا اور دریافت کرو کہ وہ کشتی کسکی ہے اور مشتہر کردو کہ جو شخص ہمارے مجرمون کو پتہ لگا کے گرفتار کرادیگا سو اشرفیان پائیگا۔

حسن۔ بہت خوب

اسمعیل بے۔ (حسن کو الگ لیجا کر) ٹھیک بارہ بجے رات کو برج مین افسرون کو جمع کرنا مجھے کچھ صلاح کرنا ہے۔ اب ریاست اسقوطری ہمارے قبضہ سے نکل گئی لہذا ہمین بہت کوشش کرنا چاہئے ورنہ اسقوطری کے جنگی جہاز دشمن کے شریک ہوجائینگے لیکن اگر وہ ڈیو گا مین جبل اسود والون کو شکست ہوجائے تو اسقوطری والے کم از کم کسی کے شریک تو نہو سکین گے۔

حسن تو اس کام کو انجام دینے گیا اور اسمعیل برج مین داخل ہوا۔

نوان باب

اسمعیل بے کی تدبیر

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا پڑ گئی آہ یہ کیسی میرے اللہ نئی

اسمعیل بے سیدھا اس کمرہ کی طرف چلا جسمین کیتھرائن بیٹھی تھی۔ بلا اطلاع کرائے یہ کمرہ مین داخل ہوا۔ دیکھا کہ دونون لیڈیان اس کھڑکی مین کھڑی ہوئی ہین جو سمندر کی طرف ہے۔ اور جھک کر نیچے دیکھ رہی ہین کیتھرائن کو باین ہمہ کبر و غرور اس شخص کے واسطے تشویش تھی سے جسنے اسکے واسطے ایسی جانبازی کی۔ اسنے فوراً پادری ایوان صاحب کو حال دریافت کرنے کے لیئے بھیجا اور انکی زبانی معلوم ہوا کہ دونون نوجوان کوٹھے پر پہونچے اور مسلمانون کی گولیون سے بچنے کے واسطے سمندر مین کود پڑے۔

کیا شادی ہونے کے ساتھ ہی فلک نے مجھے بیوہ بھی کر دیا؟ کیتھرائن نے

اسپنے دلہن کہا اور کھڑکی سے سمندر کیطرف
دیکھنے لگی وہ غور سے سن رہی تھی کہ کچھ تھی
ایسی آواز آدے جس سے معلوم ہو کہ کوئی نوجوان
ڈوب رہا ہے دونوں جانب ساحل پر
قلعہ کی دیواروں سے دور تک مشعلوں کی
روشنی معلوم ہوتی تھی اہل اسلام کے سلسلے
اور شیر ابھلا کہنے کی آوازیں کان میں آتی تھیں
لیکن کہیں اُس بہادر کا پتہ نہ لگتا تھا جس نے
اُسکے واسطے اپنی جان دنیا قبول کی اسمٰعیل
بے کے داخل ہونے سے دونوں لیڈیوں نے
سمندر کیطرف سے منھ پھیرا اور اسکی طرف
متوجہ ہوئیں - اسمٰعیل بے - کیتھرائن پر چال
تو تمھاری چل گئی - اب تم صاحب شوہر ہو گئیں
اور تمھاری سلطنت بچ گئی -
کیتھرائن ہاں اور اب میں امید کرتی ہوں
کہ تم قلعہ کا پھاٹک کھلوا کے مجھے یہاں سے
جانے دو گے - اسمٰعیل بے - (مسکرا کے) یہ جلدی
وہ رشتہ جو اس پادری نے قائم کیا تھا -
میری تلوار نے قطع کر دیا تمھاری شادی ضرور ہوئی
لیکن اب تم بیوہ ہو -

کیتھرائن - کیا میرا شوہر مارا گیا -
اسمٰعیل بے - ہاں -
کیتھرائن (غرور کے ساتھ مسکرا کے) نہیں کبھی نہیں
یہ کلمہ اسمٰعیل بے کو بہت ناگوار گذرا -
اسے یہ خیال بھی نہ تھا کہ کیتھرائن اصل واقعہ
سے واقف ہے
اسمٰعیل بے - (نہیں تمہارا شوہر مر گیا آہ
اسمیں مجھے شک کیوں نہیں -
کیتھرائن - کیونکہ یہ بات غلط ہے -
تمہاری گولیوں سے اپنے تئیں
بچانے کیواسطے لال لیبان اور اس کا
ساتھی سمندر میں کود پڑے -
اسمٰعیل بے - اور ڈوب کے مر گئے
کیتھرائن - اس کا یقین نہ کرو - وہ ماہی
گیروں کی کشتی جو اب سمندر کی طرف جا رہی ہے
اسوقت قلعہ دیوار کے نیچے سے گزری تھی
یقیناً وہ دونوں بہادر ڈوبے نہیں بلکہ اس وقت
اس کشتی میں بحفاظت موجود ہیں اسمٰعیل بے نے
اس پر بحث کرنے کی کوشش نہیں کی لیکن وہ
اس امر کو تحقیق کرنا چاہتا تھا کہ یہ نوجوان کون تھا
جس نے ایسے وقت پر اسکے معاملات میں دخل دیا

بچ گیا اور زندہ ہے تو میں تلاش کر کے
اُسے بلور گھاٹ اتار دونگا جو تمکو منظور
ہو تو کہو دوسرے شخص کے ساتھ شادی کرو
اور اس وقت میں اس مسئلہ کا خیال رکھونگا
کہ سوا میرے کوئی دوسرا شخص تمہیں شوہر
نہ بنانے کیواسطے نہ ملے جب تک وہ وقت آئے
تم اسی مقام پر قید ہو گی -

کیتھرائن (گھبرا کے) یہ تو بہت ہی بیجا ہے -

اسمٰعیل بے - اچھا دیکھو جان بلنیا جس وقت
حلب کو وطن ہوا تو وہ شخص ایک لڑکا تھا نہ
اس کا کوئی سرپرست تھا نہ اُس کے پاس
دولت تھی - اُس نے کیا کیا نہ کیا ہو گا -
مگر آج وہی جان بلنیا البنیہ کا گورنر ہے -
اور دنیا میں اسمعیل بے کے نام مشہور ہے -
یہ شخص جس نے میری تدبیر میں رخنہ ڈالا
جبل اسود کی اس فوج کا کوئی افسر ہے
جو درہ ڈیوگا میں پڑا ہوا ہے -
تین دن کے اندر میں اس فوج کو بھگا دونگا -
جبل اسود کو برباد کر دونگا اور وہاں کے
باشندے پچھتائینگے - کہ کیوں انہوں نے اپنے
مالک سلطان روم سے مخالف ہو کر کے یہ آفت اپنے
سر لی -

کیتھرائن - (جوش میں آ کر) ترکوں نے کبھی جبل
اسود کے آزاد پہاڑی لوگوں پر فتح نہیں پائی
اور اس علیائی قوم کو مسلمانوں کے ہاتھ سے
برباد ہوتے ہوئے دیکھ کے چپکا نہ بیٹھے رہے -

اسمعیل بے - اچھا پہلے میں تو لو چاہے جبل اسود
والوں کی فتح ہو چاہے شکست لیکن تم میرے
ہاتھ سے نکل نہیں سکتیں - میں تمکو یہیں
قید رکھونگا جب تک میں یا تو اس امر کو تحقیق
نہ کر لوں کہ یہ اجنبی لال کپتان مر گیا یا اُسے
گرفتار کر کے قتل نہ کر دوں - اُس وقت تمہیں
اختیار ہو گا - کہ مجھے قبول کرو - عرصہ گذرا کہ تمہارے
باپ نے صرف اس خطا پر مجھے گھر سے نکال دیا تھا
کہ میں نے تمہاری طرف محبت کی نظر سے دیکھا
لیکن مجھے یہ کل واقعہ معلوم ہوتا ہے زمانہ
نے اب مجھے بدلا لینے کا موقع دیا ہے
اور قسم ہے مجھے اپنی جان کی کہ دنیا کی کوئی
چیز اب مجھے اس ارادہ سے باز نہیں

اور خلل انداز ہوا۔

اسمٰعیل بے۔ یہ کون شخص تھا جسنے تمہارے واسطے اپنی جان تک عزیز نہ کی؟

کیتھرائن۔ ابھی ابھی تو میں نے اسکا نام لیا تھا۔ وہ لال کپتان کہلاتا ہے۔

اسمٰعیل بے۔ عرف تو اچھا ہے لیکن کیا اس کا اور کوئی نام نہیں؟

کیتھرائن۔ دوسرا نام تو نہیں معلوم۔

اسمٰعیل بے کی تیوریاں چڑھ گئیں اُسے خیال ہوا کہ کیتھرائن اُسے دھوکا دیتی ہے۔

اسمٰعیل بے۔ ایسی بات چھپانا بالکل بیکار ہے۔ کیتھرائن۔ بیگم اسقطری کے عاشق کا نام چھپا نہیں رہ سکتا۔ کیتھرائن۔ میرا عاشق! نہیں نہیں یہ خیال تمہارا بالکل غلط ہے بلکہ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ اس سے پیشتر میں نے اس شخص کی کبھی شکل بھی نہیں دیکھی تھی۔

اسمٰعیل بے سکتہ میں آ گیا۔

کیتھرائن۔ تم نے خود شرطیں مقرر کی تھیں جنکے مطابق مجھے کاربند ہونا چاہئیے تھا۔ انکی میعاد ختم ہونیکے پیشتر یا تو میں صاحب شوہر ہوجاتی یا اپنی سلطنت سے ہاتھ دھوتی۔ یہ اجنبی شخص آیا اور جب میں نے اس سے اسکا نام پوچھا تو اس نے لال کپتان بتایا۔ میرے واسطے یہ کافی تھا۔ جو شرطیں میں نے مقرر کیں انہیں اس نے منظور کیا۔ مجھے شوہر کی ضرورت تھی وہ میرے مطلب کا تھا علاوہ میرا عاشق و اشق کچھ بھی نہیں ہے۔ بلکہ محض ایک آلہ ہے جس سے ایسی مشکل کے وقت میں نے کام لیا۔

اب اسمٰعیل بے کو یقین ہو گیا کہ کیتھرائن سچ کہتی ہے۔

کیتھرائن۔ تمہاری تدبیر بیٹ پڑی اب قلعہ کا پھاٹک کھلوا دو اور مجھے میرے گھر جانے دو اسمٰعیل بے مسکرا کے بولا میں تو کہہ چکا کہ تمہاری یہ چال چلگئی لیکن آخر میں بازی میں ہی جیتونگا۔ کیتھرائن کا چہرہ لال ہو گیا لیکن ضبط کرکے اس نے کہا میں سمجھی نہیں مہربانی کر کے اس کا مطلب بیان کیجئے۔

اسمٰعیل بے۔ تمہاری شادی ضرور ہوئی لیکن اول تو تم بیوہ ہو ہی گئی ہو اور بالفرض تمہارا شوہر یعنی لال کپتان میرے ساتھیوں کی گولیوں اور بھیڑیئے اور ناٹک سے بچ جاوے

رکھ سکتی - تمہاری صورت نے مجھے جلا
وطن کرایا - مجھے میرا ملک چھڑوایا
اور اب اس کا بدلہ صرف تمہاری ذات
سے ہو سکتا ہے - یہاں سے بھاگنے
کا خیال بھی نہ کرنا کیونکہ میں نے پہرہ چوکی
کا خوب بندوبست کر لیا ہے - کل میں درہ
ڈیوکا پر حملہ کرونگا اور جب واپس آؤنگا -
تو تم کو مجھے قبول کرنا پڑیگا -
یہ کہکے اسمعیل بے کمرہ میں چلا گیا -

دسواں باب پیش قدمی

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

بارہ بجے رات کو سب افسر جمع ہوئے
اور مشورہ ہوا - چونکہ کمانڈر انچیف
یعنی اسمعیل بے کو آنے کا پہلے سے
خیال تھا لہذا ہر چیز تیار رکھی گئی تھی - ترکوں نے
دس ہزار فوج پر ہجوں کے نواح میں جمع کی تھی
اور گو کہ انہوں نے کہا تھا کہ یہ فوج صرف محافظت
کی غرض سے رکھی گئی ہے لیکن دور اندیش
پہاڑی اصلی مطلب کو خوب سمجھ گئے تھے
اور جانتے تھے کہ یہ سب ہم پر حملہ کرنا اور ہمارے ملک
کو برباد کرنے کا سامان ہے - اس رومی فوج میں اعلیٰ
درجہ کے افسر تھے - سلطان روم کی سلطنت بھر میں
محمد پاشا سے بہتر آدمی نہ تھا اور نہ عصمت
سواروں کے افسر کے تمام یورپ میں عثمان
پاشا سے بہتر باشی بزوقوں کا سردار تھا
وہ گھوڑے پر بیٹھا ہوا اس دائمی مسافر
کو بہت تشویش سے دیکھ رہا ہے -
جو خط استوا کو طے کرکے مغرب کی جانب
جھکتا جاتا ہے - لیکن اس وقت اسمعیل بے
کہاں ہیں - اُسے دیر کہاں ہوئی -
نور کے تڑکے باشی بزوقوں نے کوچ کیا
عثمان آغا اپنے رسالہ کے آگے آگے
ہے اور قلب فوج کی رہبری افسری
محمد پاشا کر رہا ہے جو ہاں ایسی سمت سے
کہ سب گھوڑوں سے اتر پڑے ہیں
اور گھوڑوں کی باگ پکڑی ہوئی کھڑے
رہے ہیں نماز یعنی وہی اللہ کا کیا جو
اپنے مالک کے ساتھ دعا کرنے پر مستعد ہو گیا ہے -

پہاڑی دل کی طرح درہ ڈیوگا بھی نیچے
جسے قطرت نے دارالسلطنت جبل اسود
کا شہر پناہ قرار دیا تھا۔ ترکی جاسوس
بھی اس امر کو نہ دریافت کرسکے کہ ان
لوگون کی جماعت کتنی ہے۔ ایک کہتا
تھا کہ ہزار آدمی ہین دوسرا کہتا تھا
پانچ ہزار ہین۔ پس کوئی تعجب کی بات
نہین اگر اسمعیل بے ایسے بہادر لائق
افسر نے درہ مین لڑکر جبل اسود کو شکست
دینے کے بالعوض حکمت عملی سے اُسکے
قلب لشکر پر پشت کی جانب سے حملہ کرنا بہتر
سمجھا۔ اور وہ فوجی افسر جس نے ایک
تھوڑی سی فوج سے اسمعیل بے کو جسکے
ساتھ دس ہزار فوج تھی ایسا گھبرا دیا
کہ اُسنے سر مکھ ہو کے درہ مین لڑنا مناسب
جانا۔ یہ افسر کون تھا؟ جسطرح ان پہاڑیون
کی فوج کی تعداد کسی کو معلوم نہ تھی اُسی
طرح اس افسر کا نام بھی کوئی نہین جانتا
تھا۔ جبل اسود کا فرمانروا شاہزادہ نکولس
تھا لیکن بقول رومی افسرونکے وہ بھی
طفل مکتب تھا۔

چشم بد دور وہ کمسن یہ ابھی کیا جانے
کرتی ہے فوج ادا دلیہ چڑھائی کیونکر

اور کیا یہ وہی طفل مکتب جو ابھی پیرس
ایسے شہر سے جہان حسن پرستی کا مذہب
استقدر ترقی پر ہے۔ سوائے عیش و
تعیش کے کوئی کام نہین کیا جاتا۔ ہر
وقت وضع کے اختراع کی فکر رہتی
ہے۔ تعلیم پا کے آیا ہے کہ ایک ایسا
تجربہ کار اور لائق فوجی افسر ہو گیا اور
ایک ادنی سی حرکت سے رومی افسرون
کی سب لیاقت خاک مین ملا دی؟
نہین نہین یہ خیال تو بالکل مہمل ہے۔
معلوم ہوتا ہے۔ کہ در پردہ روس نے
مدد دی ہے یہ بھی مشہور ہے کہ جبل اسود
کی فوج کا افسر انھین پہاڑیون مین سے
ہے۔ لیکن کیا یہ ممکن نہین کہ اُسنے روس
کی فوج مین ایسی ہی ضرورت کے وقت
کے واسطے تعلیم پائی ہو۔

لیکن یہ خبرین سچ ہون خواہ جھوٹ یہ
امر یقینی تھا کہ اُسنے رومی افسرون کو۔
تشویش اور فکر مین ڈال دیا تھا۔

عثمان آغا کو جس سے بہتر سوارون کا سردار
سلطان کی فوج بھر مین کوئی نہ تھا حکم
ہوا کہ کوئی ایسا راستہ نکالے جس سے
دشمن کی قلب فوج پر حملہ کیا جا سکے۔
عثمان آغا کو ایک شخص بھی مل گیا
جو عثمان کے خیال مین قابل اعتبار سمجھا
جا سکتا تھا۔ بشرطیکہ اُسے اجرت معقول
دیجائے یہ شخص انھین پہاڑون مین رہتا تھا

اور ایک گڑریہ تھا اُس سے عثمان آغا کو معلوم ہوا کہ پہاڑ پر ایک پگڈنڈی اُسکے مطلب کی سنبے ۔

دو ہمراہیون کے ساتھ بندوقین لیکے بظاہر شکار کھیلنے کی غرض سے عثمان آغا اس پگڈنڈی پر چلا ۔ گڑریا سچ کہتا تھا یہ پگڈنڈی ناہموار مقامون پر ہوتی ہوئی درہ ڈیوگا سے آدھے میل پر شمال کی جانب نکلی تھی ۔

اس راستہ سے توپین لیجانا غیر ممکن تھا البتہ کچھ پیدل یا ایک رسالہ سوارون کا باسانی جا سکتا تھا اسطرح یہ مسئلہ حل ہوگیا جسنے رومی افسرون کو اسقدر تشویش مین ڈال رکھا تھا رائے یہ قرار پائی کہ دو چار ہزار فوج درہ ڈیوگا مین دشمن کے لشکر کو دھوکے مین رکھے اور بقیہ فوج اس راستہ سے جاکر قلب فوج پر حملہ کرے اگر یہ تدبیر بن پڑی تو پھر فوج مقابل کو غارت کر دینا کون بات ہے ۔

ایک بجے یہ گفتگو ختم ہوئی ۔ صبح کا سپیدہ نمودار ہونے کے ساتھ ہی اسمعیل بے معقول فوج لے کر اس پگڈنڈی پر چلا اور مختار پاشا جھوٹ موٹ کا حملہ کر کے جبل اسود کی فوج کو بھلاوا دینے پر مستعد تھا بلندی پر ایک جھاڑی مین چھپے ہوئے دو شخص اس لشکر کو دیکھ رہے تھے جو پگڈنڈی پر جا رہا تھا ۔ لال کپتان نے کہا "خدا مالک ہے" کیونکہ ان دونون شخصون مین ایک لال کپتان خود تھا ۔ یہ فوج سب بے دست و پا ہو کر اپنے تئین ہمارے قابو مین دے رہی ہے ۔

گیارھوان باب

درہ کا حملہ

منتخب لوگ اپنے ہمراہ لے کے اسمعیل بے چل نکلا ۔

اس پہاڑی پگڈنڈی پر چلنا اور دیوار سے کرنا جسے خدا نے اہل جبل اسود کی حفاظت کے واسطے حائل کیا تھا کوئی آسان بات نہ تھی ۔ دو ہزار باشی بزوق اس کام مین مشغول تھے ۔ راستہ ایسا ناہموار تھا کہ ہر سپاہی کو گھوڑے سے اُتر کے ہاتھ پر لگا کے چلنا پڑا علی الصباح ان لوگون نے چڑھنا شروع کیا تھا اور اس غرض سے کہ اس چال کی اطلاع دشمن کی اس فوج کو نہ ہونے پائے جو درہ ڈیوگا مین پڑی ہوئی تھی مختار پاشا دس ہزار فوج لیکر درہ کی طرف یہ دکھانے کو بڑھا کہ گویا وہ درہ سے لڑ بھڑ کے نکل جانا چاہتا ہے بگلون کی آواز آئی ڈھول بجے اور فوج

عثمانی آگے بڑھی لیکن جبل اسود کی
فوج بھی غافل نہ تھی اور جب مختار پاشا
نے ایک دستہ فوج یہ دریافت کرنے
کو آگے روانہ کیا کہ دشمن کی فوج خاص
اس مقام پر ہے ۔ تو دشمن کی فوج
نے باڑھ ماری اور اس سختی سے لڑی
کہ دستہ کو پسپا ہو کے اصل فوج میں
ملجانا پڑا اب کوئی شبہ باقی نہ رہا کہ جبل سو
والوں کی کثیر فوج ترکی فوج کے بالکل
مقابل پڑی ہوئی ہے ۔ اپنے سپاہیوں
کی جان بچانے اور دشمن کو لگائے رکھنے
کی غرض سے مختار پاشا نے اپنا توپخانہ
آگے بڑھایا اور دشمن پر گولے برسانا
شروع کیا ۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتا تھا کہ جبل سو
کی فوج پر حملہ کرنے اور گھماسان لڑائی
لڑنے سے فائدہ کی جگہ نقصان ہوگا
لیکن ترکون کو بڑا تعجب ہوا جب دشمن
نے انکی توپون کے جواب مین ایسی سخت
گولہ اندازی شروع کی کہ چھ گھنٹہ مین انھین
مجبور ہوکر توپخانہ پیچھے ہٹانا پڑا ۔ رومی
فوج کے بہت سے سپاہی اسوقت تک
کام آچکے تھے مگر یہ بھی نہ معلوم ہوسکا کہ
غنیم کس مقام پر پڑا ہوا ہے ۔ البتہ یہ
فائدہ ہوا کہ اتنی دیر تک دشمن دھوکے
مین رہا ۔ کمانڈر انچیف یعنی اسمعیل بے

نے کہا تھا کہ وہ وادی اس راستہ سے
زائد سے زائد چھ یا آٹھ گھنٹہ کی راہ ہے
لہذا وہ پہر ڈھلے تک اس فوج کو دشمن
کی پشت پر درہ ڈیوگا مین بھیج جانا چاہیے
حسب الحکم اسوقت مختار پاشا نے اپنی
فوج کو آہستہ آہستہ آگے بڑھانا شروع کیا
اور اس بات پر مستعد ہوگیا ہے کہ اگر
دشمن کے چہرہ پر ذرا بھی تغیر دیکھے جس سے
معلوم ہو کہ وہ اپنی پشت پر فوج
دیکھ کے گھبرایا ہے ۔ تو فوراً حملہ کردے
جہانتک مختار پاشا نے سُنا تھا دشمن
کی فوج دو ہزار سے زائد نہ تھی غرضکہ
کرکے دوپہر ہوئی اور اسمعیل بے کی ہدایت
کے موافق مختار پاشا نے ایک سخت حملہ
دشمن پر کیا فوج کو حکم تھا کہ دشمن کو دباؤ
اور اسکے چہرہ پر ذرا بھی گھبراہٹ کے آثار
پاؤ تو فوراً گھماسان کی لڑائی شروع کردو
ان احکام کی پوری تعمیل کی گئی لیکن خلاف
امید دشمن نے ایسا مقابلہ کیا کہ گھنٹہ بھر
لڑنے کے بعد مختار پاشا کو صدا ئے
بازگشت دینا پڑی اور پیچھے ہٹ کر اسی
مقام پر پھر آجانا پڑا جہان وہ پہلے تھا
ہزارہا سپاہیوں کی جانین گھاٹے مین
گئین ۔ بظاہر فوج جو پگڈنڈی پر گئی ہے
وہ کسی حادثہ سے راہ مین رک گئی اور

ابھی دشمن کی پشت پر وادی مین نہین
پہونچ سکی۔ ان خلاف امید واقعات
پیش آنے کی وجہ سے مختار پاشانے
سکوت اختیار کیا ہے اور گھوڑے پر
بیٹھا ہوا اس والئی مسافر کو بہت تشویش
سے دیکھ رہا ہے جو خط استوا کو طے کر کے
مغرب کی جانب جھکتا جاتا ہے۔
لیکن اسوقت اسمعیل بے کہان ہین ؟
اسے دیر کہان ہوئی ؟
نورسکے ترک باشی بزوقون نے کوچ کیا
عثمان آغا اپنے رسالہ کے آگے آگے ہے
اور قلب فوج کی رہبری اور افسری
اسکیٹن پاشا کر رہا ہے۔ چڑھائی ایسی
سخت ہے کہ سب گھوڑون سے اتر چکے
ہین اور گھوڑون کی باگ پکڑے ہوئے
چڑھ رہے ہین۔ رہنما یعنی وہی گرڑیا
جو اپنے ملک کے ساتھ دغا کرنے پر مستعد
ہوگیا ہے آگے آگے جا رہا ہے اس گرڑیہ کا
نام کتانہ ہے یہ عثمان کو گانون کے ایک
کلوارخانہ مین ملا تھا اور جب عثمان آغا کو یہ معلوم
ہوا کہ یہ شخص یہین کا رہنے والا اور یہاں کے
چپہ چپہ سے واقف ہے تو وہ اسے اپنے
مطلب کا آدمی پا کر اسکی طرف متوجہ
ہوا اس گرڑیہ نے پہلے انکار کیا سیکڑون
قسمین کھائین کہ [illegible] نہین

ہے۔ لیکن عثمان آغا بخوبی جانتا تھا کہ
ایسے شخصون پر روپیہ کا کیا اثر ہوتا ہے
اسنے ایک ریشمی جالی کی ہمیانی نکالی جسکے
جالون مین سے اشرفیان چمکتی ہوئی نظر
آئین۔ اور اس بیچارے غریب گرڑیہ کی
عقل کی انکھون مین چکاچوند ھ ڈالدی
دولت نے اسکے ایمان مین خلل ڈالدیا
اور وہ راضی ہوگیا۔
بعض مقامات پر یہ راہ ایسی تنگ اور
تو ھالو تھی کہ دو آدمی بھی برابر نہین
چل سکتے تھے آگے آگے وہ گرڑیہ تھا اسکے
پیچھے عثمان آغا اور اسکے بعد اسمعیل بے
تھا جسکے قدم بقدم رکھتا ہوا عثمان پاشا
چلا جاتا تھا۔ عقب مین دو ہزار فوج
گھوڑون کو ہاتھ پر لگائے چلی آتی تھی تین
میل تک یہ لوگ سیدھے چڑھتے چلے گئے
اب چوٹی پر پہونچے اور راس [illegible]
داخل ہوئے حسین ہو کر یہ ناہموار راستہ
گزرا تھا۔ اب نہ ڈلسگنو کی وہ شاداب
وادی جسکے کنارہ بحیرہ اڈریاٹک نے
[illegible] دکھائی دیتی تھی
اور نہ بحیرۂ اڈریاٹک کا نیلگون صاف
اور شفاف پانی حسین ماہی گیرون کی سفید
کشتیان ادھر ادھر پھر رہی تھین جسقدر
نظر جاتی ہے سوائے [illegible] نظر

نہین آتا۔ کہین پہاڑ کا پھٹکر گرا ہوگا گارا
بے ثباتی دنیا کی خبر دے رہا ہے۔
کہین ٹوٹ کر گرا ہوا درخت حوادث
ارضی وسماوی کی یاد دلا دلا کے عبرت
دلا رہا ہے۔ نیچے دیکھو تو پتھر کی ناہموار
چٹانین ہین۔ اوپر دیکھو تو آسمان کسی
سوگوار کی طرح سیاہ پوش ہے۔ گوکہ
اب آفتاب مشرق سے نکل کر کسیقدر
بلند ہوچکا ہوگا۔ اس ویرانہ کا ہیبتناک
سناٹا موت اور بربادی کی صورت
دکھا کے ان رہروان منزل نامعلوم کو
متنبہ کر رہا ہے۔

بارھوان باب

اہل جبل اسود کا اعتقاد

چوٹی پر کے میدان کو طے کر کے روسی رسالہ
نے دوسری جانب اترنا شروع کیا
اس مقام پر پگڈنڈی اتنی چوڑی تھی
کہ دو تین آدمی ملکر چل سکتے تھے اس سے
زیادہ مخدوش مقام اسمعیل بے نے
تمام عمر نہین دیکھا تھا۔ یہان لشکر
باسانی برباد ہوسکتا تھا۔ دونون
طرف ایسا گنجان جنگل کہ دشمن باسانی
اسمین چھپکر اپنا کام کرے اور پھر فریق
مخالف کی نظرون سے پنہان رہے

لشکر کو کوچ کیئے ہوے قریب پانچ گھنٹہ
کے گذرے ہونگے اور ابھی تک بظاہر
یہ لشکر اس پہاڑی سلسلہ کے قلب ہی
مین ہے۔ اسمعیل بے کے دل مین تشویش
پیدا ہوئی اُسنے عثمان آغا کو اپنے پاس
بلایا اور کہا۔

کپتان تمکو اس شخص (رہنما) کے معتبر
ہونے کا یقین ہے؟

عثمان آغا۔ "جی ہان۔ بیشک۔"

اسمعیل بے۔ "تم ایک مرتبہ اسی
راستہ سے اُسکے ساتھ جاچکے ہو؟"

عثمان آغا۔ "جی ہان"

اسمعیل بے۔ اور درہ ڈیوگا کے
شمال جانب والی وادی مین نکلے تھے

عثمان آغا۔ جی ہان۔

اسمعیل بے۔ تمہارے بیان کے
موافق اب ہمین پہاڑ کے اس حصہ
مین ہونا چاہیئے جسکے دامن مین
وہ وادی ہے۔

عثمان آغا۔ جی ہان حضور۔
تھوڑی دور آگے چل کے ہمین دہنے
ہاتھ مڑنا پڑے گا اور تب وہ وادی
ایک یا دو میل کے فاصلہ پر رہجائیگی

اسمعیل بے۔ تمہین یقین ہے
کہ تمنے کوئی غلطی نہین کی؟ یاد رکھو کہ کل

لشکر کی زندگی تمہاری یاد پر منحصر ہے
یہ رہنما ہمیں دھوکا نہ دے رہا ہو۔
عثمان آغا۔ جی ہاں ممکن تو ہے
لیکن ذرا بھی شبہ ہوا تو میں فوراً اسے
منزل عدم کی طرف روانہ کردونگا
اسمٰعیل بیے۔ (متانت سے) مرد
بعض وقت انسان اپنے ملک کے
واسطے جان بھی دیدیتا ہے جبل اسود
والے اپنے ملک سے محبت رکھتے ہیں
عثمان آغا۔ لیکن مجھے یہ شخص
ایسا بیوقوف تو نہیں معلوم ہوتا کہ
اپنی جان گنوائے۔
اسمٰعیل بیے۔ (شک کے لہجہ میں)
شاید ایسا ہی ہو تاہم انسان کو ہوشیار
رہنا چاہیئے۔
عثمان آغا۔ جی ہاں آپ اطمینان
رکھیں میں ہوشیار رہونگا۔ ذرا بھی
شبہ ہوا اور میں نے بندوق کی طرف
اشارہ کرکے دھوان اسکے پار کردیا
یہ کہکے عثمان آغا پھر اپنے مقام پر آگیا
تھوڑی دور چل کے رہنما دہنے جانب
مڑا جیسا کہ عثمان آغا نے کہا تھا۔
اس سے سب کو کسیقدر اطمینان ہوا
ایک میل لشکر نے اور راہ طے کی۔
اس اثنا میں عثمان آغا غور سے گردو

سرزمین کو دیکھا گیا اور اب اُسکے
چہرہ سے شک کے آثار نمایاں ہونے
لگے۔ اُسنے اپنے حافظہ پر بہت زور دیا
لیکن کسی طرح اُسے یاد نہ آیا کہ اس سے
پیشتر بھی کبھی اسکا گذر اس مقام پر ہوا
تھا۔ رہنما ایک مرتبہ دہنے ہاتھ کو مڑا
تھا اور تھوڑی دور چل کے وہ پھر
دہنے ہاتھ کی طرف مڑا۔ اس سے
عثمان آغا کی پریشانی بڑھ گئی کیونکہ
دوبارہ دہنے ہاتھ مڑنا اُسے یاد نہ تھا
تاہم یہ خیال کرکے کہ مجھے خیال نہ رہا ہوگا
وہ چپ رہا۔
اب یہ لشکر ایسے مقام پر پہونچا جو عثمان آغا
کے یقین میں اُسنے کبھی دیکھا نہ تھا
یہ لوگ ایک کھلی ہوئی وادی سے گزر
رہے تھے جسکی حدبندی قدرت نے
بلند پہاڑی اور مستحکم دیوارون
کی تھی۔ یہ وادی طول میں قریب ایک
میل کے ہوگی اور عرض میں بھی اتنی
تھی کہ لشکر صفیں باندھکر چلنے لگا۔ اب
عثمان آغا کا شک یقین سے بدل گیا
رہنما اس مقام پر تھا جس سے آگے
یہ راستہ تنگ ہوگیا ہے۔ اور دو رویہ
جھاڑیوں کی وجہ سے دور تک کچھ
دکھائی نہیں دیتا جو ہیں رہنما اس

راستہ مین داخل ہونے کی غرض سے مڑا اور یہ دیکھنے کے واسطے پیچھے پھرا کہ اسکے عقب مین سب لوگ موجود ہین یا نہین۔ عثمان آغا نے اسکے گریبان مین ہاتھ ڈالدیا اور کمر سے طپنچہ نکال کے اسکے سر کے مقابل کرکے غصہ سے کہا "بدمعاش دھوکا دیتا ہے"

اسمٰعیل بے اور دیگر افسر بھی یہ واقعہ دیکھ کے پاس پہونچ گئے۔ گرڈ ریہ حیرت سے عثمان آغا کی طرف دیکھنے لگا۔

عثمان آغا۔ شیطان ہمکو دھوکا دیتا ہے۔

اسمٰعیل بے۔ (غصہ سے) تو نے ہمکو دھوکا تو دیا ہے تیری بھی جان جائیگی۔

رہنما۔ واللہ مین نے دھوکا نہین دیا ہے۔

عثمان آغا۔ لیکن اس دن تو مجھے اس راستہ سے نہین لے گیا تھا۔

گرڈ ریہ۔ کیا مین نے آپ سے یہ نہین کہا تھا کہ اس راستہ سے گھوڑے لیجانا غیر ممکن ہے۔

عثمان آغا۔ بیشک کہا تھا۔ لیکن پاپیادہ گھوڑے جا سکتے تھے۔

گرڈ ریہ۔ یہ راستہ نزدیک کا ہے اور ہر طرح اُس راستہ سے بہتر ہے۔

اسمٰعیل بے۔ (شک کے لہجہ مین) لیکن تو نے یہ کیون نہین کہدیا کہ میرا قصد دوسرے راستہ سے چلنے کا ہے۔

گرڈ ریہ۔ خدا کو گواہ کرکے کہتا ہون کہ مین یہ نہ جانتا تھا کہ اسمین کوئی بھید ہے آپ نے کہا تھا کہ ہمین نزدیک کی راہ سے اُس وادی مین لے چل جو درہ ڈیوگا کے شمال مین ہے لیکن اگر آپ اُسی راستہ سے چلنا چاہتے ہین تو بہتر ہے مین پلٹ کے اُسی راستہ سے آپ کو لے چلونگا مین تو صرف اسوجہ سے ادھر آیا کہ یہ راستہ بہتر اور نزدیک کا ہے۔ اسمٰعیل بے کیقدر پیچھے ہٹا اور دیگر افسرون کو اشارہ سے بلاکر مشورہ کرنے لگا۔

اسمٰعیل بے۔ عثمان آغا پاشا تمھارا کیا خیال ہے۔

عثمان پاشا۔ بدمعاشی تو اس شخص کی صورت سے برس رہی ہے کسی درخت سے باندھکر اسکو اتنا ماریے کہ وہ قبول دے۔ وہ پھر ڈھل چکی ہے اور اسنے کہا تھا کہ وہ پہر سے پیشتر ہم اس وادی مین پہونچ جائینگے۔

عثمان آغا۔ میری سمجھ مین تو کچھ نہین آتا۔ ممکن ہے کہ اسکا بیان سچ ہو

اسمعیل بے۔ کیا اُسنے کبھی تمسے یہ
کہا تھا کہ دور استہ ہین ؟
عثمان آغا۔ جی نہین۔
اسمعیل بے۔ یہ شخص ہمین کسی جال
مین پھنسانا چاہتا ہے بلکہ شاید پھنسا چکا
ہو۔ یہ کہکے اس پہاڑ کی طرف دیکھا جسپر
ایسا گنجان جنگل تھا کہ اُسوقت بھی ہمین
سواے تاریکی کے روشنی کا پتہ نہ تھا۔
"اوہ! اسکی پروا نہین،، عثمان آغا نے
اس اطمینان کے ساتھ کہا جو جزیرۂ
آئرلینڈ کے باشندون کی خلقت مین ہے
اور جسکی وجہ سے انھین اپنی ذات پر بھروسہ
ہوتا ہے جاہے کیسے ہی خوف اور
خدشہ کا مقام ہو انہین کبھی ہراس نہین
ہوتا۔
اسمعیل بے۔ د تشویش سے ہ
مجھے ایسا اطمینان نہین ہے۔ ہمین،،
ہوشیار رہنا چاہیے یہان کی پہاڑی قدرتی
قلعہ ہے۔ اگر دشمن آجائے تو ہماری کوشش
کارگر نہین ہوسکتی۔ اور اب ان ترکون کے
کان مین دور کی توپون کی آواز آئی ہوا نے
اس فوج کو جو مثل امید موہوم کے اس
پہاڑی سلسلہ مین پھر رہی تھی اس جنگ
کی خبر پہونچائی جو درہ دیو گا مین ہو رہی
تھی۔

اسمعیل بے کا چہرہ بحال ہو گیا اور اُسنے
کہا ہا! ہم درہ کے نزدیک ہین اور
مختار حملہ کر رہا ہے۔
یہ کہکے وہ رہنما سے باتین کرنے کے واسطے
پلٹا لیکن رہنما غائب تھا۔

تیرھوان باب

لال کپتان

گرٹ ۔ یہ غائب ہو گیا۔
ترکی افسرون نے تشویش کے ساتھ چارون
طرف دیکھا لیکن وہ انکو نظر نہ آیا وہ انھین
جھاڑیون مین جو کنارہ لگی ہوئی تھین چھپ
رہا تھا۔
جان کلانہ ولسگنو کا گرٹ یہ ایسا بیوقوف
نہ تھا۔ اُسنے دیکھا کہ میری طرف شک پیدا
ہو گیا ہے جو ہین یہ لوگ توپون کی آواز
کی طرف متوجہ ہوئے اُسنے جھاڑیون
مین چھپکر عثمان آغا کے طمنچہ سے جان
بچائی۔
اب شک سے یقین کا درجہ حاصل ہوگیا دور کی
توپون کی آواز جو صاف سنائی دیتی تھی
ظاہر کر رہی تھی کہ مختار پاشا پوری تعمیل آیت
احکام کی کر رہا ہے جو اُسے دیے
گئے تھے اور دشمن سے لڑنے مین

معروف ہے۔

جب عثمان آغا نے دیکھا کہ رہنما نذارد ہے تو وہ نہایت غصہ سے بولا ونے مجھے اس مردود کا کام تمام کردینا تھا۔

اسمعیل بے۔ اچھا اب کیا رائے ہے۔ آگے بڑھیں یا واپس ہوں۔

عثمان پاشا۔ آگے بڑھیے۔ اب وادی دور نہیں ہے ورنہ توپوں کی آواز ایسی صاف نہ آتی گڑریہ ڈر کے مارے بھاگ گیا ہوگا۔

اسمعیل بے۔ (غور کرکے) اچھا اب تھوڑی دیر میں اصلی واقعہ معلوم ہوجائیگا لیکن بہرطور ہمیں مرنے مارنے پر تیار رہنا چاہیئے تم کچھ فوج لیکر آگے بڑھو بہتر ہے کہ اسوقت تک ہم آگے نہ بڑھیں جسوقت تک اصلی کیفیت معلوم نہ ہوئے۔

عثمان آغا اس حکم کی تعمیل کے واسطے چلا اور اسمعیل بے نے لشکر کو اسطرح ترتیب دیا کہ جس بات کا موقع ہو وہ فوراً ہو سکے عثمان آغا نے رسالہ کو لیکر تین قدم بھی نہ بڑھنے پایا تھا کہ یکایک بگل کی آواز گردسکے پہاڑیوں پر سے سنائی دی بگل کی آواز کا ہے کو تھی کیونکہ اُسکے آنے کے ساتھ ہی ہر پہاڑی میں سے جبل اسود والوں کی فوج پیدا ہوئی اور ہر درخت کی آڑ میں سے لمبی لمبی بندوقیں دکھائی دیں یورپ کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جبل اسود ایک چھوٹا سا صوبہ ہے۔ اور روم بہت بڑا ملک ہے لیکن تواریخ سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ میں ان آزاد پہاڑی قوموں نے انکی متابعت نہیں کی۔

اسمعیل بے نے بعجلت احکام مناسب دیئے۔ درہ ڈیوگا کی شمالی وادی میں لڑ بھڑ کے پہونچنے کی کوشش کرنے کا اب خیال بھی باقی نہ تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ رہنما نے بالقصد انکو دھوکا دیا۔ اب صرف ایک امید موہوم باقی تھی یعنی اس لشکر سے لڑ بھڑ کے نکل جائیں جو ان کی فوج اور اُس راہ کے درمیان میں تھا جس راہ سے یہ فوج آئی تھی۔

اسوقت تک دونوں لشکر خاموش تھے رومی اپنی صفوں کو درست کر رہے تھے اور جبل اسود والے اپنی بندوقیں ٹیکے ہوئے انکو دیکھ رہے تھے۔

اب اسکیٹن پاشا کا رسالہ زیر حکم عثمان پاشا سب سے آگے تھا اور قلب فوج میں سب گھوڑے جمع کر دیئے گئے تھے کیونکہ اس موقع پر وہ بیکار تھے ترکی افسر جنگ کرنے کا حکم دینے ہی پر تھے

کہ پھر بگل کی آواز آئی اور فوج مخالف
سے چند لوگ جو بظاہر افسر معلوم ہوتے
تھے ایک سفید جھنڈا ہاتھ مین لیے ہوئے
نکلے۔

مشہور ہے کہ نفرت کی نظر بھی ویسی
ہی تیز ہوتی ہے جیسے محبت کی پس
کوئی عجب نہین اگر پہلی ہی نظر مین اسمعیل بے
نے دشمن کی صفوف مین لال کپتان
کو پہچان لیا جسکے ہاتھ مین جھنڈا تھا
اور چار افسرون کو ہمراہ لئے پہاڑی
سے اتر کے وادی کے کنارہ پر
پہونچ گیا تھا۔ جہان ہاشی بذوق قربانی
کی بھیڑون کی طرح لفظ طرفوا کے منتظر
کھڑے تھے اسمعیل بے نے ایک سفید
رومال اپنی تلوار کی نوک مین باندھا
اور دو افسرون کے ساتھ اس جھنڈے
کی طرف بڑھا۔

جب اہل اسلام اتنی دور پہونچ گئے
کہ بات سنائی دے سکے لال کپتان
نے پوچھا۔ اس رومی فوج کا افسر
کون ہے۔

اسمعیل بے۔ (غرور سے) کس
استحقاق سے تم یہ سوال کرتے ہو۔

لال کپتان۔ اس افسر کے استحقاق
سے جو شاہزادہ نکولس والی جبل اسود
نے جسکی زمین پر اب تم موجود ہو مجھے
دیا ہے۔

اسمعیل بے۔ وہ شاہزادہ نکولس
والی جبل اسود ہے۔

لال کپتان۔ ہان میرا مالک۔
جو دریافت کرنا چاہتا ہے کہ اس امن
کے زمانہ مین جبکہ کوئی اشتہار جنگ
نہین دیا گیا ہے کیون ایسا کثیر رومی
لشکر اسکی سرحد مین داخل ہوا ہے؟
تمھارا ارادہ کیا ہے اور اس حرکت
سے کیا مطلب ہے؟

اسمعیل بے۔ کیا یہ فوج زیر حکم
شاہزادہ نکولس ہے؟

لال کپتان۔ ہان۔

اسمعیل بے۔ جاؤ اور شہزادہ سے
کہدو کہ اسمعیل بے گورنر البنیہ آپ
سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین۔

لال کپتان۔ (غرور سے)
پھر جاؤ اور اپنے مالک سلطان روم سے
کہدو کہ وہ آئین اور تب شاہزادہ
نکولس انسے بات چیت کرے گا
شاہزادہ نفرون سے گفتگو نہین کرتا۔
اسمعیل بے کی تیوریان چڑھ گئین اور
غصہ سے ہونٹ چبانے لگا۔

اسمعیل بے۔ قسم ہے پیغمبر کی

اے شخص تو نے بہت سخت بات کہی
مین اس مقام کا گورنر اور وہ شخص ہون
کہ شاہ ایران نے خود مجھسے ملنے کی خواہش
کی اور آپکی اجازت طلب کی اسمعیل بے
صرف سلطان روم اپنے آقا کا تابعدار
ہے اور کسی کو کچھ نہین سمجھتا۔
لال کپتان۔ تاہم میرے مالک
یعنی شاہزادہ کی نگاہ مین تو وہی جان
بلینا ہے جو اسکی رعایا مین سے تھا اور
ملک سے نکال دیا گیا جو مسلمانون کا
شریک ہوکر یہان تک بھول گیا ہے کہ
کبھی وہ عیسائی تھا۔ جان بلینا کو میرا
مالک طلب کرتا ہے کہ اسکا اظہار لیا
جائے اور سزا اسے مناسب دیجائے
اس مفسد کو میرے حوالہ کرو اور کل لشکر
بلاچون وچرا جس راستے سے
آیا ہے۔ اسی راستے الٹا چلا جائے
کچھ مزاحمت نہ ہوگی۔
اس کلام کو سنکر جو حالت اسمعیل بے
کی غصہ سے ہوگئی اسکی تصویر ناظرین
کی خدمت مین پیش کرنے کی طاقت ہے
نہ زبان مین طاقت وہ سر سے پانون
تک لال ہوگیا تمام رگین جوش سے
ابھر آئین۔
اسمعیل بے۔ (پیچ کے کم جاہ

اور سنگ سرخ اپنی صفون مین واپس جا
آج ہی شام ہوتے ہوتے اس
طفل مکتب شاہزادہ کو معلوم ہوجائیگا
کہ میدان جنگ مین اسمعیل بے لات سے
شخص سے مقابلہ کرنے سے شیر کے منہ
مین سر دیدینا کہین بہتر ہے
لال کپتان۔ آج شام ہوتے
ہوتے تیری فوج کے جھنڈے سرزمین
پر سرنگون ہونگے تیرے سپاہی قتل
ہوجائینگے اور تو خود یا تو مارا جائیگا یا پا
بجولان ہوگا اور تیرے مالک کو
معلوم ہوجائیگا کہ جبل اسود کے آزلو
پہاڑی تابع نہین ہوسکتے۔
جھنڈے الگ ہوئے۔ دونون گروہ
اپنی اپنی فوجون کو واپس گئے
جدال وقتال گرم ہوا۔

چودھوان باب

جنگ

اسمعیل بے نے لشکر مین داخل ہوتے
ہی تلوار میان سے نکال اور اپنی فوج کیطرف
مخاطب ہوکر للکارا اے فدایان اسلام
آج کا اسلام اور کفر کا سامنا ہے بہادرو
جہسا ہو تمپر فرض ہے نمک کا حق

ادا کردو۔ اس سرزمین کو کفرآباد ہونے
سے بچاؤ۔ تمھاری بہادری کی دھاک
بیٹھی ہے دشمن بھی تمھاری تلوار کا
لوہا مانتے ہے مکارون نے تمھین
پھانس لیا ہے راستہ بند کردینا چاہتے
ہین۔ میرے شیرو اس گلہ گوسفند کو
تحس نحس کردو۔ ہان بہادرو حملہ کرو
ای مردان بکوشید تاجامہ زنان
نپوشید۔

اللہ اکبر کی آوازین پہاڑ مین گونجین
ننگی تلوارین ہوا مین چمکین اور اسلامی
باشی بزوق بہادرون نے حملہ کردیا
اس صدا کے جواب مین تڑاتڑ کی آواز
آئی دشمن نے باڑھ ماری پہاڑیون
کی قادر اندازی مشہور ہے انکا نشانہ
خطا نہین کرتا۔ ایک ہی باڑھ نے صدہا
کو لٹا دیا۔ جاڑے مین سے جیسے بھنے لگے پھر تو
گولیون کا مینھ برسنے لگا سپاہی پر سپاہی
گرنے لگا۔ جو صفین سب سے آگے
بڑھ کے حملہ آور ہوئی تھین انکا صفایا
ہو گیا۔ وہی اسلامی بہادر جنھون نے
ابھی نعرہ تکبیر بلند کیا تھا کراہ رہے
ہین۔ [illegible]
باشی بزوقون نے بھی اسکے جواب
مین بندوقین چلائین اور دشمن کی
فوج کو تاک کے باڑہ ماری لیکن پہاڑی
لوگ درختون اور پتھرون کی آڑ مین تھے
گولیون سے انکو بہت ہی کم نقصان پہونچا
جس مقام سے اس اسلامی فوج نے لڑنا
شروع کیا تھا وہ اس وادی کے دروسے
نصف میل پر ہے۔ خیال تو کیجیے کہ دو ہزار
اسلامی بہادر جوش مین آکر اس رستہ
کی طرف دوڑے ہین میمنہ میسرہ سے
گولیون کا مینھ برس رہا ہے ایک
ایک قدم پر چار چار گرتے جاتے ہین
لیکن یہ بہادر مطلق خیال مین نہین لاتے
اور اسی طرح بڑھتے آتے ہین۔

اسمعیل بے۔ عثمان پاشا سے
مخاطب ہو کے "یہ گولیون کی بوچھار آخر کو
ضرور کم ہو جائیگی۔

عثمان پاشا۔ قسم ہے خدا اور
اسکے رسول کی اس آگ کو دیر تک
برداشت کرنا انسان کا کام نہین ہے
یہ جملہ عثمان پاشا کی زبان سے پورے
طور پر ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ گولی
پڑی اور اسکے منہ سے "آہ" کی صدا
نکلی دونون ہاتھ اسنے ہوا مین اٹھا کے
اور منہ کے بل [illegible] اسکے گرتے ہی
لشکر بھاگا اور یکایک ٹھہر گیا۔
[illegible]

آگے بڑھا موقع پاکر اہی فوج کو جسے اسنے کمینگاہ مین فوج اسلام کے مقابل چھپا رکھا تھا حملہ کرنے کا حکم دیا۔ یکایک دو سو پہاڑی جھاڑیون مین کھڑے ہوگئے۔ بندوقین چھتیالین غنیم کے منہ پر باڑہ ماری اور پھر گولیان مارتے ہوئے۔ وڑ پڑے اسلامی صفین ٹوٹین۔ لشکر منتشر ہو سراسیمہ ہوکر بھاگا بعضون نے بدحواسی مین سلاح باروش سمجھکر پھینک دیے لال کپتان نے حکم دیا۔ دونون سو سپاہی جو آگے بڑھے چلے جاتے تھے رک گئے یہ شکاری اپنے کتون کی زنجیر اپنے ہی ہاتھ مین رکھتا تھا ادھر موقع دیکھا اور انھین چھوڑ دیا۔ جب کام ہوگیا تو روک لیا۔

اسوقت تک زیادہ آدمیون کی جانین نہین گئی تھین اور رجبل اسود کے سپہ سالار کو یہ منظور نہ تھا کہ اہل اسلام کو زچ کرکے دیوار تک پسپا کردے اور اپنے سپاہیون کی جانین مفت گنوائے وہ جانتا تھا کہ اسقدر دبنے کی مسلمان تاب نہ لائینگے اور رجان پر کھیل کے پلٹ پڑینگے اسوقت کسکی مجال ہے کہ مقابلہ کی تاب لا سکے۔

اب سامنے کے سپاہی تو جپ ہوگئے لیکن جناح کی پہاڑیون کے سپاہی ٹپ ٹپ گولیان ٹپکائے جاتے ہین ان ڈگیتون نے اسوقت جسقدر جون کا انھین دعوی تھا اسکا عوض لے لیا۔ یہ پہاڑی بلڈاگ صرف بہادر ہی نہ تھے بلکہ اسی کی طرح غصے مین اندھے بھی ہوجاتے تھے لیکن اپنے مالک کی گرفت سے جسکی قوت اور اختیار دیکھ چکے تھے اسے طرح ڈرتے اور کہنا مانتے تھے جیسے بلڈاگ اپنے ڈوریہ سے ڈرتا اور غصہ کی حالت مین بھی اسکے حکم پر کام کرتا ہے۔

رفتہ رفتہ گولیون کی بوچھار کم ہوئی۔ ترکی سپاہی دھنوئین مین آگئے زخمون سے خون بہتا ہوا ادی کے اس سرے پر اپنے افسرون کے گرد جمع ہوئے اب نہ صف بندی تھی نہ کسی اصول جنگی پر عمل تھا۔ معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ یہ کسی باضابطہ فوج کے سپاہی اور افسر ہین۔

اس تھوڑی دیر کی لڑائی مین ایک ہزار سے زیادہ مجاہد کشتہ و زخمی ملاکر کام آیا۔ انکا لائق اور رہردلعزیز سردا

عثمان پاشا مجروح ہوکر زخمون سے چور ہو رہے ہیں وہ مجبور میدان جنگ مین پڑا ہے۔ اب گولی چلنا بالکل موقوف ہوگیا اور ترکی سپاہیون کے کان مین دور کی توپون کی آواز آئی اسمٰعیل بے اس آواز کو بخوبی جانتا تھا۔ مختار پاشا درہ ڈیوگا کے اندر آنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس خیال نے اسمعیل بے کے چہرہ پر تبسم کے آثار پیدا کر دیئے کہ اسوقت مختار پاشا درہ مین ہمارا عوض لے رہا ہوگا اور دشمن کی وہان یہی حالت ہوگی جو یہان ہماری ہے۔ جبل اسود کی فوج جو ہمارا مقابلہ کر رہی ہے۔ ایک ہزار سے کم نہ ہوگی اور چونکہ غنیم کی فوج کثیر نہین ہے ایکہزار سپاہیون کے نکل جانے سے اسکی قوت بہت کم ہوگی اور مختار پاشا نو دس ہزار بہادر اور راستنا بڑا توپخانہ لیکر حملہ کر رہا ہوگا اور یقینی کشت وخون کر کے درہ کے اس پار آجائیگا لیکن اسمعیل بے کو اپنی بدقسمتی پر کسقدر افسوس ہوتا اگر وہ اسوقت مختار پاشا کی حالت دیکھتا کہ مختار پاشا نے حملہ کیا دشمن نے سخت مقابلہ کرکے اسے بالکل پسپا کر دیا تھا۔ اور ایسی گولہ اندازی کی کہ بہت سی توپین بیکار ہوگئین۔ توپخانہ پیچھے ہٹانا پڑا غرضکہ جو تدبیر مختار پاشا کرتا ہے وہ پٹ پڑتی ہے اور اسلامی بہادرون کی جانین جاتی ہین۔ اگر یہ کیفیت اسمٰعیل بے اپنی اس بے بسی کی حالت مین دیکھتا تو شاید تبسم کی جگہ صدمہ اور غصہ کے آثار اُسکے چہرہ سے نمایان ہونے لگتے اور اُس گھڑی پر بہت لعنت کرتا جب اُسنے ان آزاد قومون کو مطیع کرنے کے واسطے گھر سے قدم باہر نکالا تھا۔

اس اثنا مین عثمان آغا نے جسکی حفاظت مین گھوڑے دیئے گئے تھے چارون طرف ڈھونڈھا کہ کوئی راستہ ملے لیکن راستہ کا پتہ بھی نہ ملا جس سے ثابت ہوگیا کہ رہنما دھوکا دیکے بالقصد یہان لایا جب عثمان آغا نے اسمعیل بے سے یہ بیان کیا تو اُسنے فوراً مشورہ کے واسطے افسرون کو جمع کیا انکی رایون مین ہی کم اختلاف تھا۔ اس مختصر لیکن خونریز لڑائی نے سبکو یقین دلا دیا کہ اس آگ کے پار ہوکر راستہ تک پہونچنا غیرممکن ہے ہر افسر یہی کہ رہا تھا مقابلہ کرنا بیکار ہے مقدر ہمسے برگشتہ ہے ہمارے سپاہی پیاس کی شدت سے ہلاک ہوے جاتے ہین

اور پانی نایاب ہے چاہیے جو شرائط ہون صلح کرنا چاہیئے۔

کسی شخص کو اس رائے سے اختلاف نہ تھا۔ کیون مفت جان دیجئے؟

اسمعیل بے چپکا کھڑا سن رہا تھا۔ اسوقت تک اسنے اپنی رائے ظاہر نہین کی تھی آخرکار وہ بولا۔ مرضی مولا از ہمہ اولی یہ مقدرات مین سے ہے۔ اکثر لڑائیان مین لڑا۔ فتح بھی حاصل کی شکست بھی کھائی لیکن کبھی مطابعت نہین اختیار کی۔ عثمان آغا عثمان پاشا کی غیبت مین افسری تمھاری سپرد کرتا ہون۔ جن شرائط پر جی چاہے صلح کرلو۔

یہ کہکے اسمعیل بے سب سے الگ ہوا ایک درخت کے نیچے جہان سے گذریا غائب ہوگیا تھا بیٹھا اور بحر تفکر مین غرق ہوگیا۔

عثمان آغا نے فوراً صلح کا جھنڈا لال کپتان کی طرف بھیجا۔ جواب یہ ملا کہ بلا شرط تابع ہونا پڑے گا اور ہتھیار دیدینا پڑینگے۔

دراصل ترکون کو اور کسی جواب کی امید بھی نہ تھی لہذا فوراً معاہدہ ہوگیا سپاہیون نے ہتھیار ڈالدیے اور مطیع ہوگئے۔

لیکن اسمعیل بے کا کہین پتہ نہین۔

پندرھوان باب

مختار پاشا کا تحیر

یہ تو بیان ہوچکا ہے کہ رومی افسر مختار پاشا اپنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا آفتاب کو دیکھکر اور اپنے افسر اعلی اسمعیل بے کی تاخیر پر بہت جھلا رہا ہے۔

اب دو بج چکے ہین لیکن اسوقت تک دشمن کے چہرہ پر کوئی علامت ایسی نہین پائی جاتی جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ دو ہزار فوج جو امید موہوم ہوگئی ہے اب دشمن کی پشت پر پہونچگئی دونون فوجون مین بالکل سناٹا ہے رومی فوج سے عیسائی فوج ایک گولی کے ٹپہ پر بالکل مقابل مین پڑی ہوئی ہے۔ اور مختار پاشا نے حکم دیدیا ہے کہ دشمن کی فوج ذرہ سے ہٹی معلوم ہو تو اسکو فوراً اطلاع دیجائے۔

اسمعیل بے کی فوج دشمن کے قلب فوج پر پہونچنے سے عیسائی فوج مین ضرور رل چل پڑجائیگی اسوقت ایسا سناٹا تھا کہ اگر کوئی اجنبی قریب کی

کسی پہاڑی پر کھڑا ہو کر دیکھتا تو بھی یہ نہ سمجھتا کہ یہ دونوں فوجیں جو ایک دوسرے سے اسقدر قریب پڑی ہوئی ہیں باہم مخالف ہیں مختار پاشا نے اپنا توپخانہ اس مقام سے ہٹا کے جہاں دشمن کی توپوں سے نقصان پہونچتا تھا دہنے ہاتھ والی پہاڑی پر ایسے مقام پر لگایا ہے۔ جہاں گھنا جنگل ہے اور اور بظاہر کسی دوسری طرف راستہ نہیں ہے۔ توپخانہ کے ایک جانب اس پہاڑی چوٹی کے دامن میں ایک رسالہ حفاظت کے واسطے متعین ہے اور دوسری جانب میدان میں باقی لشکر پڑا ہوا ہے یہاں توپخانہ کو کسی قسم کے نقصان پہونچنے کا خیال ہی نہیں ہوسکتا۔

حقیقتاً جس مقام پر جبل اسود کے سپہ سالار نے عیسائی فوج کو رکھا تھا وہ ایسا تھا کہ ایک ایک عیسائی دس دس مسلمانوں پر بھاری تھا لیکن فوج کے توپخانہ تک پہونچنے کی کوشش محض خیال خام ہے۔ اگر لڑائی کھلے میدان ہو تو اسلامی لشکر بمقابلہ عیسائی کے ایسا کثیر ہے کہ عیسائیوں کو یقیناً شکست فاش ہو جائے۔ بس یہ تو خیال بھی نہ ہوسکتا تھا کہ دشمن خود حملہ کرے گا۔

مختار پاشا کو یہ مسئلہ درپیش تھا کہ لڑائی اس ترکیب سے ہونا چاہیے کہ دشمن پسپا ہو کے درہ چھوڑ دے زمانہ اپنی معمولی تیز رفتاری سے جا رہا ہے غرض نصیبوں کو لکھ یہ تحہ کامیابیاں ہو رہی ہیں معشوقہ مراد سے کے وصل کے مزے لوٹ رہے ہیں بدنصیبوں پر آفت پر آفت آرہی ہے ابھی ایک حادثہ کا صدمہ کم نہ ہونے پایا تھا کہ دوسرا پہاڑ پھٹ پڑا اب جو ذرا موہوم امید تھی وہ بھی منقطع ہو گئی ہے وہ چمن ہی مٹ گیا جس میں بہار آنے کو تھی۔ اور اس مصیبت پر رہائی کی فکر اسپر طرہ یہ کہ مختار پاشا نے جیب سے گھڑی نکالی اور کہا دو ہی بج گئے اب تھوڑی دیر میں اندھیرا ہو جائیگا۔ اب تو اتنا بھی وقت نہیں کہ دل کھول کے ایک لڑائی بھی لڑ سکیں۔

اسکے قریب ایک افسر دوربین لگائے ہوئے اس شخص کو دیکھ رہا تھا جو ہراول کے رسالہ کے ساتھ آگے کی پہاڑی پر جھنڈے ہاتھ میں لیے ہوئے اشارہ سے دشمن کا حال بیان کرنے پر متعین تھا یہ افسر ہے حضور وہ کچھ نہیں کہتا ہے ""
مختار پاشا۔ دیکھو تو کیا کہتا ہے وہ ""

وہ افسر ان اشارون کا مطلب سمجھ گئے۔ "دشمن پیچھے ہٹتا معلوم ہوتا ہے" مختار پاشا نے زور سے کہا "واللہ یہی وقت ہے۔" اسمعیل بے قلب لشکر پہونچ گیا۔

"ہان اے بہادران اسلام تمہارے کھیل کا وقت آپہونچا ہے۔ توپخانہ گولہ اندازی شروع کر دے اور جب دھوئین کی آڑ مین دشمن تک پہونچ جاؤ حملہ کرو مارو یا مر جاؤ۔"

افسر گھوڑون کو سرپٹ دوڑا کے تعمیل حکم کو دوڑے۔ بہادر ترک جو اسوقت تک چپ چاپ بیٹھے بیٹھے تھک گئے تھے خوش خوش صفون مین آ کے جان دینے پر مستعد ہو گئے۔

دنا سے ٹے کی آواز مین میدان اور پہاڑیون مین گونجین گولہ اندازی شروع ہوئی اور دھوئین کی آڑ مین مختار پاشا نے تین ہزار اسلامی بہادر اُس پہاڑی کی طرف روانہ کیے جسکے اُس پار دشمن کا لشکر تھا۔

اس لشکر کے پہلو مین تین ہزار سپاہی ایک گیہون کے کھیت مین پڑا ہوا تھا مختار پاشا نے لشکر کی تعداد دیکھکر تقسیم ہوا اور ان تین ہزار سپاہیون کی طرف اشارہ کر کے بولا "اُنکے سردار سلیم بے کو حکم دو کہ اپنا لشکر تیار رکھے اور جس وقت ضرورت دیکھے فوراً فوج ہراول کو مدد دے"

فوراً تعمیل حکم ہوئی چار ہزار سپاہی سپہ سالار مختار پاشا کے پس پشت مسلح حکم کا منتظر کھڑا ہے اسنے مخاطب ہو کے مختار پاشا نے کہا "او بہادرو ہماری بھی وہان ضرورت ہوگی" پھر عیسائی فوج کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا "ہان آگے بڑھو ہم ابھی اس فوج طفلان سے درہ خالی کرا لینگے" یہ لشکر چل نکلا۔

حقیقتاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیون نے ہمت ہار دی کیونکہ گو ترک گولہ پر گولہ مار رہے ہین۔ لیکن اُس طرف سے ایک توپ کی بھی آواز نہین آتی۔

نعرہ تکبیر پہاڑیون مین گونجا۔ اسلامی بہادر حملہ کر کے اُس ٹیلے کے پاس پہونچ گئے جو شانون تک اونچا تھا اور جسکے اُس پار دشمن کی فوج قریب ہی پڑی ہوئی تھی دشمن کی توپین بغیر دوربین کے دکھائی دینے لگین۔ اسوقت تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیشک اہل اسلام دشمن کو پیس ہی ڈالین گے۔

"واللہ درہ لے لیا" مختار پاشا نے چیخ کے کہا اور اپنا لشکر لے کے ایک

سخت حملہ کیا۔ لیکن اس ہمہ غرور کے
جواب میں دشمن کی فوج بھر میں ایک
بجلی سی چمکی ون سے آواز آئی زمین
کانپ گئی اور اسلامی لشکر کے آگے والے
سپاہیوں کے سر آڑ گئے۔ گولہ اور گولیوں
کی باڑھ نے بالکل ستھراؤ کر دیا کیونکہ دشمن کی
سب توپوں کا منہ غنیم کے
لشکر کی طرف تھا اور بندوقیں بھی دشمن
نے بہ اطمینان نشانہ تاک کر ماری تھیں
ترکی فوج یکایک ٹھہر گئی۔ کانپی اور
بھاگنے کو مڑی لیکن کمکی ردیف کو دیکھکر
تھمی اور بندوقیں اُٹھا کے بے ترتیبی
کے ساتھ دشمن پر باڑھ ماری جس سے
دشمن کو بہت ہی کم نقصان پہونچا لیکن
دشمن کے گولوں نے اس لشکر میں
قیامت کر رکھی ہے۔

یکایک اسلامی توپخانہ کے توپوں کی
آواز کی رفتار میں کمی ہوئی جسکے دھوئیں
کے سایہ میں ہراول کا دستہ فوج روانہ
ہوا تھا۔ مختار پاشا غصہ سے پلٹا کہ اس
خاموشی کی کیا وجہ ہے۔ لیکن کیا دیکھتا
ہے کہ جنگل کے کنارہ پر جہاں اسلامی
توپخانہ ہے لڑائی ہو رہی ہے۔ مختار
پاشا حیرت کے عالم میں دیکھنے لگا
اُسنے دیکھا کہ گویا اللہ از توپیں چھوڑ کر
بھاگے جاتے ہیں۔ دو رسالہ
جو توپخانہ کی حفاظت کر رہا تھا منتشر
ہو کر روبفرار ہے اور جبل اسود کے لشکر
نے جو پہاڑ کے پہلو سے اترا ہا تھا کل
رومی توپخانہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس
لشکر میں سپہ سالاری لال کپتان کر رہا
تھا۔ مختار پاشا کو یقین ہو گیا کہ لڑائی
بگڑ گئی۔ غنیم نے بڑھکر حملہ کیا۔ ترکی
فوج بدحواس ہو چکی تھی جھرمٹ کھایا اور
بھاگی۔ نصف کے قریب رومی فوج
کام آئی۔ توپخانہ چھن گیا۔ کوئی جھنڈا
ایسا باقی نہ رہا جو دشمن کے ہاتھ نہ لگا
ہو۔ اس سے زیادہ فاش شکست
اور کیا ہو سکتی ہے۔

سولھواں باب

انتظار

تمام رات اسلحہ کی آواز قلعہ ڈلسکنو میں
گونجتی رہی۔

دونوں حوروش خاتونیں جو قلعہ کے
کمروں میں قید تھیں بخوبی سمجھ گئیں کہ کوئی
نازک وقت قریب ہے۔ بہت
رات گئے ان دونوں کی آنکھ لگی اور
سپیدۂ صبح نمودار ہونے کے ساتھ

کھل گئی۔ انکا بہت جی چاہتا تھا کہ اس تباہی کی وجہ دریافت کرین لیکن ایک مسلمان سنتری بندوق ہاتھ مین لئے دروازہ پر ٹہل رہا تھا جو انہون نے باہر نکلنا چاہا تو اُس نے روکا۔

بیگم غصہ سے کانپنے لگی اور پرجوش آواز سے بولی کہ مین اُس افسر سے ملاقات کرنا چاہتی ہون جس کی سپردگی مین یہ قلعہ ہے۔

سنتری۔ حسن الصولا قلعہ کا افسر ہے ایک گھنٹہ مین میرا پہرہ بدلا جائیگا اُس وقت آپ کا پیغام سردار سے کہدون گا۔

بیچارہ سنتری صرف اُن احکام کی پابندی کر رہا تھا۔ جو اُسے دیئے گئے تھے اور افروختہ مزاج بیگم نے اُس سے باتین کرنا محض تضییع اوقات سمجھکر سکوت کیا پانچ چھ حبشی غلامون نے صبح کا کھانا میز پر لگایا اور کھانے سے فراغت ہونے کے بعد باشی بزوقون کا افسر حسن الصولا حاضر ہوا

بیگم۔ آپ ہی اس قلعہ کے افسر ہین ؟

ترک۔ جی ہان۔

بیگم۔ اور کیا مجھ جبل اسود کے آزاد باشندون کا یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس قلعہ مین مقید ہون۔

ترک۔ (فوراً) جی نہین۔

بیگم۔ کمرے کے دروازہ پر سنتری کا پہرہ ہے

افسر۔ صرف احتیاطاً۔ اس قلعہ مین فوج ہے وحشی اور آزاد سپاہی پورے طور سے کسی کے کہنے مین نہین اور آمادہ ہین کہ اپنے سلطان اور پیغمبر کے دشمنون کے مقابلہ مین جاکر یا فتح حاصل کرین یا شہید ہون۔ پس اسمعیل بے نے اس خیال سے کہ مبادا کوئی بے ادبی آپ کی خدمت مین ایسی ہو جو باعث ملال خاطر ہو کمرے کے دروازہ پر پہرہ مقرر کر دیا ہے۔

بیگم۔ اور یہ فوج کب تک رہے گی۔

ترک۔ لشکر کوچ کر چکا قلعہ بھر مین جہان آپ جی چاہے پھریئے۔

بیگم۔ تو شاید لڑائی شروع ہو گئی ہے ؟

ترک۔ جی ہان ہماری فوج نے علی الصباح کوچ کیا تھا۔ اور اسوقت تک ایسے مقام پر پہونچ گئی ہوگی کہ فوج مخالف پر درہ ڈیوگا مین حملہ کر سکے اسی قسم کی چند اور باتون کے بعد گفتگو ختم ہوئی دونو خاتونین قلعہ کی چھت پر چڑھکے پشتہ پر کھڑی ہوئین کہ اس بلندی سے عنقریب شروع ہونے والی لڑائی کی کیفیت دیکھ سکین لیکن یہ امید پوری نہ ہوئی کیونکہ قلعہ کے تین طرف حد نظر تک ویرانہ نظر آتا تھا اور ایک جانب بحیرہ آدریاٹک کا نیلا نیلا پانی دکھائی دیتا تھا اور جب پشتہ پر سے جھک کے بیگم نے اُس پانی کو دیکھا جو اس پرانے قلعہ کی دیوار مین لہرین مار رہا تھا تو ان دونون نوجوان بہادرون کی یاد آگئی جو اس قلعہ کی چوٹی سے سمندر مین کودے تھے۔

الکزینہ۔ یقیناً وہ بچکر نکل گئے۔

پانی اتنی دور پر تھا کہ دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا

یہ دونون خاتونین برابر کھڑی ہوئی نیچے کے پانی کو دیکھ رہی تھین۔ ایلگزینہ کے دل مین اپنے دلدادہ عاشق کی بہادرانہ او عجیب حرکت کا خیال آرہا تھا۔ پس کوئی تعجب نہین اگر اسکو خیال ہوا کہ اسکی ہجولی سینے اسقوطری بیگم کے دل مین بھی ایسے ہی خیالات گزر رہے ہونگے۔ بیگم کے چہرہ پر خفیف آثار ناراضی کے ظاہر ہوئے در اصل وہ خود بھی اپنے بہادر لال کپتان کی اس بلندی سے کودنے کا خیال کر رہی تھی تاہم اسکے غرور نے اس امر کی اسکو اجازت نہ دی کہ وہ اپنے خیالات کا کسی دوسرے کے سامنے اظہار کرے۔

غرور حسن اجازت مگر نہ ہوا ے گل
کہ پرسش کنی عندلیب شیدا را

الگزینہ۔ یقیناً وہ ضرور نکل گئے۔ اس بیچ کی کشتی نے جسے ہمنے اسوقت جاتے دیکھا تھا انکو بچا لیا اور ایک نہ ایک دن وہ بہادر اس ظالم اسمعیل بے سے ضرور بدلا لینگے۔

بیگم۔ کیا تمسے اور تمھارے دوست سے اسکی بابت کچھ بات چیت ہوئی تھی کہ یہ شخص جو اپنے تئین لال کپتان کہتا ہے کون ہے؟

الگزینہ۔ صرف چند باتین ہوئی تھین۔

بیگم۔ اچھا تو یہ شخص کون ہے اسکا نام معلوم ہے؟

الگزینہ۔ نہین مین بھی اسکے حالات سے اسیقدر واقف ہون جسقدر تم ہو۔

بیگم۔ کیا وہ جبل اسود کا رہنے والا ہے؟

الگزنیہ۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

یکایک توپونکی آواز نے اس گفتگو مین خلل ڈالا۔ یہ آواز رومی توپخانہ کی تھی۔ مختار پاشا اپنے لشکر کے غنیم کی فوج مین در آنا چاہتا تھا۔ یہ دونون دوشیزہ خاتونین اس آواز کو غور سے سننے لگین یکایک دھوئین کے بقے طبقہ ہوا مین نظر آنے لگے اس جانبازی کے کھیل کی خبر دینے لگے جو بہادر ترک اور جبل اسود کے آزاد پہاڑی باہم کھیل رہے تھے۔ یہ دھوان نہ تھا ان ناشدنی نامرادونکی حسرتین تھین جنھون نے شاہد مدعا سے ہم آغوشی کی آرزو مین جان شیرین برباد کی دن بھر دونون اس جانب ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھا کین کہ شاید کچھ پتا چلے کہ کسکی طرف فتح کی امید کیجا سکتی ہے۔ کیتھرائن اس سرزمین اور ترکون کے مقصود سے بھی آگاہ تھی۔ کہ اسوقت درہ ڈیوگا مین جفاکش پہاڑی [illegible] کیواسطے جان پر کھیل کے لڑ رہے ہین۔ دوپہر کے وقت حبشی غلامون کے سردار نے اطلاع دی کہ کھانا میز پر لگا ہے۔ بیگم کو اشتہا کم تھی لیکن یہ اپنی ہجولی کو لئے ہوئے اتر ہی کمرے مین آئی اور کھانا کھانے کے بعد قلعہ کے افسر حسن المولا کو طلب کیا اور نہایت تشویش کے ساتھ اس سے پوچھا کہ لڑائی ہو رہی ہے یا نہین؟

حسن المولا۔ جی ہان معلوم تو ہوتا ہے۔

بیگم - کیا اسمعیل بیگ نے جبل اسود کی اس
فوج پر حملہ کیا ہے جو درہ ڈیوگا میں پڑی ہوئی ہے
حسن المولا - درست احتیاطاً سے مقصد تو یہی تھا
بیگم - اور کیا اسوقت سے حملہ شروع ہوا ہے
کوئی مخبر میدان جنگ سے نہیں آیا ؟
حسن المولا - جی کوئی نہیں -
بیگم - کچھ خبر بھی ملی کہ اس کوشش میں کامیابی
ہوئی یا ناکامی -
حسن المولا - جی نہیں لیکن اس امر میں تو گویا
کوئی شک بھی نہیں کہ حملہ میں کامیابی ہوگئی
یہ ساری فوج دشمن کی فوج سے دس گنی ہے -
بیگم - جوں ہی خبر ملے مجھے فوراً اطلاع دیجئےگا
ترک نے جواب دیا (بہت خوب) اور چلا گیا
پھر یہ دونوں قلعہ کی چھت پر آئیں اور میدان جنگ
کی جانب دیکھنے لگیں -
مشہور ہے کہ زمانہ کی تیز رفتاری میں اگر کچھ وقت
کی کمی محسوس ہوتی ہے تو حالت انتظار میں
ناظرین انتظار کا مزا تو آپ نے بھی چکھا ہوگا
کسی کے عشق میں دین و دنیا بھلا بیٹھے کوشش کر
کے دلدار تک رسائی ہوئی - فلک نے رحم کیا
آج شام کو کسی نے آنے کا وعدہ بھی کیا ہے
شام ہی سے آنکھیں دروازہ کی طرف لگی ہوئی ہیں
ذرا سی آہٹ ہوئی کہ ہم سمجھے کہ وہ آگئے - اٹھ کے
دوڑے - لیکن وہاں سوا ہمارے توہم کے کچھ
نہ تھا - اب پریشانی اور بڑھ گئی - گھڑی گھڑی
جیب پر ہاتھ جاتا ہے گھڑی نکلتی ہے - اور
وقت دیکھا جاتا ہے ایک ایک لحہ ایک ایک سال
معلوم ہوتا ہے وقت کاٹے نہیں کٹتا - یا ایک مریض
پر پڑا ہوا ہے تیمار دار گرد جمع ہیں - رات زیادہ
آچکی ہے - بیمار کی حالت ردی ہوتی جاتی ہے
لیکن اسوقت کوئی تدارک بھی نہیں ہو سکتا
صبح کا انتظار ہے تیمار دار گھڑی گھڑی اٹھ
کے صحن میں آتے ہیں آسمان کو دیکھتے ہیں
اور مایوس ہو کے کہتے ہیں ابھی تو صبح کے آثار
کہیں نظر نہیں آتے - آج کی رات تو پہاڑ ہوگئی
کاٹے نہیں کٹتی -
مجرم کو حکم قتل دیا جا چکا ہے لیکن اسکے ورثا نے
اپیل کیا ہے - آج پیشی کا دن ہے مجرم قیدخانہ
میں کچھ عجیب امید و بیم کی حالت میں ہے
کبھی امید اپنی نورانی صورت دکھا کے اسے
خورسند کر دیتی ہے کبھی یاس بصورت مہیب
اسکے سامنے آکے اسے سہما دیتی ہے -
مقدمہ کے نتیجے پر اسکی قسمت کا فیصلہ ہے
یہ بیچارہ طوق و زنجیر میں مسلسل بیٹھا ہوا گھڑیاں
گن رہا اور نہایت پریشانی کے ساتھ اس
خبر کا انتظار کر رہا ہے جس پر اسکے آئندہ زندہ
رہنے یا نہ رہنے کا انحصار ہے بالکل یہی
حالت اسوقت ہماری بیگم کی ہے - آج لڑائی
پر اسکی قسمت کا فیصلہ ہے - اگر ترک فتحیاب
ہوگئے تو اسے ابھی اس قید میں نہیں معلوم

کیسی کیسی سختیاں اٹھانا پڑینگی - اگر عیسائی
فوج فتحیاب ہوئی تو بیشک رہائی کی امید ہو سکتی ہے
خدا خدا کرکے شام قریب آئی - اُسنے اُس
سخت گولہ اندازی کی آواز سنی جو مختار پاشا
نے اپنے آخری حملہ مین کی تھی اور اسکے
بعد سناٹا ہوگیا - اب لڑائی ختم ہوگئی -
بیگم نے مسافر روز یعنی آفتاب کی جانب
دیکھکر کہا جو اپنے بستر راحت کی تلاش مین
بحیرۂ آذربائجان کے پانی مین جو اسوقت
کندن کی طرح دمک رہا تھا غروب ہوتا
نظر آرہا ہے -
روشن اگر ترکون نے فتح پائی تو مجھے اسی قلعہ
مین ناچار قید رہنا پڑے گا لیکن اگر انھین
شکست ہوئی تو البتہ کوئی امید رہائی کی ہو سکتی ہے
یہ باتین ختم نہ ہونے پائی تھین کہ پہلے کچھ
سوار اور انکے بعد کچھ پیدل ترکی توپخانہ
کے بالکل بدحواس بھاگتے ہوے نظر آئے
بیگم - معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کو شکست
ہوئی اور یہ شکست کوئی معمولی شکست نہین
معلوم ہوتی بھگدڑ سی پڑی ہے سر پیر بھاگے جاتے ہین
اس اثنا مین حسن المولا آگیا اور بیگم خاموش ہوگئی
حسن المولا نے بیان کیا کہ مختار پاشا کو شکست
ہوئی اور اب ہر وقت خیال ہے کہ جبل
اسود والے اس قلعہ پر حملہ کرینگے لہذا آپ کو
اپنے کمرہ مین جانا چاہیے -

یہ دونون خاتونین وہان ٹھہرنے پر اصرار کرنا
فضول سمجھکر اپنے کمرہ مین چلی آئین -
رات ہوئی دونون نے کھانا کھایا اور پھر اس
بات پر غور کرنے لگین کہ انکی رہائی کی کیا صورت
ہو سکتی ہے -
الکزینہ - (ایسے تیورون سے جیسے کسی شخص
کو کسی بات کا پورا یقین ہو) تمہارا شوہر
لال کپتان تمھین ضرور چھڑائیگا -
لیکن گویا اس بات کو غیر ممکن ثابت کرنے
کے واسطے یکایک اسمعیل بے کمرہ مین داخل ہوا

سترھوان باب

جسے خدا رکھے اوسے کون چکھے

محض اپنی خوش نصیبی سے اسمعیل بے اس
جال سے بھی نکل گیا جو لال کپتان نے ایسے
عمدہ اصول سے لگایا تھا - کہ کل ترکی فوج جو
یلدز مدی سے روانہ ہوئی تھی بہادر رمضان
پاشا سے لیکر ادنی سپاہی تک اس مین
پھنسکر قید ہوا -
اسمعیل بے اپنے بچپنے مین جبل اسود کی پہاڑیون
پر کھیلا کرتا تھا اسے اس پہاڑی کے راستون
سے کسی قدر آگاہی تھی دشمن کو غافل پاکر
اس گنجان جنگل مین اتر گیا - جس مین گر کر یہ
گیا تھا اور دوسری طرف سے اُس
یلدز مدی پر ہو پہنچ گیا جدھر سے لشکر لایا تھا

جنگل مین داخل ہونے کے تھوڑے ہی دیر بعد اسمعیل بے کے غائب ہو جانیکی خبر معلوم ہوئی اور لوگ چارون طرف بیکار اسکی تلاش مین دوڑے رات بھر تے ہوتے پہاڑی کے اُس کنارے پر پہونچ گیا جسکے پاس قلعہ کے پھاٹک کے سامنے والا میدان واقع ہے۔ اُسنے دیکھا کہ مختار پاشا نے آخری حملہ کیا کہ اسلامی توپخانہ پر دشمن قابض ہوگیا اور آخرکار ترکی فوج تباہی مین مبتلا ہو کے بدحواس بھاگ کھڑی ہوئی۔

وہ اسلامی فوج جو آج صبح کو دشمن پر حقارت کی نظر ڈالتی اپنی کثرت پر نازان میدان جنگ مین گئی تھی اسوقت جبکہ آفتاب بہادرون کی تلوار کے خوف سے گوشہ مغرب مین چھپ چکا تھا اُسی حقیر و قلیل لشکر سے شکست فاش کھاکے بالکل بدحواس بھاگی چلی آرہی ہے اور اس تباہی کا سبب کون شخص ہے۔ وہی پیدائشی بہادر لال کپتان۔

پس کوئی تعجب کی بات نہین اگر ان واقعات کو آنکھون سے دیکھکر اسمعیل بے لال کپتان کے خون کا پیاسا ہوگیا۔

یہ خبر تو شاید لغو تھی کہ عیسائی فوج کا سپہ سالار وہ طفل مکتب شاہزادہ نکولس ہے۔ نہین یہ فوج اُس تجربہ کار سپہ سالار کے ماتحت ہے جو لال کپتان کہلاتا ہے اُسی نے تدبیر بھی سوچی اور اُسی نے دونون مقامون پر اسکی تعمیل تکمیل بھی کی یہ کون ایسا روسی افسر اور کون مشہور سپہ سالار ہے جسنے اپنا نام اور مقصد چھپانے کے واسطے اپنا نام لال کپتان رکھا ہے۔

یہ مسئلہ تو اسمعیل بے سے بھی حل ہو سکا اُسنے یہ دیکھ سکے کہ دشمن کے خیمہ و خرگاہ میدان جنگ مین استادہ ہو رہے ہین نہایت غصہ سے سینے ہاتھ پھیر کر دو سے مارے اور گویا لال کپتان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا آج کی بازی تو ملعون گمنام تیرے ہاتھ رہی لیکن یاد رکھ کہ کسی دن میرا ستارہ بھی چمکے گا اور تو میرے ہاتھ مین بے دست و پا ہوگا اُسوقت صرف ڈھائی گھڑی تیرے تذکرے کیجائینگی جا اسے ہے تو شہنشاہ روس کا نور نظر ہی کیون نہو رات نے تاریکی کا پردہ زمین و آسمان پر ڈالا اور اُن بہادرون کی پردہ پوشی کی جو میدان جنگ مین بے جان پڑے ہوئے زبان حال سے دنیا کو عبرت دلانے کے واسطے کہہ رہے تھے کہ

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

ابھی صبح کو ہم کس شان شوکت سے اس مقام پر آئے۔ دل مین خیال تھا۔ کہ دشمن کو مار لینگے اسوقت اُسی دشمن کے ہاتھ سے بے سر پڑے ہوئے ہین۔ نہ کوئی یار رہے نہ مددگار ہے چاہے دشمن جلا دے چاہے صحرا کے درندے نوچ ڈالین کوئی پرسان

حال نہین ـ

اسمعیل بے پہاڑی سے اترکے دشمن سے بچتی قلعہ کی طرف روانہ ہوا مختار پاشا اور اسکے ہزیمت خوردہ ساتھی قلعہ کی دیوار کے نیچے ہوسے آگے چلے گئے اور اسوقت تک نہ رکے جسوقت تک انکے اور دشمن کے درمیان مین کوسون کا فاصلہ نہین ہوگیا ـ کچھ دور تک عیسائی فوج نے لشکر کا تعاقب کیا لیکن جب لال کپتان نے دیکھا کہ میری پوری فتح ہوگئی اور ترکی لشکر کی حیثیت بھی نہ باقی رہی تو اس نے اپنی فوج کو ٹھہر جانے کا حکم دیا ـ

قلعہ ڈلسگنو بہت اچھی طرح آراستہ تھا اور آذوقہ کا بھی بخوبی انتظام کر لیا گیا تھا ـ کہ اگر دشمن محاصرہ کرے تو اہل قلعہ کو کسی چیز کی تکلیف نہ ہونے پائے ـ

اور جب مختار پاشا قلعہ کے نیچے سے گزرا تو اس نے حسن المولا سے جو دیوار قلعہ پر کھڑا ہوا تھا پکار کے کہا ـ دس روز تک قلعہ کو بچائے رہنا ـ مین ابکی مرتبہ اتنی فوج لیکر آونگا کہ ان عیسائیون کو سوا اسکے سمندر مین ڈوب مرنے کے کوئی چارہ نہ رہے گا

حسن المولا ـ خاطر جمع رکھیے دس دن کیسے دس ہفتہ تک بھی دشمن قلعہ نہین لے سکتے مختار پاشا نے اپنی راہ لی اور حسن المولا توپونکے انتظام مین مصروف ہوا

حسن المولا سمجھا تھا کہ دشمن ابھی وقت قلعہ پر حملہ کرے گا لیکن اسکا خیال غلط نکلا دشمن کی کچھ فوج سامنے والے جنگل مین نظر آئی لیکن آگے نہین بڑھی ـ

ترکی سپہ سالار اسمعیل بے کے آنے سے سب کو حیرت ہوگئی ـ

حسن المولا نے مفرور سپاہیون سے پوچھا تھا ـ لیکن ہر ایک نے اسمعیل بے کے حال سے عدم آگاہی ظاہر کی تھی جس سے اس بات کا یقین ہوگیا تھا کہ اسمعیل بے بھی کام مین آیا لیکن جب اسمعیل بے صحیح و سالم قلعہ مین داخل ہوا تو یہ سب خیالات برطرف ہوگئے ـ کوئی عجب نہین اگر لشکر مفرور کے ہمراہ بھاگ جانے کے عوض اسمعیل بے نے قلعہ مین محصور ہونے کو ترجیح دی کیونکہ قلعہ مین کیتھرائن موجود تھی جو اسمعیل بے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی ـ

اسمعیل بے ـ (حسن المولا کی طرف مخاطب ہوکر) حملہ کے واسطے تیار ہو ـ بہت ہوشیاری سے فصیلون کا انتظام کرو ـ رات ختم ہوتے ہوتے جبل اسود والون کی طرف سے کچھ نہ کچھ ضرور ظہور مین آئے گا ـ

حسن المولا ـ کیا آپ سمجھتے ہین کہ دشمن قلعہ پر حملہ کریگا ؟

اسمعیل بے ـ نہین تو سامنے آکے تو حملہ

نہ کریگا لیکن پوشیدہ۔

اور حسن تم جانتے ہو کہ دشمن کی فوت مین سپہ سالار کون ہے نہین تمھارا وہم بھی وہان تک نہین جا سکتا۔ وہی لال کپتان جسنے بیگم سے عقد کیا ہے۔

حسن المولا۔ (متحیر ہو کے) خوب ہے یہ شخص توبلی سے بھی زیادہ سخت جان نکلا

اس گفتگو کے بعد اسمعیل بے بیگم کے کمرہ مین آیا اسوقت اُسکے دل مین اس قسم کے خیالات تھے۔ قلعہ گو کہ مستحکم ہے لیکن ممکن ہے کہ دشمن اُس پر قبضہ کر لے۔ اور اُسوقت کیتھرائن مجھسے چھن جائے۔

اٹھارھوان باب

اسمعیل بے کا ارادہ

اسمعیل بے کے دفعتاً کمرہ مین داخل ہونے سے بیگم چونک پڑی۔ لشکر عثمانیہ کی شکست اور تباہی کا حال حسن المولا بیان کر چکا تھا۔ پس اسمعیل بے کے چہرہ پر فکر و تردد کے آثار دیکھکے مغرور مستقل مزاج کیتھرائن کا چہرہ بحال ہو گیا۔

اسمعیل بے نے یہ خوشی کے آثار کیتھرائن کے خوبصورت چہرہ پر دیکھے اور اُسکا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔

کیتھرائن۔ تم واپس آ گئے ہے کیا عدو کی شکست ہوئی ہے کیا اسلامی جھنڈا جبل اسود کے پہاڑون پر لہرا رہا ہے۔

اسمعیل بے نے غصہ کو ضبط کر کے (تم جانتی ہو کہ ترکی فوج شکست کھا کر برباد ہوئی؟)

کیتھرائن۔ ہان قلعہ کی چوٹی سے مین نے تمھاری ہزیمت خوردہ فوج کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ اپنی تمام عمر مین مینے ایسی بدحواسی نہین دیکھی۔

اسمعیل بے۔ سچ ہے۔ بڑی فاش شکست ہوئی وہ فوج جو آج صبح کو اپنے قوت بازو پر پورا بھروسہ کئے ہوے چشم زدن مین یقینی فتح کا خیال دل مین لئے دشمن کے مقابلہ مین گئی تھی ایسی برباد ہوئی کہ اُسکی ہستی نہ رہی۔ جبل اسود والون کی فتح ہوئی انہون نے ہمین پسپا ہی نہین کیا۔ بلکہ ہماری فوج کو بالکل برباد کر دیا۔ اور اگر اب وہ پہاڑون سے نکلین تو صوبہ البینیہ کا راستہ اُنکے لئے بالکل صاف پڑا ہے۔ اس قلعہ کا بھی مجھے خیال ہے کہ کوئی دم دشمن کی فتح نصیب فوج محاصرہ کر لیگی اور مجھے اُس کے تابع ہونے کے پیغام کا جواب دینا پڑے گا۔

عنقریب آنے والی مدد اور رقیبون سے

رہائی کی امید نے کیتھرائن کے چہرہ پر بشاشت کے آثار پیدا کر دیئے۔

اسمعیل بے نے اس بات کو دیکھا اور اُسکے چہرہ پر تبسم کی علامتین ظاہر ہونے لگین۔

اسمعیل بے۔ (کسی قدر طنزیہ لہجہ مین) مادام اب تو تمھین اپنے قیدخانہ کا دروازہ گویا کھلا معلوم ہوتا ہوگا۔ شاید یہ سننے سے تمھاری حیرت اور بڑھجائیگی کہ وہ شخص جس سے تمنے کل شب کو عقد کیا تھا اسوقت تک زندہ ہے۔ وہ میرے سپاہیون کی تلوار اور گولیون سے بچ گیا۔ اتنی بلندی سے کودنے کا صدمہ اُسکی جان نہ لے سکا۔ اب وہ جبل اسود کی فوج کا سپہ سالار ہے اُسی کے جال مین ہم بذریعہ رہنما کے گرفتار ہوئے اور اُسی کے ہاتھ سے ترکی فوج پر درہ ڈیوگا مین آفت نازل ہوئی جسوقت جی چاہے لال کپتان در قلعہ پر آئے اور جبل اسود کی فاتح فوج کے زور پر اپنی دلہن کو طلب کرے۔

کیتھرائن۔ بخوبی سمجھ گئی کہ یہ بیان خالی از علت نہین ہے اور ان حالات کے سننے سے جو مسرت اُسکو ہوئی اُسکے آثار چھپا کر پوری گفتگو سن لینے پر مستعد ہوکے متوجہ ہو گئی۔

اسمعیل بے۔ اور مین کیا بیوقوف اور بے عقل ہون۔ اس شکست نے میرے دل کو ایسا توڑ دیا ہے اور مایوسی کے ہاتھ مین ایسا بدحواس ہوگیا ہون۔ کہ اپنے ساتھیون کے ساتھ ساتھ بھاگ جانے کے عوض مین بالقصد اس بوسیدہ قلعہ مین آکر پناہ گزین ہوا ہون تاکہ لال کپتان جب اپنی فوج لیکر آئے اور اس قلعہ کو فتح کرے تو علاوہ مال غنیمت کے اسمعیل بے اسکو بالکل لاچار بے یار و مددگار قیدیون مین ملے۔

کیتھرائن۔ (اُسکے طرز کلام سے دھوکا نہ کھا کے) لیکن تمھارا قصد متابعت اختیار کرنے کا نہین ہے تم قلعہ بند رہنا چاہتے ہو کہ قلعہ بہت مستحکم ہے اور تمھارے زیر حکم فوج آخر تک ہمت نہ ہارے گی۔ اس اثنا مین مختار پاشا کثیر فوج لیکر آپہونچیگا اور جبل اسود کی فوج کو اپنی قلت کی وجہ سے پسپا ہو کے پھر درہ کے اُس پار جانا پڑیگا۔

اسمعیل بے۔ (کسیقدر رنج کر کے) تم بہت ذہین اور دوراندیش ہو۔ جو تم سمجھی ہو وہ صحیح ہے۔ مین جانتا ہون کہ تمھارا شوہر لال کپتان حملہ کرے گا۔ وہ جانتا ہے کہ تم یہان موجود ہو اور قلعہ پر قبضہ یا اہل قلعہ کو تابع کرنیکے واسطے لال کپتان کوئی بات اٹھا نہ رکھے گا

لیکن جب تک میرے دم مین دم ہے قلعہ کو بچاؤنگا - دس دن کے اندر رسد آجائیگی مختار پاشا اتنی فوج لیکر آئیگا کہ ان پہاڑیون کو درہ دیگا کے اس پار بھاگ جانا پڑے ان کی قوت جتنی ہے اس سے چاہے دونی بھی ہوجائے۔

کیتھرائن - تو میری قسمت کا انحصار اس قلعہ کے استحکام پر ہے - تم اب بھی میری بات سے اپنے ارادہ سے باز نہین ہو-

اسمٰعیل بے - (غصہ سے) نہین میری خلقت مین یہ بات ہے - کہ جب کسی بات کا قصد کرلیتا ہون - تو پھر اس سے باز نہین آتا - کئی سال گزرے جب مین نے ارادہ کیا تھا کہ تم میری ہوجاؤ - تمھارے باپ نے مجھے سخت سست کہا جبل اسود کی سرحد سے نکال دیا اور مجھے دوسرے ملک مین جاکے پناہ لینا پڑی بجز جو میری ترقی ہوتی تھی مین اس خیال سے خوش ہوتا تھا کہ اب مین تمسے قریب تر ہوپہنچتا جاتا ہون اور اب جبکہ نتیجہ حاصل ہوگیا اور تم بالکل میرے قابو مین آگئین تو کیا یہ خیال بھی ہوسکتا ہے - کہ مین تمھین بہ آسانی جانے دونگا - نہین کبھی نہین - وہ گمنام قلعہ پر حملہ کرے -

قلعہ کی دیوارین مستحکم مین - اور ہمارے پاس نہایت عمدہ توپخانہ موجود ہے اور اگر دیوارین بھی ٹوٹ جائین - اور مجھے یقین ہوجائے کہ قلعہ پر دشمن ضرور قبضہ کرلیگا تو خنجر میری ڈاب مین لگا ہوا ہے اسکا نیام تمھارا دل ہوگا جب تک میری جان مین جان ہے تم سوائے میرے کسیکی نہین ہوسکتین

بیگم - یہ گفتگو جب چاپ سنا کی اسکا چہرہ سرخ ہوگیا - جان بلینا کی گذشتہ زندگی کے واقعات سے ثابت ہوتا تھا - کہ جو کچھ اسنے کہا وہ کر گذرے بھی ضرور -

لیکن اسکی باتون سے کیتھرائن ورتی نہین اسنے انھین تیورون سے جواب دیا -

اسمٰعیل بے - تم کشت و خون کے عادی ہو تواریخ مین تمھاری بابت یہ لکھا جائیگا کہ تمنے ایسے افعال کا ارتکاب کیے جو محض وحشیون کے شایان تھے سپاہگری اور بہادری کا نام ڈبویا - مین گو کہ ایک ضعیف البنیان عورت ہون لیکن خاندانی جرات و شجاعت کا اثر میرے دل مین ہے - تم کہتے ہو کہ تم مجھے قتل کرڈالوگے لیکن رہا نہ کروگے مجھے تمھارے کہنے کا یقین ہے تمھاری گذشتہ زندگی کے واقعات سے مین سمجھتی ہون - کہ تمھین بدتر سے بدتر کام کرنے مین بھی باک نہ ہوگا - ذرا دھیان دے کے سنو گو کہ میری عمر کم ہے - اور دنیا اپنی دلفریب صورت دکھلاکے مجھے بہت کچھ امیدین

دلاتی ہے۔ تاہم مین موت کو اُس زندگی پر ترجیح دیتی ہون۔ جو تمہارے ساتھ بسر ہو۔

اسمعیل بے چپ چاپ سنتا رہا اور کہنے ہی کو تھا کہ قلعہ کے باہر سے بگل کی کچھ آواز آئی لال کپتان آپہونچا۔

آئیسوان باب

جبل اسود والونکا پیام

جس وقت شکست خوردہ فوج اس قلعہ کی طرف سے بھاگتی ہوئی نکلی تھی اُس وقت سے اہل قلعہ بہت ہوشیار ہوگئے اور لڑنے پر تیار رہتے تھے۔

آفتاب گوشۂ مغرب مین روپوش ہوچکا ہے۔ ماہتاب سپاہ انجم لئے ہوئے میدان فلک مین صف آرا ہے۔ چاند اور ستارون کا عکس بحیرہ ڈریاتک کے پانی مین جھلکا رہا ہے۔ کنارہ پر چاندنی نے روپہلی فرش کیا ہے۔ طیور جو دن بھر اپنے رزق کی تلاش مین اُڑا کئے ہین اسوقت آشیانون مین بیٹھے ہوئے صناع ازل کی صنعتین دیکھ دیکھ کے وجد کر رہے ہین۔

قلعہ کی شمال کی طرف دو دور پر اُس کنجان جنگل مین جو سڑک کے پاس والی پہاڑیون کے دامن مین واقع ہے جبل اسود والے وقت کے منتظر کھڑے ہوئے ہین قلعہ ڈلسگنو بہت مستحکم ہے اور بلندی پر واقع ہونے کی وجہ سے نواح مین کوئی مقام ایسا نہین ہے۔ جہان سے قلعہ پر گولا اندازی کیجائے اور قلعہ کی توپون کے گولے اُس مقام پر نہ پہونچ سکین۔

قلعہ مین پہرا دونا کر دیا ہے۔ اور ہر شخص کو حکم ہے کہ کوئی بھی علامت دشمن کی طرف حملہ کرنیکی دیکھو اور فوراً اطلاع دو۔ ترکون کو دفعتہً حملہ ہونے کا خوف تھا۔ انھین اس بات کا یقین نہ تھا کہ عیسائی باقاعدہ محاصرہ کرکے قلعہ لینے کی کوشش کرینگے

بخوبی رات آچکی تھی۔ جب بگل کی آواز قلعہ کے جنوب بحیرۂ آڈریاٹک کے کنارے درہ ڈیوگا کی پہاڑیون سے سنائی دی جس سے معلوم ہوا کہ جبل اسود کی کثیر فوج قلعہ کو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

بگل کی آواز آنے کے بعد قلعہ کے شمال مین واقع ہونے والے جنگل سے کچھ سوار صلیب کا جھنڈا لئے ہوئے نکلے۔

اسمعیل بے بگل کی آواز سنتے ہی قلعہ کے پھاٹک کی چھت پر آگیا تھا اور ان لوگون کو صلیب کا جھنڈا لئے ہوئے آتے دیکھا

اسکی تیوریان چڑھ گئین۔

اسمعیل بے۔ واللہ کیا یہ عیسائی کتے خیال کرتے ہین کہ ہم انکی زبانی باتون سے ڈر جائینگے۔ ایک ہی فتح کے نشہ نے اسقدر انکے دماغ مین خلل ڈالدیا۔ اچھا ایک توپ کا رُخ اُنکی طرف پھیر دو۔ ہم پہلے انکا پیام سنینگے لیکن اگر انھون نے گستاخی کی یا کوئی کلمہ ہماری شان کے خلاف زبان سے نکالا تو ہم فوراً انھین جہنم واصل کر دینگے۔

گولہ انداز نے توپ کا رخ اُن سوارون کی طرف کر دیا۔ اور جو جو وہ آگے بڑھتے گئے توپ کا رخ بھی پھرتا گیا۔

چاندنی ایسی صاف و شفاف تھی کہ ہر چیز اس توپ اور گولہ انداز کے جو دیوار کے سایہ مین تھے مثل دن کے دکھائی دیتی تھی۔

قلعہ کی دیوار سے قریب سو فٹ کے فاصلہ پر پہونچکر یہ گروہ ٹھیرا اور باجہ والون نے اہل قلعہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی غرض سے باجہ بجایا۔

ان سوارون کے افسر کو اسمعیل بے بخوبی پہچانتا تھا۔ یہ وہی اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا رابرٹ لارڈ ڈربل تھا۔

غور سے اسمعیل بے نے ان لوگون کو دیکھا کہ انمین لال کپتان تو نہین ہے اگر وہ ہوتا تو کوئی چیز اسمعیل بے کو ان سوارون کے اڑا دینے سے نہ روک سکتی۔

لیکن جس شخص سے اسمعیل بے کو اسقدر نفرت تھی وہ ان لوگون مین نہ تھا پس وہ غصہ ضبط کر کے ان لوگون کی طرف متوجہ ہوا

اسمعیل بے سایہ مین کھڑا تھا اسلیے اہل جبل اسود کی نظرون سے پوشیدہ تھا اور انھین خیال بھی نہ تھا کہ اسمعیل بے قلعہ مین موجود ہے۔

لارڈ ربل۔ (بگل بجنے کے بعد) اس قلعہ کا افسر کون شخص ہے۔

اسمعیل بے۔ حسن تم جواب دو۔

حسن المولا۔ (دیوار کے کنارہ پر آکے) مین حسن المولا اس قلعہ کا افسر ہون۔

لارڈ ڈربل نے صاحب سلامت کی۔

لارڈ ڈربل۔ مین رابرٹ لارڈ ڈربل جبل اسود کی فوج مین کرنیل ہون شاہزادہ نکولس کی طرف سے جسکی فوج تمھین چارون طرف سے گھیرے ہوئے ہے اس قلعہ کو مانگتا ہون شرائط مین بہت لحاظ کیا جائیگا۔ اہل قلعہ کو عزت کے ساتھ نکل جانیکی اجازت ہے۔ اور افسر ہتھیار بھی لگائے رہ سکتے ہین۔

اسمعیل بے۔ پوچھو کہ جتنے لوگ قلعہ مین موجود ہین اُن سب کو نکل جانے کی اجازت ہے حسن المولا نے حسب الحکم

سوال کیا۔

لاڈر ڈیل اصل منشا سمجھ گیا۔ اور اُسنے جواب دیا۔ عان سب لوگون کو نکل جانے کی اجازت ہے۔ جو سلطان روم کے تحت ہین۔ لیکن اگر اس قلعہ مین جبل اسود یا البنیہ کا کوئی باشندہ ہے اور سرحد روم مین داخل ہونا نہین چاہتا تو اُسکو آزادی دیجائیگی کہ جہان جی چاہے جائے۔

اسمعیل بے۔ (حسن المولا سے مخاطب ہوکر) کہو کہ اسمعیل بے کی منگیتر بیگم استقطری قلعہ مین موجود ہے۔ اُسکی بابت کیا حکم ہے

حسن نے یہی سوال کیا۔

لاڈر ڈیل۔ وہ بیگم جسے تم اسمعیل بے کی منگیتر بتاتے ہو جبل اسود کی فوج کے ایک بہادر افسر کی زوجہ منکوحہ ہے۔ وہ ترکی فوج کے ساتھ نہین جاسکتی۔

اسمعیل۔ (حسن سے) کہو کہ بیگم سلطان روم کی تولیت مین ہے اور بغیر سلطان کی اجازت کے اسکا عقد جائز نہین ہوسکتا۔

لاڈر ڈیل۔ اس دعوی سے تو اہل جبل اسود کو انحراف ہے اور سلطان کی حکومت ہی کے سوال کے فیصلے کے واسطے تو آج اسوقت ہتھیار باندھے ہوئے یہان موجود ہین۔ جبل اسود والے یہ نہین تسلیم کرتے کہ جبل اسود کی چپہ بھر زمین بھی سلطان روم کے زیر حکومت ہے یا اُنکے پہاڑون کے باشندون مین سے کسی ادنی شخص پر بھی سلطان روم کو کوئی اختیار ہے۔

اسمعیل بے۔ (سایہ سے نکل کر دیوار کے کنارہ پر آکے نہایت کرختگی کے ساتھ) یہ چھوٹا منہ بڑی بات !

اسمعیل بے کے سامنے آنے سے لاڈر ڈیل اور اُسکے ساتھیون کو حیرت ہوگئی ان کو خیال تھا کہ وہ پہاڑون مین ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہوگا۔ اس بات کا تو کسی کو وہم ہی نہ تھا کہ وہ قلعہ مین موجود ہین۔

اسمعیل بے۔ تم تو غیر ملک کے رہنے والے ہو تمھین جھگڑے سے واسطہ تمسے تعلق جبل اسود زیر حکومت سلطان روم ہو یا نہ تو تم کون ہو یا تو تم جری اور بہادر ہو یا بالکل بیوقوف ہو کہ مفت اپنی جان پر کھیل کے میرے سامنے آئے ہو تم تمھارا راہزن دوست اسمعیل بے کی تدبیر مین دخل انداز ہوئے اور اب تم صلح کا جھنڈا لیکر شیر کے مقابل آئے ہو۔ تم قلعہ خالی کردینے کا سوال کرتے ہو مین اسکا جواب خونریزی سے دونگا۔ گولہ انداز کی طرف مخاطب ہوکر الست اپنی توپ کے پاس جاؤ اور گولہ انداز جلی ہوئی مہتاب ہاتھ مین لیکر توپ کے پاس پہونچا۔

بیسوان باب

قلعہ پر حملہ

گولہ انداز کی اس حرکت سے جبل اسود کے سوارون کے چہرہ پر کوئی آثار خوف کے نہین ظاہر ہوئے گوکہ وہ خوب جانتے تھے کہ اسوقت انکی موت اور زندگی اُنکے دشمن اسمعیل بے کے ہاتھ مین ہے۔

اسمعیل بے (لاڈ رڈیل اور اُسکے ساتھیون سے) اے جبل اسود کے بہادُرو مین تمھین صرف اُنگلی کے اشارہ سے ملک عدم کو روانہ کرسکتا ہون۔

لاڈ رڈیل۔ (اطمینان کے ساتھ کہ گویا کوئی بات خوف یا خدشہ کی ہے ہی نہین) یہ جھنڈا ہمارا محافظ ہے۔

اسمعیل۔ (غصہ سے) جھنڈا بھلا اس جھنڈے کی وقعت ایک باضابطہ فوج کے سردار کی نظر مین کیا ہوسکتی ہے خصوصًا جب وہ ایک قزاقون کے گروہ کی طرف سے آیا ہو کیونکہ میری نظر مین تم لوگ ڈاکہ زنون سے بہتر نہین ہو۔

لاڈ رڈیل۔ تم اس جھنڈے کا لحاظ نکروگے۔

اسمعیل بے۔ نہین مین تمکو صرف چند منٹ کی مہلت اس غرض سے دیتا ہون کہ تم سفر آخرت کے واسطے تیار ہوجاؤ اور اسکے بعد مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ تمکو توپ سے اوڑادونگا۔

لاڈ رڈیل۔ اس حرکت پر تمام مہذب دنیا لعنت کرے گی۔

اسمعیل بے۔ خوب۔ ہمین دنیا سے مطلب۔ تم باغی ہو۔ تم اپنے بادشاہ سے برسرمقابلہ آئے ہو۔ اپنی حماقت سے تمنے اپنے تئین میرے قابو مین دیدیا ہے ایسی سزا دونگا کہ سب کو عبرت ہو۔

لاڈ رڈیل۔ (بہت اطمینان سے) ذرا تامل کرو اور غور کرکے دیکھو۔ کیا اُن ایک ہزار سے زیادہ ترکی سپاہیون اور افسرون کی جان کوئی چیز نہین ہے جو اس لڑائی مین گرفتار ہوئے ہین۔ اور اہل جبل اسود کے یہان قید ہین۔

یہ کلمہ کچھ ایسا موثر تھا کہ اُسنے اسمعیل بے کو بالکل ساکت کردیا۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا لیکن نہایت غیظ و غضب سے لاڈ رڈیل کی طرف دیکھنے لگا

لاڈ رڈیل۔ شاہزادہ نکولس کے ہاتھ مین تمھارے بہت سے لوگ ہین۔ اور ان مین بعض اعلے درجہ کے افسر بھی ہین ہم سب کو

اتر آؤ ـ مگر جب صبح ہوگی تو اس قلعہ کے
سامنے کا ہر درخت ہمارے مالک کے انتقام
کی شہادت دے رہا ہوگا ہر درخت میں ایک
ترک کا سر لٹکا ہوا نظر آئے گا ہم سپاہیوں
کی موت مرینگے لیکن تمہارے ساتھیوں کو
چوروں اچکوں کی طرح پھانسی دیجائیگی ـ

اسمعیل بے ـ (نہایت غصہ سے) تمہارا
سردار ایسی جرأت نہ کریگا ـ

لاڈرڈیل ـ حقارت کے لہجہ میں جرأت
نہ کریگا ـ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ـ ہمیں
جھنڈے کے آنے میں کچھ پس و پیش ہوا
تھا ـ ہم جانتے تھے کہ بعد اس کے جیت کے جو
آج بنٹنے تمہاری کی ہے ـ تم اس جھنڈے کے
ساتھ آنیوالوں سے کسطرح پیش آؤ گے
لیکن ہمارے شاہزادہ نے فوراً جواب
دیا ـ اگر وہ لوگ اس جھنڈے پر آگ برسائینگے
تو میں صبح ہوتے ہوتے ہر ترک کا جو میرے
قلمرو میں ہے ـ سر اڑا دونگا ـ تم صاف
صاف کہدینا ـ

اسمعیل بے ـ تمام اہل جبل اسود کی جانوں
سے عثمان پاشا کی جان زیادہ قیمتی ہے
اور اس خیال سے کہ کہیں اپنی فتح کے
نشہ سے اندھا ہوکر تمہارا شاہزادہ عثمان
پاشا کو کوئی ضرر نہ پہونچا بیٹھے ـ میں اپنے
ارادہ پر پھر غور کرونگا ـ اسوقت تو چھوڑے
دیتا ہوں ـ لیکن اب کوئی جھنڈا میرے
پاس نہ بھیجنا ـ ورنہ جو میری زد پر آئیگا میں توپ
سے اڑا دونگا ـ تمہارے سوال کا جواب
یہ ہے ـ کہ جب تک قلعہ میں ایک سپاہی بھی
زندہ رہیگا ـ قلعہ خالی نہ کیا جائیگا ـ

لاڈرڈیل نے رخصتی سلام کیا ـ باجہ بجا اور
یہ سوار اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے ـ ادھر
اسمعیل بے حملہ روکنے کا بندوبست کرنے
لگا ـ سپیدۂ صبح نمودار ہونے کے ساتھ ہی
حملہ شروع ہونے کا اُسے یقین تھا ـ

یہ صاف ظاہر تھا کہ قلعہ کے چاروں طرف
عیسائی فوج پڑی ہوئی ہے اور اندھیرے
میں اپنی توپیں موقع پر لگا لے گی تاکہ روشنی
ہونے کے ساتھ ہی گولہ اندازی شروع کردے
اسمعیل بے نے حکم دیا کہ جنگل کی طرف
گولہ مارو ـ توپوں کا منہ بلند کردو اور بحیرۂ اڈریاٹک
سے اس کنارہ تک نصف دائرہ قائم
کرکے گولہ باری کرو اور اسیطرح پر گولہ اندازی
شروع بھی ہوگئی ـ

تمام رات اسطرف سے گولہ پر گولہ مارا گیا ـ
لیکن دشمن کی طرف سے ایک توپ کی بھی
آواز نہیں آئی ظاہرا دشمن اپنی جائے
قیام چھپانا چاہتا ہے ـ

آخرکار صبح ہوئی اور دو گھنٹہ بعد حملہ شروع
ہوا ـ اسطرف سے رات بھر گولہ اندازی

کی گئی تھی۔ تاہم دشمن نے اپنی توپین موقع پر لگائین اور پھر سخت آتشبازی شروع کی۔ سہ پہر تک گولہ کی لڑائی رہی جسمین اہل قلعہ اچھے رہے جبل اسود کی فوج کی دو توپین پھٹ گئین۔ اور تین توپین غنیم کی بیکار ہو گئین اس سے نقصان پہونچا کیونکہ اُنکے پاس توپین بہت ہی کم تھین اور قلعہ کی دیوار مین کہین پر کوئی سوراخ بھی نہ ہوا۔

اسمعیل بے۔ دشمن کی طرف سے آتشبازی مین کمی ہوتی اور سامنے سے توپین ہٹتی دیکھکر کہا۔ جب تک تمہارے پر نہ ہون اور تم اُڑ نہ سکو تم برج ڈلسکنو پر قابض نہین ہو سکتے۔

اکیسوان باب

بدقسمتی

پھر رات آئی اور قلعہ کے گرد اندھیرا ہوا اُس کمرہ مین جسکی کھڑکی سمندر کی طرف تھی۔ دونون خاتونین بیٹھی ہوئی ہین۔ دن بھر وہ مجرمون کی طرح ایک کمرہ مین قید رہی ہین اور اُسکے دروازہ پر اسمعیل بے کے حکم سے سنتری ٹہلا کیا ہے۔

اسمعیل بے نے اسکی وجہ صاف صاف بتا دی تھی۔ اُسنے کہا تھا۔ لڑائی شروع ہوا چاہتی ہے۔ یہ لوگ جو قلعہ کے باہر پڑے ہوئے ہین ہمارے توپخانہ کی قوت اور قلعہ کی دیوارون کے استحکام کا تجربہ کرنا چاہتے ہین۔ دونون طرف سے سختی کیجائیگی گولہ اور گولی کسی کا خیال نہ ہوگا اور اگر تم مین سے کوئی دیوار پر جائیگا۔ تو وہ بھی اسی طرح زخمی ہو سکتا ہے جسطرح قلعہ کا کوئی سپاہی۔ اور مجھے منظور نہین کہ تم اس خدشہ مین اپنے تئین ڈالو۔

پس یہ دونون دن بھر تنہا کمرہ مین لیٹی رہین۔

کچھ دیر تک گولہ اندازی بہت زور و شور سے ہوا کی۔ ہر توپ کی آواز کے ساتھ انکے دلون مین امیدین پیدا ہوتی تھین۔ اور مایوسی انکو مٹا دیتی تھی۔

بیچاری کیتھرائن کچھ عجیب امید و بیم کی حالت مین تھی کھڑکی سے بحیرۂ آڈریاٹک کے پانی کے کچھ نہ دکھائی دیتا تھا۔ لیکن جب آفتاب بحیرۂ آڈریاٹک کے نیلے نیلے پانی مین ڈوبنے لگا اور توپون کی آواز بند ہونے لگی تو اُنکے دلون مین از سر نو ہمتین پیدا ہوئین۔

کیتھرائن۔ (الکزینہ سے مخاطب ہو کر) تم

دیکھتی نہین کہ توپون کی آواز مین کمی ہوتی جاتی ہے۔ یقیناً جبل اسود کی فوج کی توپون سے قلعہ کی توپین بیکار ہوگئی ہین شاید دیوار ٹوٹ گئی ہے۔ اب کچھ دیر مین ہمارے ہموطن قلعہ مین حملہ کرکے گھس آئینگے اور ہمین اس ظالم کے چنگل سے چھڑالین گے
الکزینہ۔ (جوش سے) آمین آمین۔
یہ کہکے دونون گوشش برآواز انتظار کرنے لگین۔
آہستہ آہستہ آفتاب غروب ہوا اور دنیا پر شام کی سیاہی چھاگئی۔
اب باہر سوت کا ایسا سناٹا ہوگیا اب نہ بگل بجتا تھا نہ طبل گڑگڑاتے تھے نہ گولون کے زناٹے کی آواز آتی تھی۔ اور جب رات کی سیاہی زیادہ بڑھتی جاتی تھی۔ یکایک چند ملازم روشنی سلئے ہوئے کمرہ مین آئے اور انکے پیچھے پیچھے ترکی سپہ سالار داخل ہوا۔
اسمعیل بے کے چہرہ پر مسرت کے آثار دیکھ کے ان دونون کو یقین ہوگیا۔ کہ آج کی لڑائی مین اہل قلعہ اچھے رہے اور حملہ سے قلعہ کو کوئی ضرر نہین پہونچا۔
ملازمین چلے گئے اور اسمعیل بے ایک کرسی پر بیٹھکے دونون کی طرف متوجہ ہوا۔
اسمعیل بے۔ مین تمھارے رفع تردد کے واسطے اسوقت آیا ہون اہل جبل اسود نے آج سویرے سے آتشباری کرنا شروع کی تھی۔ اور دو گھنٹہ گذرے کہ حملہ ختم ہوا۔ انکی توپون سے ہمین ذرا بھی نقصان نہین پہونچا بلکہ ہمارے توپخانہ نے دشمن کو بہت ضرر پہونچایا۔ ہمنے انکی توپین بیکار کردین۔ اور انہین حملہ سے دست بردار ہونا پڑا۔ کیتھرائن اب رہائی کی امید اپنے دل سے نکال ڈالو تم اسطرح میرے اختیار مین ہو۔ کہ گویا قسطنطنیہ مین میرے محل مین بیٹھی ہو
کیتھرائن نے کچھ جواب نہین دیا۔ بلکہ نہایت حقارت کی نظر سے اسمعیل بے کو دیکھکر منہ پھیر لیا اور سمندر کی طرف دیکھنے لگی۔
رات کے ساتھ ہی طوفان بھی آیا۔ چاند اور تارے چھپ گئے آسمان کافر کے قلب کی طرح سیاہ نظر آنے لگا۔
اسمعیل بے۔ دس پندرہ دن یہ باغی اس قلعہ کی پرانی لیکن مستحکم دیوارون پر گولہ اندازی کرکے اپنا حوصلہ نکالین۔ اس اثنا مین عثمان پاشا فوج ظفر موج لیکر آجائےگا اور ہم ان باغیون کو نیست نابود کردینگے۔

کیتھرائن ۔ اگر پیدر روگار دیگا کو دعا دے
اگر جبل اسود کے پہاڑ مسمار ہو جائین اگر
جبل اسود والون کے دلون سے جرأت
اور بازؤن سے قوت سلب ہو جائے مگر
وہ بھی غلامی کے ظلم سہنے پر مستعد ہو جائین
تو اسلامی جھنڈا جبل اسود کے پہاڑ رو تک
پہونچ سکتا ہے ۔ ورنہ وہ ہرگز ہرگز
مسلمانون کی متابعت اختیار نہ کرینگے
اسمعیل بے کیتھرائن کے پیارے پیارے
چہرہ کو دیکھا کیا جسین اسوقت جوش اور
غصہ کی آگ و خفگی نے عجب عاشق کش ادائین
پیدا کردی تھین ۔

اسمعیل بے ۔ واللہ تم اس قابل ہو
کہ ایک شجاع و بہادر سپاہی کی بیوی
ہو ۔ تمھاری بات سے میری دلی کیفیت
بڑھتی جاتی ہے ۔ اب تو سب موانع
رفع ہو گئے ہین ۔ دیکھین خدا کب
تمھین میری بناتا ہے ۔

کیتھرائن ۔ وہ وقت کبھی نہ آئیگا ۔

اسمعیل بے ۔ دسکر اسکے ہان جھگڑے
نہ رہنا ۔ ہمارے درمیان مین جو جو موانع
تھے وہ سب رفع ہو گئے ۔ اب
جسوقت میرے جی مین آئے مین اپنی
مراد پوری کرسکتا ہون ۔ کہ جس سے
ساتھ مناسب سمجھون تمھاری شادی
کردون خواہ تم رضامند ہو خواہ نا رضامند
کل تمھارا عقد میرے ساتھ ہوگا ۔

کیتھرائن ۔ (گھبرا کر) کل ؟

اسمعیل بے ۔ ہان کل وقت کے ضائع
کرنے سے کوئی فائدہ نہین اور تم ایک ہفتہ
یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد بھی
میرے ساتھ عقد کرنے مین اسیطرح نارضامند
رہوگی جیسے کہ آج ہو ۔

کیتھرائن ۔ لیکن تم شاید یہ بھول گئے
ہو کہ میرا عقد ہو چکا ہے ۔

اسمعیل بے ۔ کیا مین تم سے کہہ نہین چکا
کہ سب موانع رفع ہو گئے وہ گمنام
جو اپنے تئین لال کپتان کہلاتا تھا آج
کی لڑائی مین مارا گیا ۔

بیگم یہ گفتگو چین تیورون سے سن رہی
تھی اُسکے دیکھنے سے اسمعیل بے کو معلوم
ہو گیا کہ میرے کہنے کا اُسے یقین نہ آیا ۔

اسمعیل بے ۔ تمھین میرے کہنے کا
یقین ہے ؟

بیگم ۔ بالکل نہین ۔

اسمعیل بے ۔ جب کل میرا عقد تمھارے
ساتھ ہو جائیگا اُس وقت تو تم کو یقین
آجائیگا ۔

بیگم ۔ اگر ایسا رسم ادا کیا جائے تو وہ
خدا اور دنیا دونون کے سامنے بالکل ناجائز ہوگا

اسمعیل بے۔ جب اسکے ذریعہ سے
تمھے وہ چیز ملجائیگی جسکے واسطے مین سالہا
سال سے حیران و سرگردان ہون تو مین عقد
کے جواز و غیر جواز کی کسی سے شکایت
نہ کرونگا۔ تم کبھی ایسے فعل شنیع کی مرتکب
نہ ہوگی۔ بیگم نے کہا اور اسکا گلاب سا
چہرہ غصہ سے گل لالہ ہوگیا۔ سلطان معظم
بھی گو کہ قوت مین دنیا کی کسی سلطنت
سے نہین دبتا مگر ایسے امر کو جائز نہ رکھیگا
اور یورپ کے ایسے پرانے معزز خاندان
کی خاتون کی ایسی ہتک کی جائے
اگر مجھ پر ظلم کیا جائے تو تمام عیسائی
دنیا کے انتقام قصاص سے لینے پر موجود
ہوجائیگی۔

اسمعیل بے۔ اس جواب سے بالکل
متاثر ہوکے اچھا یہ تو بعد کو دیکھا جائیگا
اسوقت تو میری حسرت نکلتی ہے آگے
بڑھکے جا سکے جو ہو۔ مین تو اس موقع کو
ہاتھ سے جانے نہ دونگا کل تم میری
بیوی ہوجاؤگی ہرچہ بادا باد۔

یہ کہکے اسمعیل بے اٹھا اور اطمینان
کے ساتھ کمرہ سے باہر چلا گیا۔

اسوقت بیگم کی آیندہ زندگی کا آئینہ
ایسا تاریک معلوم ہوتا تھا جیسا کہ اسوقت
باہر کا اندھیرا کہ ہاتھ نہین سوجھائی دیتا

بائیسوان باب

جور فلک سے عاجز ہوکر
ملک عدم بسا سینگے ہم

الکزنیہ۔ ایسی جرات تو وہ نہ کریگا کیون

کیتھرائن۔ نے مغموم ہوکے گردن
جھکا لی۔

الکزنیہ۔ لیکن یہ تو انتہا درجہ کی
ہتک ہے۔

کیتھرائن۔ اس شخص کی زندگی کے
گذشتہ واقعات پر نظر کرو اور دیکھو کہ اسنے
کون کونسی بدکرداریان کی ہین اب زمانہ
بھی بدل گیا ہے۔ وہ اگلا وقت نہین
جب کسی بیکس عورت پر ظلم کیا جاتا تھا
تو اسکی خبر دنیا بھر مین فوراً مشہور ہوجاتی
تھی اور ہر طرف سے بہادر اسکا
بدلہ لینے کو اپنا سر ہتیلی پر رکھے ہوے
دوڑتے تھے۔ ہم اس قلعہ مین قید ہین
چارون طرف وہی لوگ ہین جو اسمعیل بے
کی ایسی کہینگے۔ مین دیکھتی ہون کہ اسنے
مجھ پر یہ ظلم کرنے کا مصمم قصد کر لیا ہے
جو چاہے ہو وہ اپنے ارادہ سے باز
نہ آئیگا۔ وہ مجھے مجبور کرکے مجھ سے عقد
کرے گا۔ نہ خوشامد سے اسپر اثر ہوگا نہ

دھمکاتے ہے اور جب عقد ہو گیا ۔ تو
پھر مین کیا کر سکتی ہون ۔ وہ ایک نئی حکایت
دنیا کے سامنے پیش کر کے کہدیگا ۔ کہ
یہ رضامند تھی ۔ اُسکی ہان مین ہان ملانے
والے بہت مل آئینگے اور یہان مجھے اور تیری
بہ سے تمھین بھی قید رکھے گا ۔ اب اس
امر سے تمھین واقفیت اسقدر ہو چکی ہے
کہ وہ تمھین رہا نہین کر سکتا ۔ اگر مجھے کچھ
امید تھی تو اس بنا پر کہ شاید اس قلعہ پر
عیسائی قبضہ کرین ۔

الکزینہ ۔ لیکن کیا تمھین اسمعیل کے
کے کہنے کا یقین ہو گیا ؟

بیگم ۔ ہان قلعہ پر کے حملہ کا واقعہ اسنے ٹھیک
بیان کیا ۔ ہر بات سے یہی ثابت ہوتا ہے
کہ اہل قلعہ آج اچھے رہے ۔ گولہ اندازی
بند ہوئی عرصہ ہوا اگر دیوار کہین سے
بھی شکستہ ہوتی تو جبل اسود کی فوج کبکی
دوڑ پڑی ہوتی ۔ یہ وہ سچ کہتا تھا ۔
قلعہ بہت مستحکم ثابت ہوا اور انھین حملہ مین
ناکامی ہوئی ۔

الکزینہ ۔ شاید اب کی حملہ مین کامیابی ہو ۔
بیچاری سادہ لوح الکزینہ کو ذرا سی
بات سے امید ہو جاتی تھی ۔ مشہور ہے
کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہے

بیگم ۔ شاید تمھین یاد نہین کہ میری
قسمت کا فیصلہ کل ہی ہو جائیگا ۔

الکزینہ ۔ تو کیا تمھین لال کپتان کی موت
کا یقین ہو گیا ؟

بیگم ۔ نہین ! یہ قصہ تو اُسنے اسلئے گڑھ
لیا ہے ۔ کہ مین اپنے تئین بالکل بیکس و
ناچار سمجھ لون ۔

الکزینہ ۔ تو خوش رہو کہ اگر لال کپتان
زندہ ہے تو پیاری کیتھرائن تم خاطر جمع رکھو
تم ضرور چھوٹ جاؤ گی ۔ وہ تمہارا عاشق ہے
اور وہ تمھارے واسطے زمین آسمان
ایک کر دے گا ۔

بیگم مسکرائی ۔ بیوقوف ! یہ گمنام غریب
سپاہی جسکی دولت اُسکی تلوار ہے اسمعیل جیسے
ایسے ترکی افسر کے مقابلہ مین کیا
کر سکتا ہے ۔

الکزینہ ۔ لال کپتان تمھین چاہتا ہے
عشق اُسکی رہبری کریگا ۔ اور وہ اسمعیل جیسے
ایسے معزز شخص سے گوے سبقت
لیجائیگا ۔

بیگم نے سر ہلایا ۔

الکزینہ ! تمھین یقین نہین آتا ۔

بیگم ۔ نہین ! تمھارے خیالات بچون
کے ایسے ہین ۔ یہ باتین قصہ کہانیون
کی ہین ۔ ایسے واقعات دنیا مین نہین
ہوتے ۔ مین نے اس گمنام شخص کے

ساتھ جلدی مین حماقت سے عقد کر لیا

اسوقت مجھے دین و دنیا کسی سے مطلب نہ تھا صرف مطلوب یہ تھا کہ کسی طرح اسمعیل نے کو ناکامی ہو میں سمجھتی تھی کہ عقد کر لینے سے چھوٹ جاؤنگی لیکن اب جو دیکھتی ہون تو اور عذاب مین مبتلا ہو گئی ۔

الکزنیہ اٹھی اور اسنے دونون ہاتھ کیتھرائن کے گلے مین ڈال کے کہا میری پیاری بہن حقیقتاً کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا ہوتا ہے ۔

کیتھرائن ۔ ہان کچھ سمجھ مین نہین آتا البتہ اس ظالم کے چنگل سے چھوٹنے کی ایک صورت ہے ۔

الکزنیہ ۔ وہ کیا ہے

کیتھرائن ۔ اگر مین مرجاؤن تو اس عذاب سے نجات ہو جائے ۔

الکزنیہ ۔ پیاری کیتھرائن ایسا قصد کرنا

کیتھرائن ۔ اور کیون یہ موت زندگی سے بہتر نہین جو اس شخص کے ساتھ بسر ہو جس سے مجھے نفرت ہے ۔

الکزنیہ ۔ لیکن ہان تمھاری جوانی یون مٹ جائے دلکی آرزوئین دل ہی مین رہین

کیتھرائن ۔ ہان ۔ میری قسمت بگڑ گئی ہے ۔ اور اس زندگی سے مجھے موت بہتر معلوم ہوتی ہے ۔ اگر خدا نے میری مدد نہ کی اور مجھے عقد کرنے پر مجبور ہونا پڑا تو تا اس کھڑکی سے سمندر مین پھاند پڑونگی ڈوب کر مرنا مجھے قبول ہے لیکن اسمعیل کی زوجہ بن کے رہنا منظور نہین ۔

الکزنیہ ۔ افوہ ۔ اتنے اونچے سے پھاندنا تو بہت مشکل ہے ۔

یہ دونون غمزدہ خاتونین کھڑکی کے پاس آئین اور باہر دیکھا ۔

اسوقت زمین و آسمان سیاہ ہو رہا تھا ہوا چل رہی تھی اور بڑی بڑی بوندین پڑ رہی تھین تاریکی اسقدر تھی کہ ہاتھ نہین سجھائی دیتا تھا بحرہ آڈریاٹک کا پانی قلعہ کی دیوارون مین تھپیڑے کھا کھا کے عجب ہیبتناک شور مچا رہا تھا ۔

الکزنیہ نے کھڑکی سے جھک کے نیچے دیکھا یکایک بجلی چمکی اور نیچے کا پانی بہت دور تھا ۔ بجلی کی روشنی مین دکھائی ۔ کانپ گئی ۔

الکزنیہ سخت خوف زدہ ہوئی اور پانی کی طرف اشارہ کر کے کہا خوف معلوم ہوتا ہے ۔

کیتھرائن ۔ ہر جگہ موت سے خوف معلوم ہوتا ہے لیکن جب انسان زندگی سے تنگ آجاتا ہے ۔ تو موت تھکے ہوئے شخص کی نیند معلوم ہوتی ہے مرنا بھی

ایک طرح کا سونا ہے۔

الکزینہ ۔ میرا تو اس خیال سے جی گھبراتا ہے

کیتھرائن ۔ مین عجب مخمصہ مین ہون اگر کوئی رہائی کی صورت نہ پیدا ہوا اور اسمعیل بے اپنی خواہشات حیوانیہ کا شکار بنائے تو موت اچھی ۔ لیکن اگر آخر وقت پر بھی خدا مدد کرے اور رہائی دے ۔ تو اسے بہتر کیا ہے ۔ مین اس ظالم کے ہاتھ سے تو بچ جاؤنگی لیکن مین نے حماقت سے اپنے تئین دوسرے شخص کا پابند کر لیا ہے ۔ یہ لال کپتان کون ہے ۔ ؟ کوئی جانتا ہے ۔

وہ ایک سپاہی آدمی ہے اور گو بظاہر شریف النفس معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن خدا جانے دراصل اس کی کیسی طبیعت ہے وہ اپنے اس اختیار کو جو مین نے بے سمجھے بوجھے اُسے دیدیا ہے نہین معلوم کس کام مین لائے ۔ اُسنے قسم کھائی ہے کہ کبھی شوہر ہونے کا دعوی نہ کریگا لیکن ہمارے پاس کون ایسی چیز ہے جس سے ہم اسے اقرار کی پابندی پر مجبور کر سکین اُسنے آخر میرے ساتھ عقد کیون کیا اسکی غرض کیا تھی ۔ افسوس ۔ الکزینہ اگر مین اس بنے ہوئے ترک یعنی اسمعیل بے کے چنگل سے چھوٹ بھی جاؤن ۔ تو شاید یہ لال کپتان اسی کا ایسا ظالم ثابت ہوا ۔

الکزینہ ۔ نہین نہین ۔ مجھے یقین نہین لال کپتان کے چہرہ سے شریف النفسی برستی ہے کیون تم کیا کہتی ہو ۔

بیگم ۔ اب مین کیا کہون خدا جانے ۔

یکایک کوئی چیز باہر سے کھڑکی مین ہوکر کمرہ مین آکر گری ۔

یہ ایک تیر تھا جسکی نوک پر کاغذ بندھا ہوا تھا ۔

تینتیسوان باب

یا تو جان دیتے ہین یا لیتے ہین دلبر اپنا
آج جھگڑا ہی چکا لیتے ہین چلکر اپنا

دونون خاتونین جھجک گئین کہ کسی نے ہمین کو تیر مارا لیکن یہ تیر ایک ایسے قادر انداز کی چٹکی سے نکلا تھا جسکے نشانہ نے کبھی خطا ہی نہین کی ۔

پہلے کیتھرائن کی نظر اس تیر پر پڑی اور وہ بولی ۔ تیر کی نوک پر کاغذ بندھا ہوا ہے خدا نے ابھی ہم کو بالکل نہین چھوڑ دیا ۔

اُسنے تیر اُٹھایا اور کاغذ کھولا ۔

کاغذ جو اعلے درجہ کا تھا اس خوبصورتی

سے نوک پر لپٹا ہوا تھا کہ تیر کا حصہ معلوم ہوتا تھا۔ مضمون یہ تھا۔

معزز خاتون اگر تم جبل اسود والون کی مدد کرنا اور اس ظالم کے چنگل سے چھوٹنا چاہتی ہو۔ جسنے تمھین قید کر رکھا ہے تو اس تیر مین ایک مضبوط ڈورا باندھکر اسی کھڑکی سے لٹکا دو پچاس فٹ ڈورے کی ضرورت ہوگی۔ تیر لٹکانے کے بعد ٹھیرو جب ڈورے مین آہستہ سے جھٹکا دیا جائے تو اُسے اوپر کھینچ لو اس مین ایک سُتلی بندھی ہوگی اسے بھی کھینچ لو اسکے دوسرے سرے مین رسّی کی سیڑھی بندھی ہوئی ہونچے گی۔ اس سیڑھی کو کمرہ مین کسی بھاری چیز سے اچھی طرح باندھ دو اس امر کا لحاظ رہے کہ اس سیڑھی کو ایک مسلح سپاہی کا بوجھ اُٹھانا پڑے گا۔ بہت احتیاط سے کام لینا کیونکہ قلعہ کی چھت پر سنتری موجود ہے لیکن اُسے خشکی کی طرف متوجہ ہونیکا حکم ہوگا۔ کمرہ کی سب روشنی بجھا دینا صرف ایک لمپ جلتا رہے تاکہ کھڑکی سے روشنی کا عکس باہر نہ پڑے جب سیڑھی اچھی طرح باندھ چکنا تو اسے زور سے ہلا دینا تاکہ مین سمجھ جاؤن کہ اب معاملہ لیس ہے۔

راقم لال کپتان

کیتھرائن نے یہ رقعہ باواز پڑھا اور الگزینہ بہت غور سے سنتی رہی۔

الگزینہ۔ آخر خدانے ہماری مدد کی!

کیتھرائن۔ کیون مین تمسے کہتی نہ تھی کہ اس شخص کی محبت اُسے کوئی نہ کوئی تدبیر تمھین رہا کرنے کی بتا دیگی۔

کیتھرائن۔ ہان۔ لیکن بقول شخصے بیری سے نکلے ببول مین اٹکے

الگزینہ۔ لیکن اس مدد سے تم انکار تو نہ کروگی؟

کیتھرائن۔ نہین نہین! اس ذریعہ سے مین اس قلعہ پر عیسائیون کا قبضہ کرادونگی چاہے میرے واسطے کچھ بھی ہو مین اپنے ہموطنون کی مدد کرنے مین ذرا بھی پس وپیش نہ کرونگی اگر یہ تدبیر راست پڑی تو اسمعیل بے کو کیسی زک ہوگی۔

فوراً دونون اُٹھین اور رقعہ کے احکامات کی تعمیل مین مصروف ہوئین۔

انھون نے سب لمپ گل کردے صرف ایک لمپ جلتا رہنے دیا اور اُسے بھی کھڑکی سے دور ایک کنارہ میز پر رکھدیا

کیتھرائن۔ وہ لوگ غالباً نیچے کشتیون پر ہین۔ انھون نے روشنی کم ہوتے دیکھی ہوگی۔ اور سمجھ گئے ہونگے۔ کہ ہم اُنکا

مطلب سمجھ گئے اور اُن کی تحریر پر عمل
کر رہے ہین۔

الکزنیہ۔ ترک کیا گھبرائینگے۔ جب
دیکھین گے کہ اہل جہاز اسود قلعہ مین داخل
ہوگئے انھین تو جلد معلوم ہوگا لیکن خیال
رکھنا کہ سنتری کو ہماری کارروائی کی
سن گن نہ ملے۔

کیتھرائن۔ اس کا ڈر ہی کیا ہے اندھیری
رات اور آندھی پانی مین آواز سنائی نہ دیگی
علاوہ اسکے سنتری سمندر کی طرف
توجہ بھی نہ کریگا۔ اُسکا خیال خشکی کی طرف
ہے نہ کہ سمندر کی طرف۔

مضبوط سے مضبوط ڈورا جو اسکے
پاس تھا نکالا گیا۔ ایک سرا تیر مین باندھکر
تیر چلایا گیا جو ہوا مین دوڑتا ہوا سیدھے چلا
ڈورے کا گولہ کیتھرائن کے ہاتھ مین تھا
اور ختم ہونے پر تھا کہ ایک جھٹکا سا ہوا
معلوم ہوا کہ تیر ٹھیک پہونچ گیا۔

کیتھرائن۔ (جوش سے کانپ کر) الکزنیہ
تیر پہونچ گیا۔ دعا کرو کہ ڈورا رسی کا بوجھ
سنبھال سکے۔

یکایک ڈورے کو کسی نے جھٹکا دیا
کیتھرائن اشارہ سمجھ گئی بہت ہوشیاری
سے کیتھرائن نے ڈورا کھینچنا
شروع کیا۔ خدا خدا کرکے ڈورا
کا دوسرا سرا اوپر پہونچا اس سرے مین
ایک ریشم کی ڈوری بندھی ہوئی
تھی۔

کیتھرائن نے جلدی سے ڈورے کو
پکڑ لیا اور الکزنیہ کی مدد سے اُسے
کھینچنا شروع کیا۔ کیونکہ اب بوجھ اتنا بڑھ
گیا تھا۔ کہ وہ اکیلی کھینچ نہ سکتی تھی۔

اس ڈورے کے دوسرے سرے پر
رسی بندھی ہوئی تھی اور دوسرے سرے
مین رسی کی سیڑھی بندھی ہوئی تھی۔
جسے انھون نے اندر کھینچ لیا۔
کمرہ کے کونے مین اس کھڑکی کے قریب
ایک الماری رکھی ہوئی تھی جسکا وزن
چار پانچ من کا ہوگا اس الماری مین
کیتھرائن نے سیڑھی کا سرا باندھا
اور سیڑھی کو جھٹکا دیا کہ اب معاملہ درست
ہے۔

ہوا تیز چل رہی تھی مینہ ٹوٹ ٹوٹ کے
پڑ رہا تھا۔ ترکی سنتری ایک کونے مین
کھڑا ہوا تھا۔ جہان پانی سے کسی قدر
بچاؤ تھا۔ ایسے طوفان مین پہرے کی
اسکے نزدیک ضرورت ہی نہ تھی۔
سنتری کی سمندر کی طرف نگاہ تھی۔ اور
اپنی تکلیف کو دیکھکر اُن ساتھیون کی
قسمت پر رشک کر رہا تھا جو اس وقت

اندرون مین بستروں پر آرام کر رہے تھے جھٹکا دینے سے بعد دونوں کھڑکی سے دیکھنے لگین - یکایک سیڑھی کی رسیان تن گئین جیسے کوئی شخص چڑھ رہا ہے -

تھوڑی دیر بعد ایک شخص کا سر اور گردن کھڑکی مین دکھائی دی شکل سے یہ مسلح سپاہی کھڑکی پر چڑھا اور مثل بندر کے آہستہ کمرہ مین پھاندا - یہ شخص رابرٹ لاڈرڈیل تھا - یہ امر کیتھرائن کی امید کے خلاف ہوا کیونکہ وہ سمجھی تھی کہ اُسی لال کپتان کی سنجیدہ اور متین صورت نظر آئے گی -

لاڈرڈیل - (خوش ہوکر) ہم آپ کے بہت ممنون ہوئے - اب ہم اس قلعہ کو لے لینگے - یہ واقعہ تو یورپ مین مشہور ہو - کہ قلعہ اُس شخص کی ذات سے فتح ہوا جسے آپ سے اسقدر توسّل ہے اگر لال کپتان کو یہ تدبیر نہ سوجھتی تو ہمکو اس قلعہ مین سمندر کی طرف سے اتنی رات کو اسطرح آنے کا خیال بھی نہ ہوتا -

چوبیسوان باب

قسمت تو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی ہے کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا

اور وہ کہان ہین ؟ الگزینیہ نے پوچھا کچھ دیر تک تو الگزینیہ منتظر رہی کہ کیتھرائن خود ہی پوچھے گی اُسکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ سوال کرنے والی ہے لیکن غرور نے اجازت نہ دی -

لاڈرڈیل - پہلے وہی آتا لیکن ساتھ کے افسرون نے منع کیا - اس تدبیر کے پورے ہونے مین شک تھا اور اسکی جان بہت عزیز ہے -

اس کلام سے کیتھرائن کے چہرہ پر کچھ عجب حیرت کے آثار نمایان ہونے لگے لاڈرڈیل ان آثار کا مطلب غلط سمجھ کے بولا -

ہمکو پورا یقین تھا کہ یہ کھڑکی آپ ہی کے کمرہ کی ہے - آپ کے چہرے کھڑکی مین دیکھنے کا شبہ ہمکو ہوا لیکن رات کی اندھیری اور طوفان کے باعث ہم یقین کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ کھڑکی مین آپ ہی ہین - ممکن تھا - کہ ہماری نظر کی غلطی ہوتی اور تیر کسی ترکی افسر کے ہاتھ لگا ہوتا تو جو شخص پہلے سب سے چڑھتا اُسکو بالعوض دوستون کے دشمن سے سابقہ پڑتا - آپ نے دیکھا ہوگا کہ میرا سر کھڑکی کے برابر پہونچا تھا تو مین ذرا ٹھہر گیا تھا -

الکزینہ — اگر ترکی افسر نظر آتے تو تم کیا کرتے۔

لاڈر وڈیل — فوراً سمندر مین پھاند پڑتا

کیتھرائن — اور زیادہ ضبط نہ کرسکی بولی تمنے کہا تھا کہ لال کپتان کی جان بہت عزیز ہے۔ کیا اُسے اپنی جان تمھاری جان سے زیادہ عزیز ہے۔

لاڈر وڈیل — نہین نہین جبل اسود والون کے واسطے اُسکی جان مجھ ایسے سو آدمیونکی جانون سے بھی زیادہ عزیز ہے یہ تدبیرین وہ بتاتا ہے تعمیل ہم لوگ کرتے ہین ذرا آپ غور تو کیجئے تین ہزار سے بھی کم آدمیون سے اُسنے دس ہزار سے زیادہ ترکی فوج کو کیسی شکست فاش دی — اور فوج بھی وہ فوج جسمین اعلے درجہ کے ترکی افسر موجود تھے۔ سلطنت عثمانیہ مین اسمعیل بے مختار پاشا اور عثمان پاشا سے بہتر فوج افسر نہین۔ تینون افسرون نے دس ہزار سے زیادہ چیدہ فوج ساتھ لیکو جبل اسود پر حملہ کیا۔ ایک ہی دن کی لڑائی مین یہ لشکر ایسا تباہ ہوا کہ اب اسکی حیثیت بھی نہ باقی رہی عثمان مختار پاشا دو ہزار سے زیادہ سپاہیون اور افسرون کے ساتھ ہمارے یہان قید ہے مختار پاشا کو سر پر پانون رکھکے بھاگنا پڑا اور سب کا افسر اسمعیل بے قلعہ بند ہے۔ اور جونکہ ہم قلعہ مین پہونچ گئے ہین کہ گھنٹہ بھر کے اندر ہی اسمعیل بے بھی ہمارے قیدیون مین داخل ہو جائیگا اور یہ سب کچھ لال کپتان کی بدولت ہے۔ پھر خیال تو کیجئے کہ کیا ایسے شخص کی جان عزیز ہوگی —

کیتھرائن — اس شخص کا حال چھپایا کیون جاتا ہے یہ کون ہے اسکا نام کیا ہے تم بخوبی جانتے ہو بتا کیون نہین دیتے کیا منع کر دیا ہے جس حالت مین مجھے اُسکی ذات سے اسقدر تعلق ہے تو مجھ سے کیون چھپایا جاتا ہے وہ کیا ہے اور کون ہے لاڈر وڈیل کو ہنسی آگئی — اسوقت نسائیت کا اثر ضرور حسن و ناز امارت پر غالب آگیا۔

لال کپتان آپ کے پاس آتا ہی ہوگا آپ اُسی سے پوچھ لیجئے گا — لاڈر وڈیل نے جواب دیا۔ لیکن ہم وقت ضائع کر رہے ہین کہین کوئی فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو — اسوقت دس کشتیون مین پچاس بہادر میرے اشارہ کا منتظر نیچے کھڑا ہوا ہے ہمین کشتیون کے فراہم کرنے مین بہت دقت ہوئی کیونکہ لڑائی مین ناکامی کا یقین ہو چکا اور اندھیرا ہو گیا تھا اُسوقت ہمنے اس تدبیر پر کاربند ہونے کا مصمم قصد کیا

بالآخر مین لاڈ رڈیل نے اُس الماری کا وزن دیکھا اور کہا آپ نے بہت اچھی طرح باندھا ہے۔ اور الماری اتنی بھاری ہے۔ کہ دس بارہ آدمی بھی اگر ساتھ چڑھین تو کچھ ہرج نہین۔

یہ کہکر لاڈ رڈیل کھڑکی کے پاس گیا۔ اور نیچے کے لوگون کو اشارہ کرکے خود کمرہ زینہ کے دروازہ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا کہ اگر دشمن آنے لگے تو اُسے فوراً اطلاع ہو جائے اشارہ کے ساتھ ہی نیچے کے لوگ یکے بعد دیگرے چڑھنے لگے یہ سب بالکل مسلح تھے۔ ڈابون مین طپنچہ کی جوڑی۔ پہلو مین تلوار اور پس پشت بندوق جسکے یہ پہاڑی بہت مشاق ہین پڑی تھی خوف سے یہ لوگ بہت احتیاط سے چڑھتے تھے کہ مبادا ہتھیار دیوار سے رگڑ کھا جائے۔ اور سنتری انکو دیکھ لے۔ اور جو لوگ اندر پہونچے ہون وہ تلوار کی گھاٹ اوتارے جائین۔ اور تدبیر پٹ پڑے۔ لیکن رات تاریکی کی اور طوفان کی ہیبت ناک آواز نے ان پہاڑیون کی مدد کی۔

ایک ایک کرکے باون آدمی کمرہ مین داخل ہوے سب کے آخر مین جو شخص آیا وہ لال کپتان تھا دونون خاتونین سب سے علٰحدہ کھڑی ہوئین ان کو دیکھ رہی تھین۔

لال کپتان نے لاڈ رڈیل سے کچھ مشورہ کیا

لاڈ رڈیل۔ دروازہ پر سنتری موجود ہے پانون کی آہٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کام سے غافل نہین ہے۔

لال کپتان۔ اس سنتری کو کسی طرح گرفتار کرنا چاہئے چلو بیگم کے پاس شاید ان کی مدد کی بھی ضرورت ہوگی۔

یہ کہکے دونون بیگم کے پاس آئے۔

لال کپتان نے بیگم سے مخاطب ہوکے کہا دروازہ پر سنتری ہے۔ ہم کو یہ گرفتار کر لینا چاہئے یا مار ڈالنا چاہئے مین فضول خونریزی پسند نہین کرتا اسوجہ سے گرفتار کر لینے کو مار ڈالنے پر ترجیح دیتا ہون تم اگر اُس سے دروازہ کھولنے کو کہوگی تو وہ آئیگا اور ہم اُسکو آسانی سے گرفتار کر لینگے پھر قلعہ کے صحن مین پہونچ جائینگے کیونکہ سوائے سنتریون کے سب ترک سو رہے ہونگے باہر ہمارا لشکر منتظر کھڑا ہوا ہے جو نہین ہم پھاٹک کھولینگے۔ فوراً قلعہ مین گھس آئیگا ترک سنبھلین سنبھلین قلعہ پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا۔

کیتھرائن نے اس امر کو منظور کیا۔ وہ اپنے ملک کے واسطے ہر طرح موجود تھی

یہ سپاہی کمرہ کے ایک گوشہ مین جمع ہو گئے لال کپتان دروازہ کے پیٹ سے ملکر کھڑا ہوا اور بیگم نے سنتری سے پکار کے کہا کہ ذرا دروازہ کھولدو ۔

سنتری بیچارہ نیند سے متوالا ہو رہا تھا اور اکیلے پہرہ دیتے دیتے پریشان ہو گیا تھا ۔ بے دغدغہ دروازہ کھولدیا

جو ہین سنتری نے دروازہ کا پٹ کھولا لال کپتان اسپر جا پڑا اور اُسکا ٹینٹوا پکڑ کے کمرہ مین گھسیٹ لیا ۔ دروازہ فوراً بند کر دیا گیا اور سنتری کے ہتھیار لے لیئے گئے ۔ ایک زبردست سپاہی ننگی قرولی ہاتھ مین لئے ہوئے سنتری پر تعینات ہو گیا اور صحن کا راستہ صاف ہو گیا

یہ لوگ پرانے پتھر کے زینہ پر سے جسمین صرف ایک لالٹین ٹمٹما رہی تھی دبے پاؤن صحن کی طرف چلے ۔

پچیسوان باب

قلعہ پر قبضہ

دیواروں کے پاس سنتری ٹہل رہے ہین دو سنتری پھاٹک پر پہرا دے رہے ہین وسط صحن مین دو توپین لگی ہوئی ہین جنکا مُنہ پھاٹک کیطرف ہے ۔ توپون کے پاس گولہ انداز منہ سے بچاؤ کے واسطے کمل اوڑھے ہوئے جلتی مہتابین ہاتھ مین لیئے بیٹھے ہین بعض اونگھ رہے ہین ۔ اور بعض شخص کی طرف جو داستان کہہ رہا ہے متوجہ ہین ۔ گارد گھر سے بھی بات چیت کی آواز آرہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کو رات کے حملہ کا خیال تھا اور جبھی سے لڑنے پر مستعد بیٹھے ہین ۔ اپنے سپاہی کو جو زینہ مین جمع تھے ۔ لال کپتان نے جلدی جلدی احکام دیے یکایک اُنھون نے نعرہ کیا اور گولہ اندازون پر جا پڑے ۔

حیرت کی وجہ سے گولہ انداز کچھ نہ کر سکے مہتابین اُنکے ہاتھ سے گر پڑین یہی مہتابین جبل اسود والون نے اٹھا کے توپون مین لگا دین ۔ دنا دن کے ساتھ دونون توپین چلین اور لوگون نے پھاٹک پاش پاش کر کے گرا دیا ۔

جبل اسود کی فوج نے جو دیوار سے کوئی ایک بجے [illegible] مہر قلعہ کے باہر اسی بات سے [illegible] ۔ دھاوا کر دیا قلعہ [illegible] سپاہی [illegible] ہر ترک یہ سمجھ کے کہ جبل اسود کی فوج نے حملہ کیا ہے اپنے ہتھیار لگا کے صحن مین آیا یا دیوار پر پہونچا یہ تو کسی کو وہم بھی نہ تھا

ا دشمن قلعہ کے اندر پہونچ گیا ہے۔ پہلے جو لوگ صحن مین پہونچے وہ دشمن کے ہاتھ سے مارے گئے اب قلعہ بھر مین شہرہ ہوگیا۔ کہ دشمن قلعہ مین آگیا کچھ دیر تک تو پون کے گرد سخت لڑائی ہوئی۔ ترکون نے بہت کوشش کی کہ توپون پر قبضہ کرلین۔ ہر ترکی سپاہی جو سامنے آتا جان دیتا لیکن ہٹنے کا نام نہ لیتا تھا۔ مگر جب جبل اسود کا لشکر قلعہ کے باہر سے آگیا۔ تو ترکون نے یہ سمجھ کے کہ اب فتح غیر ممکن ہے ہتھیار پھینکدیے اور امان کے طالب ہوئے۔

سب سے پہلے جو شخص صحن مین پہونچا وہ اسمعیل بے تھا۔ یہ بہت بہادری سے لڑا اور اسکے ساتھ اور ترکی سپاہی بھی جو اسکی تلوار کو تلوار مانتے ہوئے اور بہت سے لڑائیان اس کی ہمراہی مین فتح کر چکے تھے خوب لڑے لیکن جب جبل اسود کا لشکر پھاٹک گرنے کے بعد قلعہ مین داخل ہوا تو اسمعیل بے کو یقین ہوگیا کہ اب لڑنا بالکل بیکار ہے اور اُسنے آخر کار اپنے ساتھیون سے مخاطب ہو کر کہا۔ اب لڑنا بیکار ہے اپنی جان بچاؤ یہ شکست بھی ہماری قسمت مین تھی خیر تقدیر سے کیا چارہ ہے۔

یہ کہکے اسمعیل بے پلٹا اور دوڑ کے زینہ پر چڑھ گیا۔ چند جبل اسود کے سپاہیون نے اسکا تعاقب کیا لیکن زینہ مین اندھیرا اسقدر تھا کہ وہ اسمعیل بے کو نہ پاسکے اسمعیل بے کے جانے کے ساتھ ہی لڑائی ختم ہوگئی۔

حسن المولا نے لڑائی کی ابتدا ہی مین لاڈ رڈیل کے ہاتھ سے سر پر کاری زخم تلوار کا کھایا تھا جس سے وہ بالکل بیکار ہوگیا تھا جب لڑائی ختم ہو چکی اور ترک ہتھیار بھی دے چکے تو پہلا سوال جو لال کپتان نے کیا یہ تھا کہ اسمعیل بے کہان ہے

لاڈ رڈیل۔ (اپنے زخم کا خون پونچھکر) ابھی ابھی مین نے اُسے دیکھا تھا۔ اُسنے میرے گال پر زخم لگایا لیکن کچھ لوگون کے درمیان مین آجانے سے ہم الگ ہوئے ایک سپاہی۔ اسمعیل بے زینہ پر گیا ہے اس کلمہ نے ان دونون نوجوانون پر کچھ ایسا اثر کیا کہ وہ مثل تصویر کے خاموش اور آئینہ سان حیران ہوگئے۔

اسمعیل بے کوٹھے کی طرف کیون گیا ہے زینہ سے کوئی راستہ قلعہ سے باہر نکلنے کا ہے نہین یہ خیال نہین ہو سکتا کہ وہ بھی مثل لال کپتان اور لاڈ رڈیل کے سمندر مین پھاند پڑے گا۔ جب سے جبل اسود

دونون کے بس مین اپنے تئین دینا ہوگا تو اسیوقت کیون نہین دیدیتا۔

نازآفرین کیتھی ان کو ٹھے پر کمرہ مین سب بیار وصدگار بیٹھی ہوئی ہے کہین ایسی اس ارادہ سے تو کوٹھے پر نہین گیا ہے کہ لال کپتان سے رقابت کی جو وجہ ہے اسی کو مٹا دے تاکہ لال کپتان کا اصل مطلب حاصل ہی نہ ہوا جب وہ قلعہ پر قبضہ کرے تو بالعوض معشوقہ کے اسکی لاش پاسے۔

چھبیسوان باب

ایک بہادر عورت

جب اسمعیل بے نے دیکھا کہ اب ہونا بیکار رہے اسوقت اُسے بیگم کا خیال آیا۔ اسمعیل بے کو صرف رقابت ہی کا خیال نہ تھا بلکہ یہ بھی کہ اب مجھے اس رقیب کی متابعت بھی اختیار کرنا پڑیگی ان دونون خیالون نے اسمعیل بے کو بالکل سودائی کردیا اور وہ غصہ سے خودبخود بولا مین کبھی متابعت نہ اختیار کرونگا۔ اس گمنام کا قیدی بننے سے خودکشی کرنا بہتر ہے تلوار کی طرف اشارہ کرکے لیکن قبل اسکے کہ تلوار یہ قصہ تمام کرے ایک خون اور بھی بہیگی اور تب لال کپتان کی کل باتون کا معاوضہ ہوجائیگا۔

یہ کہکے اسمعیل بے سیدھا بیگم کے کمرہ کی طرف چلا۔ دھکا دیکے دروازہ کھولا۔ اور کمرہ مین داخل ہوا۔

دونون خاتونین کمرہ کے ایک گوشہ مین آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے پروردگار عالم سے دعا کر رہی تھین کہ وہ قادر مطلق اُن لوگون کی مدد کرے جو اپنے ملک کی آزادی پر اپنی جانین تصدق کرنے کو موجود ہین۔

اسمعیل بے کے یکایک داخل ہونے اور اُسکے ہاتھ مین خون آلودہ ننگی تلوار دیکھکے دونون کے ہوش اڑ گئے۔

یہ تو وہ سمجھ گئین کہ ہمارے ہم مذہبون کی فتح ہوئی لیکن اسمعیل بے کا اسطرح آنا خالی از علت نہین ہے۔

کمرہ مین داخل ہوتے ہی اسمعیل بے کی نظر رسی کی سیڑھی پر پڑی۔

اسمعیل بے نے نہایت غصہ سے کہا تیرے خدا کا غضب نازل ہو۔ تمھارے ہی بدولت وہ ملعون قلعہ مین داخل ہوا ہے اچھا تو پھر مین اسکی یاداش مین ایک ہی وار مین دونون کے سر کیون نہ قلم کردون یہ کہکے اسمعیل بے تلوار تاننے ہوئے

بڑھا - لیکن کیتھرائن یورپ کے ایک پرانے خاندان سے تھی - اسکی صورت عورتون کی سی تھی لیکن دل مردون کا تھا - اُسنے اپنے پاس سے ایک چھوٹا سا طپنچہ نکالا اور اسمعیل بے کے سر کی طرف اُس کا منہ کرکے بولی -

پیچھے ہٹ جاؤ - مین تمھارا خون اپنی گردن پر نہین لینا چاہتی - تمنے قدم بڑھایا اور مین نے طپنچہ مارا -

کیتھرائن کے تیور اس بات کو ثابت کر رہے تھے کہ جیسا اُسنے کہا ہے ویسا کریگی اسمعیل بے کو عورت کے ہاتھ سے مرنے مین بہت شرم معلوم ہوئی وہ ٹھٹک گیا - اب اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ قلعہ بھی کیتھرائن کی وجہ سے ہاتھ سے گیا - اب زینے پر لوگون کے چڑھنے کی آواز آئی -

اسمعیل بے نے تلوار نیام مین کی اور کھڑکی کے پاس پہونچکر بولا "یاد رکھو ہم تم پھر ملینگے جب تک میرے دم مین دم ہے امید ہے - کہ ایک نہ ایک دن تم میری ہو جاؤگی -

یہ کہکے سیڑھی سے نیچے اُتر گیا -

ذرا ہی دیر کے بعد لال کپتان اور لاڈ ورڈیل مع چند سپاہیون کے کمرہ مین پہونچے کیتھرائن کے ہاتھ کا طپنچہ اور فرش پر تازہ خون سے دھبے صاف ظاہر کر رہے تھے کہ ابھی اسمعیل بے یہان پر آیا تھا - لال کپتان داخل ہونے کے ساتھ بولا "وہ کھڑکی سے بھاگ گیا"

بیگم - ہان ابھی ابھی "

لاڈ ورڈیل - اپنے ساتھیون کی طرف خطاب کرکے "فوراً اُسکا تعاقب کرو"

پہاڑی چوٹی سے نیچے پہونچے - ایک کشتی غائب تھی اب صاف ظاہر ہو گیا کہ اُسی کشتی پر سوار ہوکے اسمعیل بے نکل گیا فوراً تلاش کی گئی مگر اسمعیل بے کا پتہ نہ لگا -

ستائیسوان باب

عاقل کو اشارہ کافی ہے

لال کپتان - کیتھرائن اور الگزینیہ سے مخاطب ہوکر "آپ کوئی خوف نہ کرین اب آپ دوستون کے درمیان مین ہین جہان آپ کا جی چاہے وہان جائین ورنہ اگر آپ مجھکو بتا دین کہ کس وقت جانے کا قصد ہے تو مین کچھ لوگ حفاظت کے واسطے ساتھ کر دون -

کیتھرائن نے کوئی معقول جواب نہ دیا اور

لال کپتان مع لارڈ ڈیل کے اسمعیل بے کو تلاش کرانے کے لیئے چلا گیا ۔

بیگم کے کمرہ کے گرد حفاظت کے واسطے پہرا بیٹھ گیا اور تاکید کی گئی کہ تکلیف نہ ہونے پائے صبح کو کھانے کے بعد لارڈ ڈیل نے کیتھرائن سے پوچھا کہ آپ کا کیا حکم ہے شام مین دونون خاتونون نے مشورہ کر کے طے کر لیا تھا کہ اب کیا کرنا چاہیئے ۔

بیگم ''مین نے سنا ہے کہ جس ضلع مین والد مرحوم کا محل ہے وہان ترکی فوج پڑی ہوئی ہے ''

لارڈ ڈیل ''جی ہان'' اور اُس فوج کا سردار سلیم پاشا ہے ۔ ترکی فوج کا قصد یہ تھا کہ اسمعیل بے درہ ڈیو کا فتح کر لے دونون لشکر ملکر دارالسلطنت جبل اسود پر حملہ کرین لیکن درہ ڈیو کا مین اسمعیل بے کی فوج کو شکست ہو جانے سے اب رائے بدل گئی ہو گی ''

کیتھرائن ۔ چونکہ اس ضلع مین ترکی فوج موجود ہے ۔ مین گھر نہین جا سکتی اور جسوقت تک اسمعیل بے زندہ ہے میرا تعاقب کریگا اس مرتبہ مین اُسکے ہاتھ سے بچ گئی لیکن ممکن ہے کہ آئندہ بھی کوئی ایسا واقعہ پیش آئے ۔ اسقوطری کے نواح مین جھیل کے کنارہ پر میرے ایک عزیز رہتے ہین ۔ انہون نے مجھے بارہا بلایا لیکن نہ جا سکی جس محل مین وہ رہتی ہین بالکل تنہائی مین ہے اگر مین وہان جاؤنگی تو میرا پتہ کسی کو نہ لگے گا اگر تم کسی کو حفاظت کے لیئے میرے ساتھ کر دو تو مین وہین چلی جاؤن ۔

لارڈ ڈیل ۔ بسر و چشم ۔ بلکہ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین خود بھی آپ کو پہونچانے چلون ۔

کیتھرائن ۔ بہتر ۔

لارڈ ڈیل ۔ ابھی ابھی مختار پاشا کی طرف سے صلح کا جھنڈا آیا تھا وہ مع اپنی باقیماندہ فوج کے البینیہ کے اُسطرف پڑا ہوا ہے سلطان روم کی طرف سے ایک ماہ کی مہلت مانگی گئی ۔

کیتھرائن ۔ تو کیا مہلت دی گئی ؟

لارڈ ڈیل ۔ بیشک فتحمند شاہزادہ نکولس ہماری فوج کا سپہ سالار ہے وہ زیادہ سختی کرنا نہین چاہتا کہ تمام یورپ کو ثابت ہو جائے کہ وہ صرف اپنے ملک کی بہبودی چاہتا ہے کسی سے لڑنے بھڑنے سے اُسے غرض نہین ۔

کیتھرائن ۔ کیا شاہزادہ نکولس یہان موجود ہے ۔

لارڈ ڈیل ۔ جی ہان ۔

کیتھرائن ۔ کیا مین شاہزادہ سے مل سکتی ہون ۔

لاڈرڈیل ۔ جی ہان ۔ اگر آپ تھوڑا دیر تامل فرمائین ۔

کیتھرائن ۔ کیا اسوقت وہ یہان موجود نہین ہے ۔

لاڈرڈیل ۔ جی نہین ۔ اسوقت وہ ترکی افسرون کے ساتھ صلح کے شرائط کر رہا ہے ۔ کیتھرائن متفکر ہوگئی ۔

لاڈرڈیل ۔ تو کیا آپ تھوڑی دیر انتظار کرینگی ۔ اگر آپ کہین تو مین ابھی آپ کا پیغام شاہزادہ سے جا کر کہدون ۔

کیتھرائن ۔ اور یہ شخص کہان ہے جسے تم لال کپتان کہتے ہو ۔

لاڈرڈیل ۔ وہ بھی شاہزادہ کے ساتھ ترکی افسرون سے بات چیت کر رہا ہے

کیتھرائن ۔ (اسی حالت مین) اچھا تو مین اسوقت شاہزادہ سے ملنا نہین چاہتی بلکہ جس قدر جلد ممکن ہو یہان سے جانا چاہتی ہون ۔

لاڈرڈیل یہ کہکر چلا گیا کہ دس منٹ بعد مین آکر آپ کے ساتھ چلونگا ۔

الکزینیہ ۔ کیتھرائن کو متفکر اور منغص دیکھکے ۔ تم پریشان کیون معلوم ہوتی ہو

کیتھرائن ۔ واہ ۔ تم دیکھتی نہین ہو کہ ان سب نے مجھے بیوقوف بنایا ہے جسوقت مجھ سے کہا گیا تھا کہ لال کپتان ایک گمنام غریب سپاہی ہے لیکن ایک ہی دن مین وہ ایک معمولی سپاہی سے جنرل اسود کی فوج کا سپہ سالار ہوگیا ۔ تمہارا دوست اُسکی تعریف کرتا ہے ۔ اسی نے پہاڑ پر آمعیل بے کو زک دی ۔ اُسی کے آجانے سے درہ ڈیوگا مین فتح ہوئی ۔ اُسی نے فتح کرنے کی تدبیر کی ۔ اب شاہزادہ کے ساتھ صلح کے شرائط طے کر رہا ہے ۔ اُسکی بات وحی سمجھی جاتی ہے کل فوج اُس کے حکم کی تابع ہے الکزینیہ یقین جانون لال کپتان کوئی معمولی آدمی نہین ہے وہ کوئی بڑا شخص ہے لیکن مجھ سے اُسکی ذات سے ایسا تعلق ہے یہ کیون چھپایا جاتا ہے ۔ کہ وہ کون ہے خیر مین سمجھ گئی کہ وہ کون ہے ۔

الکزینیہ ۔ (خوش ہوکر) تو کیا تم جانتی ہو کہ وہ کون ہے ۔

کیتھرائن ۔ ہان بیشک ۔ لیکن یہ ابھی تک اس اثنا مین لاڈرڈیل آگیا اور گفتگو بیچ ہی مین ختم ہوگئی ۔ دس منٹ بعد یہ سب منزل مقصود کی طرف روانہ ہوگئے ۔

اٹھائیسواں باب

قول مردان جان دارد

راستہ میں کوئی ایسا واقع نہیں ہوا جو قابل تحریر ہو سوا اس کے کہ کیتھرائن نے لاڈ رڈیل سے لال کپتان کی بابت بہت سے سوال کیے لیکن مطلب نہ حاصل ہوا آخرکار یہ لوگ اس محل کے پاس پہونچے جو جھیل کے جبل اسود والے کنارہ واقع تھا وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ کیتھرائن کی وہ عزیزہ لڑائی کے خوف سے دارالسلطنت وینیہ کو چلی گئی ہے لیکن جو ملازم محل میں موجود تھے۔ انھوں نے کیتھرائن کی بہت خاطر کی اور کہا کہ آپ یہاں تشریف رکھیں کوئی تکلیف نہ ہونے پائیگی۔

رخصت ہونے کے وقت کیتھرائن نے لاڈ رڈیل سے کہا میرے اپنے گمنام دوست سے کہنا کہ اگر انھیں کسی وقت فرصت ہو تو ذرا آکر مجھ سے مل جائیں۔

لاڈ رڈیل اس پیام کے پہونچا دینے کا وعدہ کر کے رخصت ہوا اور کیتھرائن تنہا اپنے کمرہ میں جو اس محل کے سامنے جناب باغ کی طرف واقع تھا چلی آئی۔

یہ محل جبل اسود کے اور دیہاتی محلوں کی طرح قلعہ نما بنا ہوا تھا۔

ناظرین انتظار الموت کا مقولہ تو آپ نے سنا ہوگا۔ اب یہ بھی سمجھ گئے ہونگے کہ کیتھرائن بیگم اسقوطری کو فطرت نے کیسا حسین اور نازنین بنایا تھا پھر بھلا کوئی شخص بھی کیتھرائن ایسی ماہ وش کو ذرا سی بھی تکلیف دینا گوارا کریگا۔ نہیں کوئی نہیں مگر عشق بھی عجب بد بلا ہے۔ رحم تو اسے کہیں آتا ہی نہیں۔ یہ صرف عاشق ہی کو آتش فراق سے نہیں جلاتا بلکہ معشوق کو بھی عاشق کی آہ کی تاثیر سے آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے۔ اگر پروانہ جلکر اپنی جان دیتا ہے تو شمع بھی اسکی حالت پر اشک حسرت ٹپکا ٹپکا کر اپنا کام تمام کرتی ہے غرضکہ حضرت عشق جس سے ملے اس سے اپنے بیگانے راحت و آرام سب کو چھڑا دیا۔ خوبصورت اور نازک کیتھرائن کو بھی انھیں حضرت نے تین دن تک انتظار کی تکلیف میں مبتلا رکھا لال کپتان کی بے غرضی۔ بہادری اور اپنے قول کی پابندی ایسی نہ تھی جو کیتھرائن کے ایسے سخت دل پر بھی کچھ اثر نہ کرتی یہی وجہ تھی کہ جسوقت سے لاڈ رڈیل رخصت ہو گیا وہ کمرہ میں اکیلی بیٹھ کے فراق کی گھڑیاں گننے لگی۔ ذرا سی آہٹ معلوم ہو

اور اُسکے کھڑکی مین پہونچی پھاٹک کی طرف دیکھنے لگی کہ مین وہ تو نہین آئے خدا خدا کرکے تیسرے دن چراغ جلے ملازم نے آکر کہا کہ ایک سوار آیا ہے کیتھرائن نے حکم دیا کہ فوراً بلا لیا جائے لمحہ بھر بعد لال کپتان کمرہ مین داخل ہوا اور آکر سامنے کھڑا ہوگیا ۔

کیتھرائن ۔ تشریف رکھئے ۔

لال کپتان کرسی پر بیٹھ گیا ۔

کیتھرائن ۔ ایک آرام کرسی پر بیٹھ گئے اور لال کپتان کو جو آج فرانسیسی وردی پہنے ہوئے تھا سر سے پاؤن تک بغور دیکھ کے میں نے آپ کو اسوجہ سے تکلیف دی ہے کہ مین جاننا چاہتی ہون کہ آپ کون ہین ؟

لال کپتان ۔ (آہستہ سے اور اس طرح کہ جیسے کوئی سوچ سوچ کے کہتا ہے) اول مین آدمی ہون ۔ دوسرے تمھارا شوہر ہون ۔ اور تیسرے لال کپتان کہلاتا ہون اور جبل اسوو کی فوج مین ملازم ہون

کیتھرائن ۔ (مضطربانہ طور سے) مین یہ سب جانتی ہون اور تاہم تمنے میرے سوال کا جواب نہین دیا تم میرے شوہر مگر برائے نام کیونکہ تمنے قسم کھائی ہے کبھی حقوق شوہری کا دعوےٰ نکروگے ۔ تم لال کپتان بیشک کہلاتے ہو لیکن یہ تمھارا اصلی نام نہین ہے ۔

لال کپتان ۔ (متانت لیکن نرمی سے) مین تمھارا بلایا ہوا آیا ہون گو کہ مین جانتا تھا ۔ کہ تم بعض سوالات کروگی ۔ اور مجھے ایسا جواب اُنکا نہ دینا چاہئے جس سے تمھاری تسکین ہوجائے ۔

کیتھرائن ۔ پھر تم آئے کیون ؟

" مین کیون آیا " لال کپتان نے کہا اور پھر جوش کی وجہ سے اُسکا چہرہ سرخ ہوگیا اور مین اسوجہ سے آیا کہ مین مرد ہون ۔ اور تم ایک حسین عورت ہو ۔ اور ایسی حسین کہ اُس وقت تک تم سی دوسری میری نظر سے نہین گزری ۔

یہ الفاظ اپنی تعریف کے سنکر کیتھرائن کے پیارے پیارے چہرہ پر شرم کے آثار ظاہر ہونے لگے اور اُسنے جھینپ کر اپنا سر جھکا لیا ۔

لال کپتان ۔ (جوش و حسرت کے لہجہ مین) مین اسوجہ سے آیا ہون کہ مین ایک مرتبہ اور اُسکو دیکھ لون جسکے حسن نے میرے پتھر کے دل پر اثر کیا ۔ مین نے دنیا مین بہت سے حسین دیکھے مگر کسی طرف کبھی توجہ بھی نہین ہوئی ۔ لیکن تم پر جو ہین میری نظر پڑی تمھارے عشق کا تیر میرے دل کے پار ہوگیا ۔

اسی محبت کیوجہ سے مین نے وہ سخت
شرائط منظور کرلئے جو تمنے مجھے قلمو
دلسگنو مین کئے - مین نے تمسے عقد کیا
لیکن قسم کھائی کہ کبھی حقوق شوہری کا
دعویٰ - نہ کرونگا اسس عقد سے میری
صرف اسقدر تسکین ہوئی کہ اگر تم میری نہین ہو
تو دنیا بھر مین کسی کی نہین ہو سکتین عقد کی
وجہ سے گو تم مجھے نہین ملین لیکن یہ تو
اطمینان ہوگیا کہ اب اور کوئی بھی تمھین
نہین پا سکتا صرف اتنی سی بات کی واسطے
مین نے اپنی جان تک عزیز نہین کی
کیونکہ میرا رومی سپاہیون کی تلوار سے
بچ جانا اور سمندر مین پھاند کر زندہ رہنا
معجزہ سے کم نہ تھا - پھر دوبارا اسی محبت
کی رہبری سے مین نے تمھین اسمعیل کے
چنگل سے چھڑایا مین نے یہ سب جانبازیان
صرف تمھارے واسطے کین - لیکن افسوس
اب میری حالت بالکل اسی دیوتا کی سی
ہے - جو پہاڑ مین بندھا ہوا ہے منہ
کے پاس سے ٹھنڈے پانی کی دھار
گر رہی ہے پیاس کی وجہ سے زبان باہر
نکلی ہوئی ہے لیکن ایک قطرہ بھی زبان
تک نہین پہونچتا کہ کچھ تسکین ہو - ہمیشہ
العطش العطش پکارتا ہے - پیاس
بجھانے والی شے قریب ہے اُسے
نہین ملتی - مین تمھارا پیارا خوبصورت
چہرہ دیکھتا ہون - دیکھو تم کیسی پاک
باطن نیک اور عالی خیال ہو - عورتون
مین ایسی ہو جیسے تارون مین مہتاب - یاد
رکھو کہ خدا کی درگاہ مین تمنے قسم کھائی ہے
کہ تم مجھ سے بے انتہا محبت کرو گی مجھے
اپنے سے بہتر سمجھو گی اور میری فرمانبرداری
کرو گی لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بھی سمجھ لو کہ یہ قول و
قسم ایسا تھا جسے منہ چڑھانا کہتے ہین -
سمجھ لو کہ اب تم مجھسے اتنی دور ہو جتنی دور
زمین سے آسمان - سمجھ لو کہ اب بھی لال کپتان
اسکو اپنا نہین کر سکتا جو دنیا کے مضبوط
ترین رشتہ یعنی عقد کے ذریعہ سے
اُس سے منعقد ہے -

تو دیبان قصر دریا تختہ بندم کردۂ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

کیتھرائن کی نرگسی آنکھون مین آنسو
ڈبڈبا آئے اور وہ کسی قدر تیچ کے بولی
تم کیون میرا دل دکھاتے ہو - مجھے تمھارا
راز معلوم ہوگیا - تمھین شاہزادہ نکولس
والی جبل اسود ہو -

انتیسوان باب

شاہزادہ نکولس والی جبل اسود

اس بے تکلف اظہار سے لال کپتان کے چہرہ پر مسکراہٹ آگئی ۔

کیتھرائن بغور لال کپتان کو دیکھ رہی تھی ۔ اسکا خیال تھا کہ وہ لال کپتان کے تیورون سے یہ سمجھ لے گی کہ جو کچھ اُسنے کہا وہ صحیح ہے ۔ یا غلط ۔ لیکن لال کپتان کے تیورون سے نہ اقبال ثابت ہوا نہ انکار ۔

لال کپتان ۔ اور اگر مین شاہزادہ نکولس وان جبل اسود ہون تو پھر کیا ؟

"کیا تم نہین سمجھ سکتے" کیتھرائن نے آہستہ سے شرماکر جواب دیا اور پھر جھکا لیا ۔ لال کپتان کے چہرہ پر غم کے آثار ظاہر ہونے لگے ۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اُسے کسی امید مین ناکامی اور دل کو تکلیف پہونچی ہے ۔

لال کپتان ۔ شاید مین سمجھ گیا اگر مین شاہزادہ ہون تو جو قسم مین نے عقد کے پیشتر کھائی تھی اُسے کالعدم سمجھنا چاہئے یعنے تم شاہزادہ کو وہ چیز دینے کو موجود ہو جس کی بابت سپاہی سے انکار کرتی ہو ۔

ان الفاظ کی چوٹ کیتھرائن کے دل پر لگی ۔ اصل امر یہی تھا ۔ انکار کیونکر کرتی ۔ کیتھرائن ۔ (گھبرائی ہوئی آواز مین) "تم مجھے بہت سختی کرتے ہو ۔ تم میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے ۔ مین یورپ کے ایک بہت ہی قدیم خاندان سے ہون ۔ بھلا دنیا کیا کہے گی اگر وہ سنے گی کیتھرائن نے اسقوطری نے اپنے اعزاز خاندانی کو ایسا دل سے بھلا دیا کہ ایک غریب گمنام سپاہی کے ساتھ شادی کی ۔

لال کپتان ۔ (ناز کے لہجہ مین) غریب بیشک لیکن گمنام نہین ۔ اب مین گمنام نہین ہون مین وہ ہون جسنے پہاڑون مین آسمیل کو شکست دی ۔ مین وہی شخص ہون جسنے درہ ڈیوگا مین چند سپاہی ساتھ لیکر رومی توپخانہ چھینا اور مختار پاشا ہی کی توپون سے مختار پاشا پر آگ برسائی جسنے قلعہ ڈلسگنو کو ترکون سے چھین کر اسلامی جھنڈا پہاڑ کی سرزمین سے باہر کر دیا ۔ کیتھرائن اب مین گمنام نہین ہون میرے کام تاریخ کے صفحون پر ہمیشہ کے واسطے لکھے گئے ۔

کیتھرائن ۔ (بہت پریشان ہوکر) لیکن تمھارا نام کیا ہے ؟ مجھے یقین نہین آتا کہ تم غریب اور ایک معمولی آدمی ہو ۔ آخر تم کون ہو ؟

لال کپتان ۔ تین دن ادھر تک مین کچھ نہ تھا ۔ لیکن اب مین جبل اسود کی فوج کا

سپہ سالار ہوں وہ جرنیل ہوں جسنے سلطنت عثمانیہ کی فوج کو شکست دیکر اُسکے افسرون کو ایسا بے دست و پا کردیا کہ اُنھوں نے ایک مہینہ کی مہلت مانگی کہ شہنشاہ روس کے دخل دینے سے پیشتر وہ جنگ کا سامان تجویز کرلیں۔

کیتھرائن۔ (زیادہ جوش میں آکر) ہے تو بیشک تمھیں شاہزادہ ہو کیونکہ فوج کا سپہ سالار وہی ہے۔

لال کپتان۔ اور اگر مین شاہزادہ ہون تو تم اپنی محبت کا نایاب خزانہ میرے حوالے کردوگی۔ جسے ایک معمولی فوجی کپتان کو دینے سے انکار کرتی ہو۔

شرم کی وجہ سے کیتھرائن کے گلاب کے ایسے گال تمتما گئے۔ اور اُسنے اپنے دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر منہ پھیر لیا۔

ذرا دیر بعد پھر لال کپتان کی طرف پھری اور ہاتھ پھیلا کر (جبکہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے) بولی۔ ایسا سخت امتحان نہ لو۔

لال کپتان۔۔ اگر مین شاہزادہ جبل اسود ہون۔ تو تم مجکو وہ قسم معاف کرتی ہو لیکن اگر مین صرف ایک مرد سپاہی ہوتا تو تمھے اپنے تئین اُس قسم کا پابند سمجھنا چاہیئے میرے واسطے سب سے زیادہ فخر کی بات یہ ہے۔ کہ مین وہی جرنیل ہون جسنے پہاڑ پر اسمٰعیل بے اور عثمان پاشا کو زک دی۔ اور دره ڈیوگا مین مختار پاشا کو شکست دیکر جبل اسود کو ترکوں کی قید سے رہا کیا۔ تمھین میرے کہنا کا یقین نہین آتا لیکن مین صرف تمھین یقین دلا دونگا شاہزادہ انکولس نیچے موجود ہے۔ وہ ایک معزز نوجوان ہے جس نے اپنے ملک کے واسطے جنگ کی کمر ہمت باندھی خاصکر ایسی حالت مین جبکہ یہ مشہور ہے کہ وہ طفل مکتب اور ابھی ابھی شہر پیرس کے مدرسے سے نکلا ہے تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ تم سے ملیگا۔ اور جب تم اصلی شاہزادہ کو دیکھ لوگی۔ تب تم کو معلوم ہوجائیگا۔ کہ نکولس والی جبل اسود اور مجھ ایسے شخص مین زمین و آسمان کا فرق ہے۔

یہ کہکے لال کپتان کیتھرائن کو کمرہ مین اکیلا چھوڑکر چلا گیا۔

کیتھرائن ایک آرام کرسی پر لیٹ گئی اور زار و قطار رونے لگی۔

کیتھرائن۔ (ہچکیاں لے لیکر) آپکے کلمات سخت تھے۔ لیکن مین ایسے کلمات کے لائق ہون اور غرور میرا برا ہو کہ تو نے میرے اور ایسے شخص کے درمیان رخنہ

اندازہ کی —

کیتھرائن کی ہچکی کچھ ہی کم ہوئی تھی کہ ملازم نے آکر کہا کہ ایک جبل اسود کا باشندہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔

کیتھرائن — مکائل (ملازم کا نام ہے) یہ شخص کس قسم کا آدمی معلوم ہوتا ہے؟

مکائل — حضور وہ ہے تو لڑکا لیکن اُسکے ساتھ باڈی گارڈ ہیں اور جس عزت سے وہ لوگ اُس سے بات چیت کرتے ہیں۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی بڑا شخص ہے۔

کیتھرائن ملازم سے — اچھا تو اُسے بلاؤ (دلمین) شاہزادہ ابھی لڑکا ہے کچھ ہی دن گزرے کہ وہ پیرس مین تعلیم پا رہا تھا پھر کیا یہ لال کپتان کچھ بھی نہین ہے — لیکن مین تو اُسے چاہتی ہون وہ چاہے جو ہو اب تو میرے دل کا مالک ہو چکا وہ بیشک میرا خاوند ہے ایک سترہ اٹھارہ برس کے چھوٹے بدن کے لڑکے کے کمرہ مین داخل ہونے سے ان خیالات کا سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا۔

یہ لڑکا فرانسیسی پوشاک پہنے تھا۔ اور اعزاز و امارت اُسکے چہرہ سے ظاہر ہوتی تھی قریب پہونچکر اُسنے اپنا ہاتھ چومنے کے واسطے بیگم کی طرف بڑھا دیا اُسکی انگلی مین جبل اسود کے شاہی خاندان کی ہیرے کی انگوٹھی تھی جس کی قیمت ایک بادشاہت کہی جاتی ہے۔

لڑکا — آپ ہی بیگم اسقوطری ہین؟

بیگم — جی ہان —

لڑکا — بیگم ہم تم عزیز ہین — مین جبل اسود کا شاہزادہ ہون —

بیگم — اور حضور لال کپتان کون ہے؟

شاہزادہ — (مسکراکر) یہ تو نہ پوچھو اب تو وہ شاہزادہ جبل اسود ہے — مین نہین چاہتا کہ بغیر اُسکے مین کچھ بھی کر سکتا —

بیگم — لیکن یہ تو آپ جانتے ہین کہ درحقیقت وہ کون ہے — اُسکا نام کیا ہے اور وہ کس درجہ کا آدمی ہے؟

شاہزادہ — (مسکراکر) جہانتک مجھے معلوم ہے اُس کے واسطے سب سے زیادہ فخر کی بات یہ ہے — کہ وہ جبل اسود کی فوج کا سپہ سالار ہے — بیگم مین تمھین دق نہین کرتا مین لال کپتان کے راز سے واقف ہون لیکن وہ اُسکا راز ہے — میرا ارادہ نہین ہے کہ مین تمسے کہدون — اُس راز کا افشا ہونا ملکی مصلحت کے خلاف ہے جو کچھ واقعات اس ہفتہ مین ہوئے اُنکی وجہ سے

اگر یہ معلوم ہو جائے کہ لال کپتان در اصل کون ہے تو ٹیڈو نواح کی سب سلطنتوں میں ہلڑ ہو جائیگا - یہ لال کپتان ایک عجیب آدمی ہے اعلے سے اعلے خطاب وہ حاصل کر سکتا ہے - لیکن وہ خطاب سے انکار کرتا ہے - اور کہتا ہے کہ مین صرف سپاہی رہنا پسند کرتا ہون - میری رائے مین تو بعد اس فتح کے اُسے ڈیوک آف ٹیڈو کا کہنا چاہیئے -

اس تقریر نے بیگم کے دل پر بڑا اثر کیا وہ لال کپتان کا اصل منشا سمجھ گئی کہ وہ خطاب وغیرہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے کہ جو کوئی محبت کرے میری ذات سے محبت کرے نہ کہ میرے ظاہری اعزاز سے

بیگم - (اپنے دل مین) اب اُسکی خواہش پوری ہو گئی - کیونکہ مین اُسے چاہتی ہون نہین بلکہ سچے دل سے اُس پر عاشق ہون ؎

آدھ گھنٹہ تک شاہزادہ بیگم کے پاس ٹھہرا اور اُسکے بعد سوار ہو کر ڈلسگنو کی طرف روانہ ہو گیا - اور جب کیتھرائن کو اس بات کا اطمینان ہو گیا کہ لال کپتان شاہزادہ نکولس والی جبل اسود نہین ہے - تو وہ اپنے دل مین غور کرنے لگی کہ پھر یہ لال کپتان کون ہے -

تیسوان باب

پرانی ملاقات

اسقوطری مثل ایک قصبہ کے ہے - آبادی چالیس ہزار سے کچھ زیادہ ہے - قطرت اور صنعت نے اُسکی حفاظت کا سامان ایسا کیا ہے - کہ البینہ کے کل مقامات سے اسقوطری زیادہ محفوظ ہے - شہر کے گرد مستحکم چار دیواری ہے اور شہر پناہ کے پھاٹک بہت بڑے اور نہایت مضبوط ہین پہلے اہل اسقوطری قلعہ بند تھے - لیکن جب سے سلطان کی طرف سے ایک مہینہ کی مہلت مانگی گئی ہے اسقوطری کے پھاٹک کھلے رہتے ہین اور کسی کی روک ٹوک نہین ہے - ڈلسگنو کی جانب والے پھاٹک کے قریب ایک سرائے ہے - جسکے دروازہ پر دہی نشان لگا ہوا ہے - جسے ہمارے ناظرین بخوبی پہچانتے ہین یعنی ایک ریچھ کا چہرہ اس سرائے مین مسافرون کا زیادہ مجمع نہین رہتا کیونکہ اسمین وہی مسافر ٹھہرتے ہین جو بحیرہ آڈریاٹک کی طرف سے آتے ہین -

جبکہ رات کا اندھیرا دنیا پر چھاتا جاتا تھا ڈسگنو کی طرف والے پھاٹک سے ایک شخص شہر مین داخل ہوا غالباً یہ شخص ایک معمولی مسافر معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ سوداگرون کے ایسے کپڑے پہنے اور ہتھیار لگائے ہوئے تھا۔ ہتھیار لگائے ہوتا کوئی تعجب کی بات نہ تھی کیونکہ اس لڑائی کے زمانہ مین کوئی شخص بغیر ہتھیار کے شہر سے باہر نہین نکل سکتا تھا

جن سپاہیون کا پھاٹک پر پہرا تھا انھون نے اس شخص کو دیکھا لیکن کسی قسم کا تعرض نہ کیا اس شخص نے ان سپاہیون کو سلام کیا اور شہر مین داخل ہوا جس نظر سے یہ شخص شہر کو دیکھ رہا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ شخص پہلی مرتبہ اس پرانے شہر مین آیا ہے۔

نووارد ۔ (چارون طرف دیکھ کے) م اسنے کہا تھا کہ ڈسگنو کی طرف والے پھاٹک مین داخل ہونے کے بعد جو پہلی سرائے ملے جسکے دروازہ پر کوئی نشان نہین ہے۔ وہی مقام ہے۔ یکایک اسکی نظر ایک ریچھ کے سر کے نشان پر پڑی مسافر نے گھوڑا روک لیا اور کچھ دیر تک اس نشان کو دیکھا کیا۔

نووارد ۔ آہا ۔ یہ تو کولا جان کی سرائے کی نقل معلوم ہوتی ہے ۔

اس نووارد نے چارون طرف دیکھا لیکن سوائے اس سرائے کے کوئی دوسری سرا نظر نہ آئی ۔

نووارد ۔ اسنے تو کہا تھا کہ دروازہ پر کوئی نشان نہین ہے۔ لیکن یہان تو نشان موجود ہے۔ شاید اسکے جانے کے بعد لگا دیا گیا ہو۔ بہرطور کوئی سرائے تو یہان نظر نہین آتی یہی ہو گی۔ مسافر سیدھا سرا کے دروازہ پر آیا۔ اور دق الباب کیا ایک لڑکا اندر سے نکلا اور اسکی زبانی معلوم ہوا کہ یہ نشان آج ہی صبح کا لگایا گیا ہے مسافر اترا۔ گھوڑا اس لڑکے کو دیا اور خود سرا مین داخل ہوا کمرہ مین پہونچکر اسنے گھنٹی دی اور ایک عورت گھنٹی کے جواب مین کمرہ مین آئی اس مسافر کو کسیقدر حیرت ہوئی جب اسنے اس عورت کو پہچانا کہ یہ وہی کولا ہے۔

کولا جان ۔ آہا اسکیٹن پاشا تم ہو

یہ مسافر وہی انگریز پاشی بزوق ہے جس سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہین ۔

اسکیٹن ۔ خوب ۔ تمھارے ملنے کا تو مجھے خیال بھی نہ تھا۔

کولا ۔ مجھے جو تم یہان دیکھتے ہو یہ سب تمہارے چوٹے باشی پڑوسیوں کی بدولت ہے میں سمندر کے کنارے اس سرائے میں آرام رہتی تھی۔ تمہارے سپاہی جب وہ ڈوبوگا میں شکست کھا کے بھاگے تو انہوں نے لوٹ کر سرائے میں آگ لگا دی ۔

میں اسوقت اپنے گھر میں نہ تھی نہیں تو تم دیکھتے کہ میں ان لوگوں کو کیسی سزا دیتی ۔ جب میں پلٹ کے آئی تو سوا اس نشان کے جو باہر لگا ہوا ہے ۔ گھر میں کچھ نہ پایا ۔ میں تو یہاں چلی آئی اور یہ سرائے مول لے کے کاروبار شروع کیا ۔

اسکپٹن ۔ اور تمہاری لڑکی کہاں ہے

کولا ۔ بدمعاش کیا تم اس لڑکی کا پیچھا نہ چھوڑو گے ۔

اسکپٹن ۔ کیا وہ بھی یہیں تمہارے ساتھ ہے ۔

کولا ۔ ہاں مگر وہ ایک جگہ مہمان گئی ہوئی ہے کل آجائیگی ۔

اسکپٹن ۔ وہ جو روپیہ میں تمہارا چاہتا ہوں ۔ اسکی بابت ؟

کولا ۔ اوہ اسکا ذکر بھی نہ کرو اس روپیہ کے عوض تو اس امر سے ہو گیا میرے نوکروں نے اس روز تمہیں خوب مارا

جب اسکپٹن پاشا کو معلوم ہوا کہ اسنے جو اپنے عوض عثمان آغا کو بھجوا دیا ہے یہ بات ابھی تک کولا جان کو نہیں معلوم ہوئی

اسکپٹن ۔ مجھے تم سے کوئی شکایت یا ملال نہیں ہے ۔ خیر اب یہ ذکر جانے دو ۔

کولا ۔ بہتر ہے ۔ اگر تمہیں شراب کی ضرورت ہو تو شراب بھی موجود ہے ۔

اسکپٹن ۔ عنایت ۔

کولا ۔ بشرطیکہ قیمت دیدو ۔

اسکپٹن ۔ جیب سے ایک روپیہ نکال اور میز پر رکھکر لو یہ روپیہ موجود ہے اب مجھے ایک بوتل لا دو ۔ اور ایک کمرہ دینا کہ وہاں میں اپنے چند دوستوں کو بلاؤں رات ہو جانے کے بعد وہ لوگ آئینگے اور کپتان ڈلیش کو پوچھینگے ۔

(مسکراکر) کپتان ڈلیش میرا ہی نام ہے تم ان لوگوں کو میرے کمرہ میں پہونچا دینا

کولا ۔ (اسکپٹن کو غور سے دیکھکر) پر دیکھو دیکھو کوئی فساد نہ ہونے پائے میری ایک سرائے جل چکی ہے ۔ اگر یہ بھی سرائے برباد ہوئی ۔ تو اب تو میرے پاس اتنا روپیہ بھی نہیں ہے کہ میں اور سرائے خرید سکوں ۔

اسکپٹن ۔ نہیں نہیں اطمینان رکھو ۔

کولا ۔ اچھا تو میرے ساتھ آؤ دیکھو یکمکانی ہے

اسکپٹن - ہاں - لیکن یہاں اور کوئی تو نہیں آئیگا -

کولا - نہیں بابا ابھی میرے یہاں بہت لوگ نہیں آتے ہیں -

اسکپٹن - ہاں - ابھی تو تم یہاں نئی آئی ہو - جب تمہاری شراب کی شہرت ہو جائیگی - پھر تو اور ہی رونق ہوگی -

کولا - امید تو ایسی ہی ہے - کرسیاں کافی ہونگی -

اسکپٹن - چار کرسیاں ہیں - ہاں تو کافی ہو جائینگی - تین آدمی اور آپ ہونگے

کولا - تمنے کپتان ڈلیش بتایا ہے نا -

اسکپٹن - ہاں کہیں بھول نہ جانا -

کولا - نہیں بابا نہیں نا لیکن خبردار فساد نہ ہونے پائے -

یہ کہکر کولا چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد بوتل لیے ہوئے آئی - بوتل گلاس اور ایک شمع اسکپٹن کے آگے میز پر رکھی اور خود چلی گئی -

اب رات بخوبی آگئی تھی اور اسکپٹن پاشا نے کولا کے جانے کے بعد وہ کھڑکی بھی بند کر دی جو روشنی کے واسطے اس کمرہ میں لگی ہوئی تھی - اور شراب پینے میں مشغول ہوا - بوتل ختم ہونے پر تھی کہ ایک طویل القامت سانولے رنگ کا شخص چوغہ میں اپنے تئیں چھپائے ہوئے کمرہ میں داخل ہوا -

اکتیسواں باب

قتل کی تدبیر

اسکپٹن اٹھ کھڑا ہوا اور جس ادب سے اس نووارد کی طرف دیکھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ معمولی آدمی نہیں ہے -

اس نووارد نے کمرہ کے چاروں طرف دیکھا

اسکپٹن - حضور کوئی خوف نہیں ہے نہ تو ہمیں کوئی دیکھ سکتا ہے - نہ ہماری بات چیت سن سکتا ہے - سرائے میں سوائے ہمارے بڑھیا اور اس لڑکی کے اور کوئی مسافر نہیں ہے -

اجنبی - یہ اچھی بات ہے -

یہ اجنبی میز کے برابر ایک کرسی پر بیٹھ گیا ٹوپی اتاری اور چوغہ کے بند کھولے اخاہ !

یہ تو اسمعیل بے ہے -

اسمعیل بے - تمہارے لوگ بھی آگئے ہیں

اسکپٹن - جی ہاں حضور آپ کے حکم کے بموجب میں اپنے رسالہ سے چار آدمی چنکر لایا ہوں جنپر مجھے بھروسہ ہے -

اسمعیل بے - ان لوگوں پر تمھیں پورا

بھروسہ ہے نا؟

اسکیپٹن - جی ہان! جس بات کو مین منع کردونگا وہ بات اُنکے منہ سے کبھی نکلنی چاہیے کونی اُنھین مار بھی ڈالے؟

اسمعیل بے - اچھا تو وہ لوگ کہان ہین؟

اسکیپٹن - آپ نے منع کردیا تھا کہ شہر کے اندر نہ آئین اسوجہ سے مین نے انکو شہر کے باہر ایک باغ مین ٹھہرادیا ہے

اسمعیل بے - ہان اب مجھے یاد آیا - اسمین ایک مصلحت تھی - باشی بزوق ایسے شخص چھپا نہین سکتے - اگر چار بھی ملکر آتے تو لوگون کی نظر پڑتی اور تم جانتے ہو کہ یہ لڑائی کا زمانہ تو ہے نہین -

اسکیپٹن - اسمعیل بے کی گفتگو کا کچھ مطلب نہ سمجھکر حضور بجا فرماتے ہین؟

اسمعیل بے - علاوہ تمھارے دو آدمی اور ہونگے -

اسکیپٹن - حضور فرما چکے ہین -

اسمعیل بے - اور وہ دونون اپنے ساتھ چار چار آدمی لائینگے - پھر اگر یہ سب لوگ شہر کے اندر آتے تو یہان کے حاکم کو ضرور خیال ہوتا اور وہ دخل اندازی کرتا گو کہ اگر مین ظاہر کردیتا کہ مین کون ہون - تو وہ چپ ہوجاتا لیکن اس صورت مین میرا اصل مطلب غبط ہوجاتا - جیسا مین کہہ چکا ہون - یہ زمانہ جنگ نہین ہے بلکہ ایک مہینہ کی مہلت لی گئی ہے تاہم بارہ منتخب سپاہیون سے دشمن کو ایسا نقصان پہونچانیوالا ہون جسکی مضرت اسکو میدان شکست کھانے سے بھی زیادہ ہوگی

اسکیپٹن چپ چاپ سنا کیا گو کہ اب وہ رومی فوج مین تھا - اس کا دل ابھی تک اُسی جزیرہ کے باشندون کا ایسا تھا جو انگلستان کہلاتا ہے - اور جسکا ڈنکا اب تمام دنیا مین بج رہا ہے - اسے یہ بات اچھی نہ معلوم ہوتی کہ دشمن کے ساتھ کوئی ایسی بات کیجائے جو بہادری کے خلاف ہو وہ کیا کرتا کہ اسکا پیشہ سپاہگری کا تھا - اور

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد

اسمعیل بے - ہمین چپ چاپ ہوشیار اپنا کام کرنا ہوگا - تاکہ سوا اسکے ہم لوگون کے اور کوئی راز کو نہ جاننے پائے -

اسکیپٹن - اور یہ کام حضور آج ہی رات کو سرانجام کردینگے -

اسمعیل بے - اگر بن پڑا تو اسی گھنٹہ بھر کے اندر -

اب ایک تیسرا شخص کمرہ مین داخل ہوا - یہ تیسرا شخص عثمان آغا تھا جس سے ہمارے ناظرین واقف ہین -

عثمان آغا - آپ تو فرماتے تھے - کہ

اُس سرائے کے دروازہ پر کوئی نشان نہیں ہے؟
اسمعیل بے ۔ ہاں جب یہاں آیا تھا تو اس سرائے کے دروازہ پر کوئی نشان نہ تھا ۔ یہ تختہ تو بعد کو لگایا گیا ہے ۔
عثمان آغا ۔ میں تو آگے چلا گیا ہوتا لیکن سرائے کے نشان کو دیکھکر مجھے کچھ باتیں یاد آئیں کہ اُن سے میرے دل کو تکلیف ہوئی
یہ سنکر اسکپٹن سے ضبط نہ ہوسکا اور وہ کولاجان اور عثمان آغا کا واقعہ یاد کرکے بے اختیار ہنس پڑا ۔
اسمعیل بے اپنے خیالات میں کچھ ایسا مبہوت تھا کہ اُسنے عثمان آغا کے اس فقرہ اور اسکپٹن کے ہنسنے کا کچھ خیال بھی نہ کیا ۔
اسمعیل بے ۔ (عثمان آغا سے مخاطب ہوکر) تمھارے سپاہی کہاں ہیں ۔
عثمان آغا ۔ شہر کے باہر ایک باغ میں بٹھا آیا ہوں ۔
اسمعیل بے ۔ (گھڑی دیکھ کے) آٹھ بج گئے ۔ اب حسن کو آجانا چاہیے ۔
یکایک دروازہ پھر کھلا اور حسن الہولا کمرہ میں داخل ہوا سب کی طرح حسن مسلح تھا ۔ پہلو میں تلوار لٹک رہی تھی تو اب میں جوڑی طپنچہ کی اور موزے میں ایک اور قرولی لگی ہوئی تھی ۔
اسمعیل بے ۔ کہو حسن کامیابی ہوئی؟
حسن ۔ جی ہاں حضور کے اقبال سے میں تو اپنا کام انجام کا دے چکا ۔
اسمعیل بے ۔ اچھا تو وہ لوگ کہاں گئے
حسن ۔ اُس محل میں جو ڈل گنو کی طرف والے پھاٹک سے چند میل کے فاصلہ پر جبیل کے جبل اسود کے جانب والے کنارہ پر واقع ہے ۔ صرف چار ہی آدمی ہیں
اسمعیل بے ۔ (خوش ہوکر) اچھی بات ہے !! اب وہ ہمارے ہاتھ سے کہاں جائینگا لیکن چاروں کو مار ڈالنا چاہیے تاکہ اس راز کے افشا ہونے کا بالکل خوف نہ رہے ابھی کل صبح کو جب جبل اسود والے اُٹھینگے تو معلوم ہوگا کہ انکا سپہ سالار یعنی لال کپتان غائب ہے ۔

تیسواں باب

قتل

ایک دوسرے کی طرف دیکھا اب اُنھیں معلوم ہوا کہ کس شخص کے واسطے یہ تدبیر کی گئی ہے حسن الہولا بھی اسوقت تک اس راز سے واقف نہ تھا اُسنے

اسمعیل بے نے صرف یہ کہا تھا کہ چار معتبر آدمی اپنے ساتھ لے کے سڑک کے کنارہ فلان مقام پر تم ٹھہرنا جب ادھر سے جبل اسود کے چند سوار سوداگرون کی وضع بنائے ہوئے نکلین تو اُنکے پیچھے جانا اور جب وہ اپنی منزل مقصود پر پہونچ جائین تو اپنے آدمیون کو اُسی مقام پر چھوڑ کر شہر اسقوطری کی فلان سرائے مین آکر فوراً مجھے اطلاع دینا۔

حسن نے اس حکم کی پوری تعمیل کی وہ اپنے آدمیون کو ساتھ لیکر سڑک کے کنارہ ایک جگہ چھپا رہا جب شام ہو گئی تو چار سوار ہتھیار بند جو جبل اسود کے رہنے والے معلوم ہوتے تھے اُدھر سے گزرے حسن مع اپنے سپاہیون کے اُنکے پیچھے چلا جب وہ ایک جنگل کے کنارہ ایک مکان مین داخل ہو گئے تو حسن اپنے آدمیون کو اُسی مکان کے قریب ایک جگہ پر چھپا کر خود اس سرائے مین اطلاع دینے چلا آیا۔

جب اسمعیل بے ڈلسگنو کے قلعے سے بھاگ کر اپنے لشکر مین پہونچا تھا تو اُسنے ایک مخبر کو طلب کیا تھا یہ شخص مختلف زبانین جانتا تھا۔ اور ہر زبان ایسی عمدگی سے بولتا تھا کہ سننے والے کو اس بات کا شک بھی نہین ہو سکتا تھا یہ اسکی مادری زبان نہین ہے۔ اسمعیل بے نے اس شخص کو بلا کر اس سے کہا تھا ڈلسگنو کے قلعہ مین بیگم اسقوطری موجود ہے جب وہ قلعہ سے نکلے تو اُسکے ساتھ ساتھ جا کے اس امر کو تحقیق کرو کہ وہ کہان گئی اور مجھے اطلاع دو۔ اس مخبر نے جبل اسود کے سپاہیون کی وضع بنائی اور جو سپاہی لاڈرڈیل کے ساتھ بیگم کو پہونچانے گئے تھے انھین مین ملا ہوا بیگم کے ساتھ ساتھ اُس محل تک پہونچا جہان وہ گئی اور اُسکے اسقدر قریب رہا کہ جب بیگم نے لاڈرڈیل سے لال کپتان کو بھیجنے کی بابت کہا تو اُسنے سب گفتگو سنی اور آکر اسمعیل بے کو اطلاع دی اور مزید برآن اپنی چالاکی سے جبل اسود کی فوج مین داخل ہو کر یہ بھی دریافت کر لیا۔ کہ فلان روز اور فلان وقت لال کپتان بیگم سے ملنے جائیگا۔

اسطرح یہ اسمعیل بے کو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی اور اُسنے اپنے دلی دشمن سے عوض لینے کی تدبیر کی۔

اسکیپٹن اسمعیل بے سے مخاطب ہو کر لیکن حضور یہ تو صلح کا زمانہ ہے اور آپنے خود ایک مہینہ کی مہلت لی ہے۔

اسمعیل بے نے۔ ذاتی مخاصمت اور صلح سے

کیا تعلق ہے۔ یہ لال کپتان اور اُس کے ساتھی۔ ایسے لوگون کے ہاتھ سے مارے جائینگے جنکا پتہ نہ لگے گا۔ روسی فوج کا کوئی افسر بظاہر اس امر مین شریک نہ پایا جائیگا پھر کیا ڈر ہے۔

اسکیٹن خاموش ہو رہا۔

اسمعیل بیے۔ اس شخص کے ہلاک ہونیکی ضرورت ہے۔ یہ کوئی معمولی آدمی نہین ہے۔ اسکے مارے جانے سے جبل الشوز والون کی ہمتین پست ہو جائینگی اور وہ غالباً سلطان کی متابعت اختیار کرین گے۔ علاوہ برین سلطان نے پانچہزار اشرفیون کا انعام اُس شخص کیواسطے مقرر کیا ہے۔ جو لال کپتان کا سر لائے پس جس شخص کے ہاتھ سے یہ لال کپتان مارا جائیگا۔ اُسے وہ انعام بھی مین دلوا دونگا اچھا اب چلنا چاہیئے یہ سب سرائے سے باہر آئے اور گھوڑون پر سوار ہو کر چل کھڑے ہوئے۔ شہر سے باہر آئے اسکیٹن اور عثمان آغا نے اپنے سپاہی جو شہر کے باہر باغون مین پڑے ہوئے تھے ہمراہ لیئے اور آدھ گھنٹہ کے اندر اندر یہ سب جس محل مین بیگم تھی اُسکے قریب ایک باغ مین آکر ٹھہرے اس باغ مین حسن المولا کے بھی سپاہی موجود تھے۔ اُن سے معلوم ہوا کہ ابھی تک لال کپتان اور اسکے ساتھی محل کے اندر ہی ہین۔

تینتیسوان باب

جان جاتی ہے اگر جانے مگر بات رہے

اس باغ کے کنارہ پر ایک جھونپڑا تھا بسبب بوسیدہ ہو جانے کے یہ جھونپڑا خالی پڑا ہوا تھا۔

اسمعیل بیے۔ (اُس جھونپڑے کی طرف دیکھ کے) یہ تو ہمارے مطلب کا ہے اگر ممکن ہوا تو مین اس لال کپتان کو زندہ گرفتار کرلونگا۔ مجھے خیال ہے کہ یہ شخص کوئی روسی افسر ہے۔ پس گرفتار کرکے اگر ممکن ہوا تو مین اُس سے بعض باتین دریافت کرونگا۔ اور بعد ازان اسے قتل کرکے اسی جھونپڑے مین ڈال کے آگ لگا دینگے کہ کسی طرح اُسکا پتہ نہ لگ سکے۔ اب محل کا پھاٹک کھلنے اور چار سوارون کے باہر نکلنے سے یہ گفتگو یہین پر ختم ہوگئی۔

رات اندھیری تھی اور گو کہ مہتاب کسی قدر بلند ہو چکا تھا۔ لیکن اُسکی روشنی رات کی تاریکی کے آگے ماند تھی۔ اسمعیل بے نے دیکھا کہ یہ سوار اس باغ سے قریب تین سو

قیمت کے فاصلہ پر ٹھہر رہینگے۔ ممکن ہے
کہ اتنے فاصلہ سے نشانہ خطا کرے پس
اسنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ جب تک میں
حکم نہ دوں بندوقیں نہ داغنا اور سواروں کو
نہ تاکنا بلکہ گھوڑوں کو اور اسکیپٹن کو
حکم دیا کہ مع اپنے آدمیوں کے گھوڑوں پر
سوار ہو کر دوڑ پڑنے پر تیار رہے۔
یہ چاروں سوار جو پھاٹک سے نکلے تھے
گھوڑے اُٹھائے ہوئے چلے آتے تھے
اور ان بیچاروں کو یہ وہم نہ تھا کہ دشمن
کمینگاہ میں اُنکی جان لینے پر مستعد بیٹھا ہے
جب یہ لوگ زد پر پہونچ گئے تو
اسمعیل بے نے بندوق سر کرنے کا حکم
دیا۔ دناسے کی آواز آئی اسکیپٹن مع اپنے
ہمراہیوں کے ان سواروں پر جا پڑا۔
پہلے یہ معلوم ہوا کہ نشانہ نے خطا کی
کیونکہ ان سواروں کے گھوڑے اور
تیزی کے ساتھ بھاگے لیکن یکایک
دو گھوڑے چلتے چلتے گر پڑے۔ اب
اسمعیل بے بھی مع اپنے ساتھیوں کے
ان گھوڑوں کی طرف چلا جو دو سوار باقی
رہے تھے انھوں نے پہلے ٹھہرنے کا
قصد کیا لیکن یہ دیکھکے کہ دشمن تعداد میں
اُنسے بہت زیادہ ہیں انھوں نے گھوڑے
سرپٹ چھوڑ دیئے اور لمحہ بھر میں نظروں سے
غائب ہو گئے۔
جو سوار بھاگ کر نکل گئے ان میں سے
ایک تو جبل اسود کا شاہزادہ تھا۔ اور دوسرا
لاڈر ڈیل اور جو گرے تھے انمیں ایک لال کپتان
تھا اور دوسرا اُس کے ساتھ کا سپاہی
اس سپاہی کے سینہ پر گولی پڑی تھی اور جب
اسکیپٹن اسکے پاس پہونچا تو وہ دم
توڑ رہا تھا۔ اس سپاہی نے اسکیپٹن
کی طرف دیکھا اور بہت آہستہ سے کوئی
ایسی بات کہی کہ اسکیپٹن متحیر ہو گیا۔ اور
جھککر اُس سے کچھ سوال کیا۔ لیکن
اب جواب کون دیتا موت اپنا کام کر
چکی تھی۔ اور یہ سپاہی اس دنیا کے
جھگڑوں سے فراغت کرکے ملک عدم
کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔
جو راز اس سپاہی کی زبانی معلوم ہوا
تھا۔ اُس کے خیال میں مبہوت اسکیپٹن
اُس مقام پر آیا۔ جہاں لال کپتان صدمہ کی
وجہ سے غش میں پڑا ہوا تھا
اسکیپٹن۔ (خود بخود) یہ کیونکر ہو سکتا ہے
لیکن ابھی اُس راز کو کسی سے بیان نہ کرنا
چاہیئے۔ اسکیپٹن نے جھککر لال کپتان کو
دیکھا۔ لال کپتان زخمی نہیں ہوا تھا۔
صرف گرنے کے صدمہ سے بیہوش
ہو گیا تھا۔

اس اثنا مین اسمعیل بے مع اپنے
ساتھیون کے یہان پہونچ گیا۔
اسمعیل بے۔ (لال کپتان کی طرف
اشارہ کرکے) اسے اچھی طرح باندھلو
اور اٹھاکے اس جھوپڑے مین لیجاؤ۔
اس حکم کی تعمیل کی گئی اور جب
قیدی اس جھوپڑے مین پہونچ گیا جہان
ایک کھڑکی سے چاندکی روشنی اسقدر
آتی تھی کہ ایک دوسرے کی صورت
بخوبی دکھائی دیتی تھی تو اسمعیل بے
بولا اپنے آدمیون کو یہان سے ہٹالیجاؤ
اب اس شخص کو ہوش آتا جاتا ہے۔
اور مین اس سے چند منٹ کے واسطے
کچھ باتین کرنا چاہتا ہون۔ چونکہ یہ باتین
ملکی معاملات کی بابت ہونگی۔ لہذا مین
نہین چاہتا کہ کوئی اور شخص سنے۔
اس حکم کی بھی تعمیل کیگئی اور جھوپڑے
سے کوئی سو قدم کے فاصلہ پر درختون کی
آڑ مین سب جاکر ٹھیرے۔
جھوپڑے کے اندر چاندکی روشنی
مین اسمعیل بے اکیلا کھڑا ہو مسرت سے
اپنے دشمن کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جو
بیہوشی کی حالت مین بالکل بےدست وپا
سامنے پڑا ہوا تھا۔
اسمعیل بے۔ (خود بخود چپکے سے) اپنے
جان بخشی کا وعدہ کرکے اس سے اسکا راز
دریافت کرونگا۔ اور اسکے بعد کتے کی موت
اس کافر کو مارڈالونگا۔
اب لال کپتان کو ہوش آیا اور اس نے
آنکھین کھولین۔
اس مقام پر اپنے ہاتھ پاؤن بندھے
اور اسمعیل بے کو اپنے پاس کھڑے ہوئے
دیکھکر لال کپتان سمجھ گیا۔ کہ کیا واقعہ ہے
اسمعیل بے نے دیکھو مجھے تم سے پھر ملاقات
ہوئی لیکن اب ویسا موقع نہین ہے۔
جیسا پہاڑ پر تھا۔ جب تم نے مجھے بالشرط
متابعت اختیار کرنے کو کہا تھا۔
لال کپتان۔ حقارت کے لہجہ مین۔
تم نے شرط کے خلاف اس صلح کے زمانہ مین
یہ حرکت کی کیا تمہین اس امر کا بالکل لحاظ
نہین کہ اس واقعہ کو سنکر دنیا کیا کہے گی۔
اسمعیل بے۔ یہ ذاتی مخاصمت کا بدلا ہے
مین نے بحیثیت افسر سلطان روم تم سے
بدلا لینے کا قصد نہین کیا ہے بلکہ بہ سبب
ذاتی مخاصمت کے۔ تم میرے سد راہ
ہوئے۔ اور میری تدبیر مین خلل ڈالا
اب اسکے نتائج بھی تمہین برداشت کرنا ہونگے
بہت کم ایسے لوگ ہونگے جنہون نے
میرے امور مین میرے خلاف دخل دیا ہو
اور پھر زندہ رہے ہون جو کچھ تم نے میرے

ساتھ کیا اسکا عوض لینے کے واسطے مین نے
تم کو قید کیا ہے - اور کوئی چیز سوائے
ایک بات کے تمہین میرے ہاتھ سے قتل
ہونے سے بچا نہین سکتی -
لال کپتان - وہ کونسی بات ہے ؟
اسمعیل بے - بحیثیت جبل اسود کی
فوج کے سپہ سالار کے تمنے میری فوج
شکست دی ڈلسکنو کا قلعہ چھینا اور مجھے
ذلت دی مین اب بدلا لینے سے دست بردار
ہونے اور تمہین چھوڑ دینے کو موجود ہون
لیکن ایک شرط سے -
لال کپتان - (ضرور ہم) عنایت آپکی
اسمعیل بے - عوض لینا ہر ایک کو عزیز
ہوتا ہے - اور خاصکر مجھے - لیکن ایک چیز
اس سے بھی زیادہ عزیز ہے - اور وہ چیز
شہرت ہے - مجھے ارمان ہے کہ جبل اسود کو
فتح کردن - اور جاکر سلطان سے کہون
کہ لیجئے وہ پہاڑی جنہون نے خودسری کی
اور بغاوت پر کمر باندھی تھی اب حضور کے
فرمانبردار ہوگئے
لال کپتان - اچھا تو مجھسے کیا مدد چاہتے ہو
اسمعیل بے - مجھے اُن ذریعون سے آگاہ
کرو جنسے یہ سب پہاڑی جمع ہوکر لڑنے پر
مستعد ہوگئے - کیا روس زاس مین
سازش نہین ہے ؟ کیا روس ہتھیار روپیہ
اور فوج سے تمہاری مدد نہین کرتا ؟ کیا تم
کوئی اعلے درجہ کے روسی افسر نہین ہو ؟
لال کپتان - اگر مین یہ بات بتادون
تو کیا تم مجھے چھوڑ دوگے -
اسمعیل بے - ہان !
لال کپتان - اور اگر نہ بتاؤنگا تو مار
ڈالوگے -
اسمعیل بے - بیشک !
لال کپتان - اچھا تو جلاد کو بلاؤ کیونکہ
مین نہ تمہارے وعدہ کا اعتبار کرتا ہون
اور نہ تمہاری دھمکیون سے ڈرتا ہون

چوتیسوان باب

مصلحت

اسمعیل بے کے مزاج مین از حد غصہ تھا
جو عرصہ تک صاحب اختیار رہنے کی وجہ سے
اور بھی بڑھ گیا تھا - لال کپتان کے اس
جواب سے اُسے بہت غصہ آیا لیکن مصلحت کا
خیال کرکے اُسنے ضبط کیا -
اسمعیل بے - آؤ اب یہ غصہ کی باتین
جانے دو اور عقل سے کام لو -
لال کپتان نے غور سے اسمعیل بے کو
سر سے پاؤن تک دیکھا اُسکے تیورون

سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اُسے اسمعیل بے کے کہنے کا بالکل اعتبار نہین ہے۔

اسمعیل بے - جان بہت شیرین اور موت بہت بری چیز ہے۔ ابھی تم جوان ہو۔ جس تدبیر سے تمنے سلطان کی فوج کو پسپا کیا اُس سے تمہاری فوجی لیاقت بخوبی ظاہر ہوتی ہے تجربہ کار اور نامبرآوردہ افسرون نے تمہارے ہاتھ سے شکست کھائی کیا یہ تدبیر تمہاری ہی سوچی ہوئی تھی جسکی وجہ سے ہماری فوج ایسی فاش شکست ہوئی۔

لال کپتان - ہان تدبیر تو میری ہی نکالی ہوئی تھی۔

اسمعیل بے - نہ معلوم تم کیا کیا کارنمایان کرو اور دنیا مین کیسی شہرت حاصل کروگے لیکن افسوس ہے۔ کہ ایک ذراسی بات کے واسطے تم اپنی جان مفت دیتے ہو۔ یاد رکھو کہ اب تمہاری موت زندگی میرے ہاتھ مین ہے۔ کوئی شخص مجھ سے متعرض نہین ہوسکتا کیونکہ اصل واقعہ کی دنیا کو اطلاع نہ ہونے پائیگی۔ آجکل یہان دنگو بلکثرت ہین۔ دنیا کو صرف اتنا معلوم ہوگا کہ رات کے وقت قزاقون نے تمپر حملہ کیا مین اس بات کے چھپانے کا پورا بندوبست کرچکا ہون۔ جو سپاہی میرے ساتھ ہین وہ یہ بھی نہین جانتے کہ تم کون ہو۔ اب رہے۔ افسر تو وہ میرے حکم سے راز کو مخفی رکھینگے۔ جو تدبیر مین سے کی ہے اُس سے صرف تمہاری جان ہی نہین جائیگی۔ بلکہ دنیا کو تمہارا پتہ بھی نہ لگے گا۔ کوئی تمہاری لاش بھی نہ پائے گا۔ کیونکہ بعد قتل کرنیکے مین اس جھونپڑے مین آگ لگا دونگا۔ تاکہ تمہاری لاش جلکر خاک ہوجائے قیدی یہ سب باتین جپکا سنا کیا یہ دیکھکر کہ اسمعیل بے اپنا مطلب نکالنے کے واسطے کسقدر کوشش کررہا ہے اُسے خیال آیا کہ اُسے باتون مین لگاکر وقت گزارے۔

گوکہ لال کپتان کو یہ نہین معلوم تھا اُسکے ساتھیون پر کیسی گزری لیکن انہین اس مقام نہ پاکر اُسے گمان ہوا کہ وہ نکل گئے لاڈ رڈیل کی دوستی پر اُسے پورا بھروسہ تھا۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جبل اسود کا شاہزادہ بھی اُسکے واسطے زمین و آسمان ایک کردیگا۔ اگر کسیطرح اتنا وقت گزر جائے کہ وہ لوگ جاکر اپنی فوج کے کچھ سپاہی ساتھ لیکر یہان تک پہونچ جائین تو پھر اور ہی صورت پیدا ہوجائے اور اسمعیل بے تو گرو ہمرتبہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا لیکن ممکن ہے کہ ابکی

ـہتہ نہ نکل
ـمید
تا جاری
ہنین ہو
لال کپتان
اسمعیل بے ۔ (پیچ
راضی ہوتا جاتا ہے ۔ ؟ او
ـنہ تم کون ہو ۔ تمھارا نام کیا ہے
فوج مین کس عہدہ پر ہو اور ـ
تمنے جبل اسود کی فوج کی سپہ سالاری
کی ہے ۔
لال کپتان ۔ تم یقین نہ کروگے اگر مین ا
کہون کہ مین خاص جبل اسود کا رہنے
والا ہون وہین مین پیدا ہوا اور وہین
پرورش پائی ؟
اسمعیل بے ۔ ہو سکتا ہے کہ تم جبل اسو
کے رہنے والے ہو اور روس کی فوج
مین ملازم ہو اور وہان تمھارا اور نام
ہو ۔ میرا نام جان بلینا ہے ۔ اور خاص
جبل اسود کا رہنے والا ہون ۔ لیکن اب
سلطان روم کا ملازم ہون ۔ البینہ کا
گورنر ہون ۔ سلطان کی فوج کا سپہ سالا
ہون ۔ ورونیا مجھکو اسمعیل بے کے
نام سے جانتی ہے ۔
لال کپتان ۔ اچھا اور کیا پوچھتے ہو

اسمعیـ
نہایت
وہ باتین
اس امر پر غو
اچھا کتنی دیر
لال کپتان
اسمعیل بے ۔
تم کو پانچ منٹ کی مہلـ
اور اسکے بعد مین تمکو ضرور قتل
لال کپتان ۔ (بالکل بے خو
صرف پانچ منٹ کی مہلت ؟
اسمعیل بے ۔ ہان ۔
لال کپتان ۔ اچھا تو جلاد کو بلاؤ مین

ہے
ہوکر
ے محل
ساٹے کے
اسب نہین
ے کسی محفوظ
ج موجود ہو
س قیدی کا جلد
ہے۔ وہ مرنے پر تیار ہے
ون آسے قتل کریگا۔

بیسوان باب

قاتل

اس سوال پر ایک سپاہی افسر نے

برا ایک
اور خونناک

ل کرنا
ہے پس کوئی
سروان کو اس امین پن ویشن
ہے۔ یہ کام کسی سپاہی سے لینا
ن کیونکہ قیدی آسے یہ ضرور کہیگا
ب اسود کی فوج کا سپہ سالار ہون
اس حالت مین اس واقعہ کو پوشیدہ
رکھنا غیر ممکن ہو جائیگا۔ اور دنیا کو اس
واقعہ کی اطلاع دینا جو خلاف شرائط
صلح ہے مناسب نہین۔
پھر ایک نے دوسرے کیطرف دیکھا لیکن جواب
نہین دیا۔
اسمعیل بے۔ اس شخص کے مارنے کے
واسطے پانچ ہزار اشرفی کا انعام ہے
پانچ ہزار اشرفیان کم نہین ہوتین اور کام
دیکھو تو کچھ بھی نہین۔ تلوار کا ایک
ہاتھ مارا اور کچھ بھی نہ تھا۔
حسن المولا (عثمان آغا کی طرف دیکھ کے)
کام تو بہت آسان ہے۔
عثمان آغا۔ (اسکپٹن کی طرف دیکھ کے)
بیشک اس سے آسان ترکوئی کام نہین
ہوسکتا۔ اسکپٹن کچھ خیالات مین ایسا

محو تھا کہ اُسنے ان باتون کو سنا بھی نہین
صرف سر ہلا دیا۔
اسمعیل بے۔ پانچ ہزار اشرفیان او
تم تین آدمی۔ یہ پانچ ہزار تینون آدمیون
مین تقسیم کر دیکن اس طرح پر کہ جو یہ کام
کرے اُسکو تین ہزار ملین۔ اور باقی دونو
کو ایک ایک ہزار (اسکپٹن کی طرف
مخاطب ہوکر) اسکپٹن پاشا تمکو اس
امر مین کیا عذر ہے؟
اسکپٹن۔ اچھا اگر آپ کی یہی خوشی ہے
تو یونہین سہی۔
اسمعیل بے۔ اور تمھارے ان فعل کی
کسی کو اطلاع نہ ہونے پائیگی کیونکہ
بعد قتل کرنے کے ہم اس جھونپڑہ مین آگ
لگا دینگے۔ تاکہ لاش جلکر خاک ہوجائے
اسکپٹن۔ تو مین اس کام کے انجام
دینے کو موجود ہون۔
اسمعیل بے۔ اچھا جلدی کرو!
اسکپٹن۔ (تلوار میان سے نکالکر)
مین خیال کرتا ہون۔ کہ اُس غریب
اتنی تو مہلت دینا چاہیئے کہ وہ کلمہ
پڑھ سکے؟
اسمعیل بے۔ اسکا مضائقہ نہ
اسکپٹن۔ تو ملک عدم کے سفر کی
کرنے کے واسطے اُسے دس منٹ

مہلت دینا چاہیئے اور بعد ازان اپنا کا
کرنا چاہیئے۔
اسمعیل بے۔ اچھا یہی کرو
وقت نہ گزرنے پائے اچھا ہے
کرنا سنے اس خیال مین دا
بھی شاید کچھ وقت
جو دونون شخص نکل
کہ وہ اور لوگو
حسن اله
کیونکہ
نواح
اسمعیل
دو نہین
اچھا اسکپٹ
صرف
قتل

سے جلا دیگا۔ آج رات کیتھرائن
ہو جائیگی۔ اب کوئی اُسے میرے
نہیں سکتا جسوقت تک سکیٹن
نون آدمی اسکی طرف دیکھنے
برہ میں داخل ہوا
سے ایک سائس
ب اُن پ
ہ تھم
ں
نے
گیا
وان پ
ے
ن

چھائی ہوئی جھونپڑہ سے باہر آیا۔
اسمٰعیل بے۔ (خوشی سے) ہمارے
دشمن کو قبر بھی نصیب نہ ہوئی اب آج سے
لال کپتان جبل باسو کی سپہ سالاری
نہ کرے گا۔

چھبیسواں باب

محل پر حملہ

کوئی دس منٹ تک جھونپڑہ سے شعلے
نکلا کئے اور بعد اسکے چھت اور دیواریں
گر پڑیں اور اندھیرا ہو گیا۔
اس اثنا میں اسکیٹن پاشا بھی آگیا۔
اسمٰعیل بے۔ تمنے آگ کیوں لگا دی
اسکیٹن۔ آپ ہی نے فرمایا تھا۔
اسمٰعیل بے۔ نہیں تم شاید میرا مطلب
نہیں سمجھے۔ خیر مطلب تو لال کپتان کی
ن جانے سے تھا۔
ٹن۔ جی ہاں ہاتھ تو میں نے خوب
لگایا اور اگر کچھ جان رہی ہوگی تو
آگ نے کر دیا ہوگا۔
اس محل میں تھے جنہیں کیتھرائن
حکومت اختیار کی تھی وہ سب چھوڑ
جلنے سے اکٹھے ہو گئے تھے جب

اسمعیل بے نے محل کے اندر جانا چاہا تو
اُنہون نے مقابلہ کیا جب اسطرف سے گولیون
کی بوچھار ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے
اور پھاٹک کھولدیا

اسمعیل بے نے اسکیٹن پاشا کو مع
اُسکے سپاہیون کے پھاٹک کی حفاظت
کے واسطے چھوڑا اور خود باقی آدمیون کو لیکر
محل مین داخل ہوا۔

کوٹھے پر کمرہ مین کیتھرائن اور رُاسی کو کہ
الکزینہ اسپنے کپڑون مین تیز خنجر
چھپائے ہوئے خودکشی پہ آمادہ کھڑی
ہوئی تھی۔

اسمعیل بے۔ دیکتھرائن کے کمرہ مین
پہونچکر) دیکھو میرے مقدر نے پھر میرے
ساتھ بھلائی کی ایک بار پھر تمسے ملاقات
ہوئی اور پھر خدا نے تمھین میرے قابو
مین کردیا۔

کیتھرائن۔ کیا تمھارا ظلم موقوف نہوگا

اسمعیل بے۔ نہین اسوقت تک نہین
جبتک تم میری نہو جاؤ۔

کیتھرائن۔ وہ دن بہت دور ہے۔

اسمعیل بے۔ نہین بالکل قریب ہے
آج رات کو مین نے تمھین بیوہ کیا ہے
لیکن کل مین اسکا معاوضہ یون کرونگا کہ خود
تمھارے ساتھ عقد کرلونگا۔

کیتھرائن۔ (حقارت کے لہجہ مین) پھر
لال کپتان مرگیا؟ اُس روز قلعہ ڈلسگنو
مین بھی تمنے قسم کھاکر کہا تھا کہ لال کپتان مرگیا

اسمعیل بے۔ وہ خبر غلط تھی مگر یہ بالکل
صحیح ہے۔

کیتھرائن کے تیوریون سے معلوم ہوتا تھا
کہ اُسے اسمعیل بے کے کہنے کا یقین نہین ہوا

اسمعیل بے۔ اچھا اب تو مفت وقت
برباد ہو رہا ہے۔ تم چلنے کو تیار ہو؟

کیتھرائن۔ کہان؟

اسمعیل بے۔ کسی محفوظ مقام پر جہان
رومی فوج موجود ہو۔ تمکو ایسے مقام مین
نہ رہنا چاہیئے جہان قزاق و ڈاکو آ سکین

کیتھرائن۔ (اپنی ناچاری کی وجہ سے
غصہ مین آکر) اگر دنیا مین تمسے اور تمھارے
ساتھیون سے بدتر لوگ ہین۔ تو خدا اُنکے
ہاتھ سے بچائے۔

اسمعیل بے۔ کیتھرائن یہ فضول باتین
کرکے وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ؟
اب تم میری ہو جس شخص سے تمھین کچھ
امید ہوسکتی تھی وہ میرے حکم سے ملک عدم
کو روانہ کردیا گیا۔ اس گمنام شخص کے ساتھ
عقد کرکے تمنے میری تدبیرون مین خلل
ڈالا۔ کچھ عرصہ تک تمکو کامیابی
ہوئی۔ لیکن اب آخرکار مین کامیاب ہوا

اس گمنام شخص نے چند دن کے واسطے
برائے نام تیرا شوہر بننے کے لئے اپنی جان
دی - آو جھگڑا بالکل بیکار ہے - انسان
تو کیا چیز ہے - شیطان بھی تمکو مجھ سے نہین
بچا سکتا -

یہ تکبر کا کلمہ ختم بھی نہ ہونے پایا
تھا - کہ زینہ پر دست سے آدمیون کے
چڑھنے کی آواز آئی -

ترک خطرہ کو آتا دیکھ کے جمع ہوئے
اور تلوارین کھینچکر لڑنے پر تیار ہو گئے

لحہ بھر مین دروازون سے جبل اسود
کی فوج کے سپاہی بجتی لاؤڈ ڈیل شاہزادہ
جبل اسود اور لال کپتان کے داخل ہوئے

اسکپٹن پاشا بھی ہتھیار لگائے ہوئے
ان لوگون کے ساتھ ساتھ تھا - اس سے
معلوم ہوا - کہ اس انگریز نے دھوکا دیا
اور بالعوض قتل کرنے کے لال کپتان کو
بھگا دیا تھا - ان لوگون کو دیکھ کے کیتھرائن
اور الکزینہ نے خوشی کا نعرہ کیا -

کچھ دیر تک اسمعیل بے حیرت مین
بت بنا کھڑا رہا لیکن جب اسکی نظر اسکپٹن
پر پڑی تو وہ آپے سے باہر ہو گیا -

آو سگ نجس تو نے مجھے دھوکا دیا
اچھا اب اسکے عوض مین جہنم مین جا -
یہ کہکے اسمعیل بے نے اپنے طبنچہ کا منہ اسکپٹن
کی طرف کیا اور لبلبی دبانا چاہی لیکن اسکپٹن
کے ہاتھ مین بھی طبنچہ تھا اور قبل اسکے
کہ اسمعیل بے لبلبی دبائے اس نے اسمعیل بے
پر طبنچہ سر کیا -

ستائیسوان باب

کیتھرائن کی قسمت کا فیصلہ

گولی اسمعیل بے کے سینہ پر پڑی اور
دل کو چھیدتی ہوئی نکل گئی - اور اسمعیل بے
کے طبنچہ کی گولی جبل اسود والون کے سرون
کے اوپر سے جا کر دیوار مین پڑی -

چند لحہ تک اسمعیل بے بت کی طرح سیدھا
کھڑا رہا اور سب سمجھ گئے کہ نشانہ نے
خطا کی پھر وہ ہانپا دلپر ہاتھ رکھا - پاؤن
لڑکھڑائے اور مردہ ہو کر گر پڑا -

اسکپٹن - (معذرت کے طور پر) مجھے
چارہ ہی کیا تھا یا تو اسکی جان جاتی
یا میری - اور جان سب کو عزیز ہوتی ہے

لال کپتان - (ترکون کو مخاطب کر کے)
ہتھیار ڈالدو - تم کچھ نہین کر سکتے ہمارے
ساتھ تم سے دس گنے آدمی ہین -

ترکون کے دل اپنے افسر کے مارے
جانے سے ٹوٹ گئے تھے انھون نے

ہتھیار ڈالدیئے سب سے علحدہ کیتھرائن
اور لال کپتان کھڑے ہوئے تھے۔

کیتھرائن ۔ کسیقدر چپکے سے تمنے پھر میری جان بچائی۔

لال کپتان ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے خدا نے پھر مدد کی۔

کیتھرائن ۔ قسمت سے کسی کا بس نہین چلتا۔ یہ کہکے کیتھرائن کی نظرون سے ایک خاص قسم کی خوشی ظاہر ہونے لگی۔

لال کپتان ۔ اب تم پھر آزاد ہو جہان جی چاہے جاؤ۔ بہتر ہے کہ کسی بڑے شہر مین جاکے سکونت اختیار کرو کہ آج کی رات کے ایسے حادثون سے محفوظ رہو۔ اسقوطری کی وارث ایک ایسی دولت ہے جسکے واسطے کہ شاید اور لوگ بھی ویسی ہی کوشش کرین جیسی کوشش مین آج اس جلاوطن (اسمعیل بے) کی جان گئی ہے

کیتھرائن ۔ (شرما کر) اور تم کہان جاؤگے

لال کپتان ۔ مین اب یہان سے اپنے پڑاؤ پر ڈلسگنو کے قریب جاؤنگا۔ جہان آیندہ ترکون کی خبرگیری کے واسطے جبل اسود کی طرف سے کچھ فوج رہیگی ابھی اس جھگڑے کا فیصلہ نہین ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب یورپ مین ایک بہت بڑی لڑائی ہونے والی ہے روم کسی سے دبے گا نہین اور آخرکار روس دخل انداز ہوگا۔ ان دونون مین کچھ ہی دنون مین جنگ ضرور ہوگی۔ اور شاید اور سلطنتین بھی طرفین کی شریک ہون۔

کیتھرائن ۔ (عجز سے) اور کیا مین تمہارے ساتھ نہین چل سکتی۔

لال کپتان ۔ (حیرت سے) تم کسی بڑے شہر مین کیون نہ جاؤ؟

کیتھرائن ۔ کیا زوجہ کا یہ فرض نہین ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ جائے؟

لال کپتان ۔ یہ صحیح ہے مین تمہارا شوہر ہون لیکن جو شرطین بوقت عقد کے ہوئی تھین وہ شاید تم بھول گئین۔

کیتھرائن ۔ ہان بھول گئی اور کیا یہ ممکن ہے کہ تم بھی ان شرطون کو اپنے دل سے بھلاؤ

لال کپتان ۔ لیکن تم صاحب دولت ہو اسقوطری بیگم ہو اور مجھ ایسا غریب سپاہی

کیتھرائن ۔ (بات کاٹ کر) تمنے مجھسے کہا ہے کہ اگر مجھے محبت کرنا ہو تو تمہاری ذات سے کرون اب مطمئن رہو وہ بیگم جو ایک وقت مین بہت مغرور تھی اب اپنے شوہر کی چاہنے والی زوجہ ہوگئی ہے۔ اگر میرا ایسا نہ خطاب تمہین ناگوار ہے تو مین اسکے ترک کرنے اور اس غریب سپاہی کی زوجہ اپنے تئین کہلوانے پر موجود ہون

جسکا نام تک مین نہین جانتی میرا اتنا کہنا کافی ہے یا کچھ اور بھی کہون ؟

لال کپتان ۔ (ایسے آواز مین جو بسبب خوشی اور جوش کے کانپ رہی تھی) نہین نہین مین سچے دل سے اُس نعمت کا شکریہ ادا کرتا ہون جو پروردگار عالم نے مجھے عطا فرمائی ہے بحیثیت ایک گمنام سپاہی کے مین نے تم سے عقد کیا اور بحیثیت ایک گمنام سپاہی کے مین نے تمھارا دل لیا اب میری مسرت کا پیالہ لبریز ہوگیا۔

جبل اسود کا ایک سپاہی لال کپتان کے پاس آیا اور سلام کرکے بولا شاہزادہ عالم قیدیون کے بارہ مین کیا حکم ہوتا ہے

کیتھرائن ۔ (متعجب ہوکر) شاہزادہ عالم!

لال کپتان ۔ (مسکراکے) کرنیل یہ اسٹوطری کی بیگم ہین ۔ مجھسے یہ واقف نہین ہین ۔ تعارف کرادو ۔

وہ شخص (لال کپتان کا ہاتھ پکڑکے اور بیگم سے مخاطب ہوکر) بیگم صاحبہ مین آپ سے شاہزادہ نکولس والی جبل اسود کو معرفی کرتا ہون ۔

اب یہ راز کھل گیا ۔ لال کپتان ہی شاہزادہ والی جبل اسود تھا ۔

شاہزادہ ۔ (اُس افسر سے مخاطب ہوکر) قیدیون کو ہماری چھاؤنی مین لیجاؤ ۔ جو کچھ واقعہ ہوا ہے اُسکی شکایت ہم باضابطہ طور پر کرکے دنیا پر اس امر کو ثابت کردینگے کہ ہماری طرف سے عہد شکنی کی ابتدا نہین ہوئی افسر رخصت ہوکر چلا گیا ۔

کیتھرائن ۔ لیکن وہ نوجوان شاہزادہ جبل اسود کون تھا ۔

شاہزادہ ۔ وہ میرا چھوٹا بھائی ہے جو کچھ مین نے اُس سے کہا وہ اُسنے کیا ۔

کیتھرائن اگر مین یہ ظاہر کردیتا کہ مین ہی والی جبل اسود ہون اور اُس حالت مین تم میرا ساتھ دینے پر راضی ہوتین تو کبھی مجھے تمھاری محبت پر بھروسہ نہین ہوسکتا

اب ہمین اپنے ناظرین کو یہ بتانا چاہیئے کہ شاہزادہ اُس جھونپڑہ سے اسکیٹن کے ہاتھ سے بچکر کیونکر نکلا ۔

جب شاہزادہ کے ساتھ کا سپاہی گولی کھاکر گرا تھا ۔ تو جو کلمہ اُس نے مرتے وقت اسکیٹن سے کہا تھا وہ یہ تھا "شاہزادہ کو بچاؤ! اُسکا بھی گھوڑا گرا ہے!"

جب اسمعیل بے نے قتل کے بابت ہر ایک افسر سے کہا تھا تو اسکیٹن اسی امر پر غور کررہا تھا ۔ پس جب اسکیٹن جھونپڑہ مین داخل ہوا تو اُسنے فوراً شاہزادہ کے ہاتھ پاؤن کھولدیئے اور کہا آپ شاہزادہ نکولس والی جبل اسود ہین ۔

شاہزادہ۔ ہاں۔
اسکپٹن۔ مین اس قابل نہین ہون کہ والی جبل اسود کو قتل کرون لیکن اگر مین آپکو رہا کردون تو نہ صرف میری نوکری جائیگی بلکہ اگر ذرا سی غفلت ہوئی تو جان بھی جائیگی
شاہزادہ۔ مجھے نکال دو اور اُسکے عوض مین جو کچھ تم کہو مین تمکو دونگا۔
اسکپٹن۔ مین ایسے کام کے واسطے کوئی شرط نہین کرتا جسقدر جلد ممکن ہوگا مین آپ کے ملک مین آؤنگا اور تب جو کچھ آپ سے ہوسکے میرے واسطے کیجیےگا۔
شاہزادہ نے اس امر کو منظور کیا۔
اسکپٹن نے کھڑکی کی راہ سے شاہزادہ کو نکالدیا اور اُس امر کے چھپانے کے واسطے اسکپٹن نے جھونپڑہ مین آگ لگادی اور اپنے پیر کو ایک جگہ سے کاٹ کے تلوار کو خون آلود کیا چیخ کی آواز جو ترکون نے سنی تھی وہ آواز اسکپٹن ہی کی تھی۔
راہ مین شاہزادہ کو لاڈرڈیل ملا جو کچھ سوار ساتھ لیے ہوئے آرہا تھا۔
پھاٹک اسکپٹن نے کھلا رکھا تھا۔
پس شاہزادہ جب اُن سوارون کو لے کر آیا تو کوئی اُس سے مزاحم نہین ہوا۔
باقی حالات سے ہمارے ناظرین واقف ہین شاہزادہ نے اسکپٹن کو پانچ ہزار اشرفیان بطور انعام کے دین۔
جسے لیکر وہ اپنے وطن کو واپس چلا گیا
الگزینہ نے بھی لاڈرڈیل کے ساتھ عقد کرلیا اور کیتھرائن کی ہمراہی مین بہ آرام زندگی کرنے لگی

تمام شد

اس ناول کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] مصنف صاحب [illegible]
[illegible] مصنف صاحب [illegible]
لال [illegible] ([illegible]) کا [illegible]
[illegible]
[illegible] انعام فرما دیں [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نام کتاب	قیمت	نام	قیمت
دلدوز -	۱۲ار	۱ جلد اول	
بنگالی دلهن - ناول دیوی		۲ - جلد دوم -	
چودهرانی بابو بنکم چندر چیٹرجی کا		۳ - جلد سوم -	
ترجمه مترجمه منشی جوالا پرشاد صاحب		۴ - جلد چهارم -	
برق - بی - اے سب جج مصنف		سیر کوهسار - کامل در دو جلد	
معشوقهٔ فرنگ و مثنوی بهار		پنڈت رتن ناتھ صاحب در اس	
رودهنی وغیره -	۱۲ر	کتاب مین مضامین نصیحت کو فسانه	
روهنی - ترجمه بابو جوالا پرشاد -	۸ر	کے پیرایه مین لائق مصنف نے	
خدائی فوجدار - ترجمه کتاب		ظاهر فرمایا هی اور رئیسان خانه کا	
ڈائن کو نکساٹ ڈی لامان -		اور انکے رفقاے غدار و مکار کا	
جلد اول و دوم یکجائی مترجمه		نمونه ناظرین کے پیشکش کیا هی	
پنڈت رتن ناتھ صاحب -	۱۸ر	ایک رئیس کی بیوقوفیان اور	
ناول زیب النسا مصنفهٔ بابو		مصاحبین کی ابله فریبیان درج هین	صر
راجی داس صاحب بهارگو -	عہر	الف لیله اردو نثر - بطرز ناول	
فسانهٔ آزاد - کامل هر چهار جلد		مصنفه پنڈت رتن ناتھ صاحب	
مصنفهٔ پنڈت رتن ناتھ صاحب		اسمین قصص راتون کی ترتیب	
در لکھنوی یه تمام هندوستانی		سے نمبروار درج هین جلد اول	عہ ار
ناولون مین ایک دلچسپ اور		ایضاً جلد دوم	۱۲ار
مشهور افسانه هی -	للعہ	راز عشق - اس مین حال	
اور متفرق جلدین بهی بنابر قیمت		خفیه پولیس کی کارروائی کا	
ذیل مین درج هین -		درج هے -	لعہ

نام کتاب	قیمت
...ن سرشار - باتصویر جسکا پہلے نام فسانۂ جدید تھا مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب در	۸ر
	عـہ
ارنسٹ مالٹراورس	عـہ۸
ویلیس کی شہزادی -	۱۲ر
غریب الوطن	عـہ
فریب حسن ترجمہ ناول فوسٹ از آرنلڈ صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست ہینگن پلی -	عـہ۸
اسرار آسیہ - از مولوی محمد احسن بگرامی -	۵ر
ناول روزا لیمبرٹ مترجمہ منشی امراؤ مرزا صاحب	
حیرت دہلوی حصہ اول	عہ
ایضاً حصہ دوم -	عـہ۸ر

نام کتاب	قیمت
خون ناحق - مترجمہ منشی خلیل الرحمن اسمیں علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سراغرسانی پولیس قابل ملاحظہ ہے -	۱۰ر
دلستان - مترجمہ بابو راجیداس صاحب بھارگو اسکی ہر دلعزیزی دیکھنے پر منحصر ہے -	عـہ۳ر
شہد جفا -	عـہ۸ر
ناول سیتا	سـعہ
ناول زن مرید -	۱۲ر
فسانۂ دو جہان -	عـہ۸ر
فسانۂ لارنس وروتھ کا ل	۶ر
ہشتو - از پنڈت رتن ناتھ	۸ر
گناہ بے لذت - مترجمہ منشی خلیل الرحمن -	۸ر
نئے بگڑے -	عـہ